کلیدِ دعوت

داعیان الی اللہ کے لیے مفید حوالہ جات

www.alislam.org

جمال الدین شمس

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم   وعلی عبدہ المسیح الموعود

پیش لفظ

قرآن مجید میں دعوت الی اللہ کو ایک فرض کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ دعوت الی اللہ میں غفلت اور کوتاہی منجرالی الشرک بن سکتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ القصص کی آخری آیات میں فرماتا ہے وادع الی ربک ولا تکونن من المشرکین۔
جبکہ دعوت الی اللہ انسان کے لئے آنحضور ﷺ کی معیت کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ جیسا کہ ہمارے پیارے آقا فرماتے ہیں :
"اگر محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھی بننا ہے تو پھر دعوت الی اللہ ہر ایک پر ضرور فرض ہے کیونکہ محمد رسول اللہ ﷺ کے وہی ساتھی شمار ہوں گے جو خدا کی راہ میں کھیتی اگائیں گے۔ اور پھر اس کی پرورش خود کریں گے۔ یہاں تک کہ وہ کھیتی توانا ہو جائے لہٰذا ہر وہ احمدی جو کسی بھی جگہ دعوت الی اللہ کا کام کرتا ہے اس کا کلام اللہ میں ذکر موجود ہے اس لئے اگر خدا کی بیان کردہ تعریف کی رو سے آپ کو لازماً خدا کی راہ میں کھیتی اگانی ہوگی اور نئے نئے روحانی وجود پیدا کرنے ہوں گے۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ٦ نومبر ١٩٨٧ء)
واعیان کے لئے دوران گفتگو پیش آنے والے بعض حوالہ جات کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے تاکہ ان کے لئے آسانی رہے۔
اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اس حقیری کوشش کو ہم سب کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنا دے۔ آمین

جزاکم اللہ احسن الجزاء

محتاج دعا

جمال الدین شمس

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم   و علی عبدہ المسیح الموعود

فہرست مضامین

نمبر شمار دیباچہ	
-2 وفات مسیح علیہ السلام	1
-3 وفات مسیح کا اعلان	1
-4 وفات مسیح پر قرآنی دلائل	1
-5 رفع کا لفظ درجات کی بلندی	2
-6 رفع کا لفظ قرآن مجید میں	2
-7 رفع کا لفظ حدیث میں	3
-8 لفظ نزول قرآن شریف میں	5
-9 نزول کا لفظ حدیث میں	6
-10 توفیتنی پر لغت' قرآن' حدیث	6
-11 توفی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چیلنج	8
-12 وما محمد الا رسول قد خلت	8
-13 لفظ خلت پر قرآن' حدیث	9
-14 وفات مسیح پر متفرق آیات	10
-15 وفات مسیح از روئے حدیث	12
-16 وفات مسیح اور بزرگان امت	14
-17 حضرت عیسیٰ کشمیر میں	18
-18 متفرق حوالہ جات	20
-19 ایک عظیم الشان پیشگوئی	23

ختم نبوت

1- آنحضرت ﷺ کا اعلیٰ مقام خاتم النبین 26
2- لفظ ختم سے مراد 27
3- لفظ خاتم اور اہل لغت 27
4- لفظ خاتم النبین کے معنے اور بزرگان امت 28
5- خاتم النبین کے معنے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی شریعت والا نبی نہ ہوگا۔ 30
6- مسیح موعود کا مقام 33
7- بزرگان امت جو مسیح موعودؑ کا مقام نبوت مانتے ہیں 37
8- نبی کے لفظ کے لغوی معنے 38
9- حضرت مسیح موعود کی نبوت سے مراد 39
10- قرآن مجید میں نبوت کا ذکر 44
11- حدیث لانبی بعدی
12- لانبی بعدی میں بعد سے مراد غیر حاضری کا عرصہ ہے 44
13- بعد میں مخالفت کا مفہوم
14- لانبی بعدی اور بزرگان امت
15- قولوا خاتم النبین لا تقولوا لانبی بعدہ 44
16- مسیح موعود یقیناً نبوت کے مقام پر فائز ہوگا 46
17- مسیح موعود کا مقام بزرگان امت کے نزدیک 48
18- حضرت مسیح موعودؑ اور دعویٰ نبوت کی حقیقت 49

فیضان ختم نبوت

1- امت مسلمہ کو جو روحانی انعامات حاصل ہوں گے 52
2- مع کے لفظ کی وضاحت 53
3- ضرورت زمانہ اور سنت اللہ 54
4- امت مسلمہ سے خدا تعالیٰ کا سلوک 55

-5 وحی صرف انبیاء سے مخصوص نہیں 56
-6 آیت استخلاف میں امت مسلمہ کو بشارت 57
-7 امام مہدی کو وحی الٰہی ہوگی 58
-8 مخالفین کی طرف سے پیش کردہ احادیث اور ان کا جواب 59

ظہور امام مہدی علیہ السلام

-1 پیشگوئی امام مہدی 62
-2 لفظ نزول قرآن و حدیث میں 62
-3 امام مہدی مسیح موعود ایک شخص ہے 63
-4 ظہور مہدی کی فلکی علامات 64
-5 مہدی کے زمانہ میں مذہبی حالت 66
-6 اخلاقی حالت 68
-7 ملی حالت 69
-8 ذرائع آمد و رفت 69
-9 خروج الدجال 70
-10 طاعون کا ظہور 71
-11 مواصلات علامت 72
-12 ظہور مہدی کی علامات پوری ہو چکی ہیں 74
-13 ظہور مہدی کا زمانہ 74
-14 امام مہدی کا علاقہ 77
-15 امام مہدی کا حلیہ 76
-16 امام مہدی کا نام 78
-17 انتظار مہدی 79
-18 امام مہدی کی مخالفت ہوگی 81

صداقت حضرت مسیح موعودؑ

-1 ضرورت زمانہ	84
-2 فقد لبثت فیکم	86
-3 مفتری علی اللہ ہلاک ہوگا	86
-4 سچے کی خدا تائید فرماتا ہے	87
-5 مامور من اللہ کی اللہ حفاظت فرماتا ہے	88
-6 مامور من اللہ پر امور غیب کھلتے ہیں	88
-7 حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں	89

جہاد کے بارے علماء کے فتاویٰ

-1 سید نذیر حسین کا فتویٰ	92
-2 محمد حسین بٹالوی کا فتویٰ	92
-3 سید احمد رضا صاحب کا فتویٰ	92
-4 خواجہ حسن نظامی	93
-5 شورش کاشمیری	93
-6 نواب صدیق الحسن صاحب	93
-7 مولوی مسعود عالم صاحب	93
-8 مولوی زاہد الحسینی	94
-9 جناب مودودی صاحب	94
-10 جہاد بالسیف اور جماعت احمدیہ	94
-11 احمدی فوجی افسران کی خدمات	96
-12 احمدیت انگریز کا پودا ہے کا جواب	[illegible]
-13 انگریز کی تعریف کا پس منظر	97
-14 تعریف کی وجہ	98
-15 غیر مسلم عادل حکومتوں کی تعریف کا جواب	98

16- انگریز اور علامہ اقبال 98
17- انگریز اور اہلحدیث 99
18- انگریز اور مولانا محمد حسین بٹالوی 99
19- مولانا ظفر علی خاں اور انگریز 99
20- انگریز اور وہابی 100
21- انگریز سے جاگیر کس نے لی 100
22- جماعت احمدیہ سے انگریز کا سلوک 101
23- احمدیت خدا کا لگایا ہوا پودا ہے 102
24- آنحضرت ؐ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھالیتے تھے اعتراض کا جواب 102
25- آنحضورؐ پر فضیلت کے الزام کا جواب 105
26- الزامی جواب 107
27- نجم الہدیٰ کے ایک شعر پر اعتراض کا جواب 108
28- حضرت فاطمہؓ کے حوالہ سے اعتراض کا جواب 110
29- کشف کی حقیقت 110
30- بزرگان سلف 111
31- ذریۃ البغایا کے اعتراض کا جواب 112
32- ذریۃ البغایا اور لغت 113
33- حضرت مسیحؑ کی توہین کے حوالہ سے اعتراض کا جواب بائبل کا بیان 115

عیسائیت

واقعات صلیب

1- مصلوب لعنتی ہوتا ہے 116
2- مسیح نے دعا کی 116
3- واقعہ صلیب کے بعد کے حالات 119
4- اگر مسیح صلیب پر مرجاتے تو 120

5-	کفارہ کی حقیقت	121
6-	کیا آدم کی اولاد میں گناہ آیا	122
7-	کیا مسیح خود پاک تھے	122
8-	کفارہ کا بائبل میں کوئی تصور نہیں	122
9-	گناہوں کی معافی کے لئے مسیح کے خون کی ضرورت نہیں	123
10-	آنحضرت ﷺ کے بارے پیشگوئیاں	125
11-	مسیح کی بعثت کی غرض	127
12-	خدا کے بیٹے	128
13-	بائبل میں نیک لوگوں کا ذکر	129
14-	بائبل میں خدائے واحد کا ذکر	130
15-	مسیح میں خدائی صفات نہ تھیں	131
16-	باپ میں ہونے کی حقیقت	133
17-	معجزات خدائی کا ثبوت نہیں	133
18-	مسیح کے معجزات کی حقیقت	134
19-	آسمان پر کوئی نہیں گیا	135
20-	مسیح کی پیشگوئیاں جو پوری نہ ہوئیں	135
21-	صداقت مسیح موعودؑ اور بائیبل	136
22-	مسیح موعود کے ظہور کی علامت	138
23-	لوگ مسیح کو ایک نبی جانتے تھے	140
24-	مسیح انسان اور خدا کا نبی تھا	140
25-	مسیح کا پیغام صرف بنی اسرائیل کے لئے تھا	141
26-	بائبل میں تحریف کی مثالیں	142
27-	وضوء کرنے کا حکم	144
28-	اذان دینے کا حکم	144
29-	سجدہ کا حکم	144

30-	روزہ	145
31-	حج کرنے کا حکم	145
32-	گانا بجانا	145
33-	شراب نوشی کی ممانعت	146
34-	بائبل میں حرام اشیاء کا ذکر	146
35-	سود کی حرمت	146
36	وہ آیات جو بائبل سے نکال دی گئیں	147
37-	متفرق حوالہ جات	147

شیعہ ازم

خلافت راشدہ

1- خلفاء ثلاثہ کے حق میں دلائل
2- استخلاف پر اعتراض کا جواب
3- حضرت علی کی خلافت بلافصل
4- انما یرید اللہ لیذھب عنکم سے استدلال کا جواب
5- آیت تطہیر صحابہ اور ازواج النبی کے لئے ہے
6- آیت مباہلہ سے خلافت بلافصل کے جواز کا جواب
7- من کنت مولاہ فعلی مولاہ کا جواب
8- حدیث الثقلین کی وضاحت

حضرت علی کی خلافت پر خدا تعالیٰ کی شہادت

1- واللہ غالب علی امرہ
2- حضرت علی کا ذاتی کردار

عدم نفاق خلفاء ثلاثہ

1- خلفاء ثلاثہ میں منافقت کی کوئی علامت نہ تھی

-2 خلفاء ثلاثہ میں مومنین کی علامات موجود تھیں 176
-3 صحابہ کی اکثریت نے ان کی تائید کی 176
-4 خلفاء ثلاثہ پر ارتداد کا الزام غلط ہے 178
-5 صحابہ پر ارتداد کا الزام یہ کیسم کے خلاف ہے 176
-6 خلفائے ثلاثہ کی فضیلت 183
-7 بیت رضوان کے انعام 185
-8 فضائل حضرت ابوبکر 187
-9 فضائل حضرت عمر 191
-10 اس اعتراض کا جواب کہ امام مہدی اہل بیت سے ہوگا 192
-11 آل سے مراد 192
-12 امام مہدی محمد بن حسن عسکری ہیں کا جواب 192
-13 مہدی کے آنے کے ساتھ ہی کفر مٹ جائے گا 192
-14 تعزیہ داری 196

کتابیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم   وعلی عبدہ المسیح الموعود

وفات مسیح علیہ السلام

مضمون	حوالہ
وفات مسیح کا اعلان	
1 مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے۔ (الہام حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)	ازالہ اوہام صفحہ 302 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 402
2 صحیح حدیث تو کیا وضعی حدیث بھی ایسی نہیں پاؤ گے جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰؑ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے اور پھر کسی زمانہ میں زمین کی طرف واپس آئیں گے۔ اگر کوئی حدیث پیش کرے تو ہم ایسے شخص کو بیس 20,000 ہزار روپیہ تک تاوان دے سکتے ہیں۔	کتاب البریہ بقیہ حاشیہ صفحہ 207، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 225
3 "مولوی صاحب ایک ہی صحیح حدیث دکھائیں جس میں مسیحؑ کا خاکی جسم کے ساتھ زندہ اٹھایا جانا اور اب تک آسمان پر زندہ رہنا لکھا ہو۔"	ازالہ اوہام صفحہ 288
وفات مسیح پر قرآنی دلائل	
1- واذ قال اللہ یعیسی انی متوفیک و رافعک الی ومطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ	آل عمران: 55
ا- قال ابن عباس متوفیک ممیتک حضرت ابن عباسؓ نے متوفیک کا ترجمہ ممیتک موت کے کئے ہیں۔	ا- بخاری کتاب التفسیر سورۃ المائدۃ ب- تفسیر خازن ج اول صفحہ 299

مضمون	حوالہ
ب۔ حضرت ابن حزم نے بھی آیت کے ظاہری معنوں کو اختیار کرتے ہوئے متوفیک کے معنے موت کے کئے ہیں۔	۱۔ حاشیہ جلالین زیر آیت انی متوفیک صفحہ 109 ۲۔ المحلی الجزالاول صفحہ 24' مسئلہ نمبر41
رافعک الیّ بل رفعہ اللہ الیہ	
ا۔ میں تجھے بعد موت اپنی عزت کے مقام میں اٹھاؤں گا	1۔ تفسیر روح البیان جلد1 صفحہ 331 2۔ تفسیر کبیر زیر آیت متوفیک ورافعک 3۔ شرح اکمل اکمال المعلم صفحہ 308
ب سرسید احمد خاں کے نزدیک رفع کا لفظ قدر و منزلت کے لئے ہے نہ کہ جسم اٹھانے کے لئے۔	تفسیر احمدی جلد 2 صفحہ 47
ج آنحضور ﷺ کے لئے رفعہ اللہ الیہ کے الفاظ کا استعمال۔	۱۔ ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ صفحہ 39 ۲۔ الخروج من الجامع الافاق صفحہ 14
رفع کا لفظ درجات میں بلندی اور قرب کے معنوں میں	
1۔ رفعہ من حیث التشریف شرف و عزت کے معنوں میں	مفردات راغب' زیر لفظ رفع۔ لسان العرب صفحہ 488
2۔ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت الرافع ہے۔ جو کہ مومن کو سعادت اور ولی کو تقرب میں بڑھاتا ہے۔	تاج العروس جز القاموس باب العین صفحہ 359' لسان العرب صفحہ 488
قرآن کریم	
1۔ منھم من کلم اللہ و رفع بعضھم درجات	البقرہ:254

مضمون	حوالہ
2- رفع بعضکم فوق بعض درجات	الانعام:166
3- نرفع درجت من نشاء	الانعام:87
4- رفعنا بعضهم فوق بعض درجات	الزخرف:33
5- يرفع الله الذين امنوا منكم والذين اوتوا العلم درجت	مجادلہ:11
6- فى بيوت اذن الله ان ترفع ويذكر فيها اسمه	النور:36
7- ورفعنه مكانا عليا	مریم:58
والمكان العلى شرف النبوة والزلفى عند الله وقال جماعة وهو رفع النبوة والتشريف والمنزلة فى السماء لسائر الانبياء بلند مکان سے مراد شرف نبوت اور تقریب الی اللہ ہے اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ وہ نبوت کا رفع ہے اور ان کو آسمان پر بزرگی اور منزلت اسی طرح حاصل ہے۔ جس طرح کل انبیا کو حاصل ہے۔	1- تفسیر النهر الماد من البحر لابی حیان برحاشیہ بحر المحیط جلد 6 صفحہ 200 زیر آیت ورفعناه مكانا عليا 2- شرح اکمال اکمال المعلم صفحہ 308
8- اليه يصعد الكلم الطيب والعمل صالح يرفعه	فاطر:11
9- ولو شئنا لرفعنه بها ولكن اخلد الى الارض	اعراف:177
ولو اردنا ان نشرفه ونرفع قدره بما آتيناه من الايات .... اگر ہم ارادہ کرتے تو اس کو شرف دیتے اور اس کی قدر و مرتبہ بلند کرتے بوجہ ان آیات ونشانات کے جو ہم نے اس کو دیے تھے۔	(تفسیر الدر اللقيط من البحر المحيط برحاشیہ تفسیر بحر المحیط جلد 3 صفحہ 429

رفع کا لفظ احادیث میں

مضمون	حوالہ
1- اذا تواضع العبد رفعه الله الى السماء السابعة بالسلسلة جب آدمی عاجزی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زنجیر کے ساتھ اس کا رفع ساتویں آسمان پر کرتا ہے۔	1- کنز العمال جلد 2 زیر عنوان التواضع صفحہ 85 2- الفتح الكبير جزء الاول صفحہ 85
2- ان الله يرفع بهذا الكتاب اقواما ويضع به	

مضمون	حوالہ
اخرین اس کتاب کے ذریعہ اللہ تعالیٰ بعض اقوام کا رفع اور دوسروں کا مقام گراوے گا۔	1- مشکوٰۃ صفحہ 184 2- کنزالعمال جلد اول صفحہ 129
3- حضرت رسول اکرم ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کی عیادت کے موقعہ پر فرمایا عسی الله ان یرفعک فینتفع بک ناس ویضر بک آخرون کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بلند مکام عطا کرے گا اور تیرے ذریعہ بعض لوگ تو فائدہ اٹھائیں گے۔ جبکہ دوسروں کو نقصان پہنچے گا۔	بخاری کتاب الوصایا باب ان یترک ورثۃ اغنیاء جلد2 صفحہ47
4- کل یوم ھو فی شان یغفر ذنبا و یکشف کربا و یرفع قوما و یضع اخرین ہر روز اللہ تعالیٰ ایک نئی شان کا اظہار فرماتا ہے وہ گناہوں کو بخشتا اور تکالیف دور کرتا ہے۔ ایک قوم کا رفع فرماتا ہے تو دوسری کو گرا دیتا ہے۔	بخاری کتاب التفسیر سورۃ الرحمٰن جلد دوم صفحہ 1021
5- فقال له النبی صلی الله علیه وسلم رفعک الله یا عم حضرت عباس ؓ کی عیادت کو آنحضور ﷺ تشریف لے گئے تو انہوں نے آپ کو اپنی جگہ پر بٹھایا تو آپ نے فرمایا اے میرے چچا خدا آپ کا رفع فرمائے۔	کنزالعمال جلد 7 صفحہ 68
6- ان التواضع یزید صاحبه رفعة فتواضعوا یرفعکم الله تواضع عاجزی کرنے والے کے مقام کو بلند کرتی ہے۔ پس تم انکساری اختیار کرو اللہ تعالیٰ تمہارے مقام کو بلند کردے گا۔	1- صافی شرح اصول کافی کتاب الایمان والکفر ج چہارم باب التواضع صفحہ 220 2- کنزالعمال جلد 2 صفحہ 25
7- رب اغفرلی وارحمنی اجبرنی وارزقنی وارفعنی اے اللہ مجھے بخش اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے رزق عطا کر اور میرا رفع فرما (یعنی میرے درجات بلند کر)	ابن ماجہ صفحہ 64 دعا بین السجدتین صفحہ 451
8- اللهم ارفعنی ولا تضعنی والله یرفع من یشاء و یخفض اے اللہ مجھے بلند کر اور ذلیل نہ کر۔ اللہ جس کو چاہتا ہے بلند کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔	بخاری جلد 3 صفحہ 22

مضمون	حوالہ
9- وظاہر ان الرفع - الذی یکون بعد التوفیة ھو رفع المکانة لا رفع الجسد' خصوصا وقد جاء بجانبه قوله (و مطہرک من الذین کفروا) مما یدل علی ان الامر امر تشریف و تکریم اور ظاہر ہے کہ جب رفع کا لفظ وفات کے بعد آئے تو اس سے مراد درجات کی بلندی ہے نہ کہ جسم کا رفع خصوصاً ایسے مقام پر کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا (و مطہرک من الذین کفروا) یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہاں پر معاملہ عزت و احترام کا ہے۔	الفتاویٰ (محمود شلوت) صفحہ 63
10- واعلم ان ھذہ الآیة تدل علی ان رفعه فی قوله (و رافعک الی) ھو الرفعة بالدرجة والمنقبة لا بالمکان والجهة کما ان الفوقیة فی ھذہ لیست بالمکان بل بالدرجة والرفعة اور یاد رکھیں کہ اس آیت (رافعک الی) میں رفع کا لفظ درجات اور مقام میں بلندی کے معنوں میں آیا ہے نہ کہ جگہ اور طرف کے مفہوم میں جیسا کہ یہاں فوقیت کا تعلق کسی جگہ سے نہیں بلکہ درجات کی بلندی سے ہے۔	۱- التفسیر الکبیر جلد 7 صفحہ 69 زیر آیت اذ قال اللہ یٰعیسیٰ ۲- تفسیر الواضح الجزء الاول صفحہ 64 - دکتور محمد محمود حجازی جامعہ ازھر
کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم قرآنی محاورہ میں لفظ نزول ہر اس چیز کے لئے بولا جاتا ہے جو انسانی زندگی کے لئے غیر معمولی افادیت اور اثر رکھتی ہو۔	بخاری کتاب بدء الخلق باب نزول عیسیٰ بن مریم جلد دوم صفحہ 354
لفظ نزول قرآن شریف میں	
1- انزل لکم من الانعام ثمانیة ازواج	الزمر 7
2- انزلنا علیکم لباسا یواری سوا تکم و ریشا	الاعراف 27
3- ان من شیء الا عندنا خزائنه وما ننزله الا بقدر معلوم	الحجر 22
4- ینزل لکم من السماء رزقا	المومن 2

مضمون	حوالہ
5- قد انزل الله اليكم ذكرا رسولا يتلو عليكم ايات الله	الطلاق 11، 12
6- وانزلنا الحديد فيه باس شديد ومنافع للناس ۔	الحدید-25
لفظ نزول حدیث میں	
۱- عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله فى الشهر الحج وليالى الحج فنزلنا بسرف قالت فخرج اليه صحابه	بخاری کتاب الحج
۲- عن ابى هريرة ينزل المهدى فيبقى فى الارض ۔	نہایہ لابن الاثیر
۳- يا رسول الله اين تنزل غدا۔ یا رسول اللہ ! کل آپ کس کے ہاں ٹھہریں گے۔	صحیح مسلم باب النزول
2- وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم فلما توفيتنى كنت انت الرقيب عليهم ۔	المائدہ-118
1- "وكنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم... تو جانتا ہے میری وفات کے بعد ان میں یہ خیال واقع ہوا۔ میرے وقت حیات میں اور میرے اصحاب کے وقت حیات میں ایسی کوئی بات نہ تھی۔"	الہام الرحمان فی تفسیر القرآن زیر آیت فلما توفیتنی۔
1- توفى الله فلانا اى قبض روحه توفی کے معنی روح قبض کرنے کے ہیں۔	اقرب الموارد- القاموس
2- توفاه الله اذا قبض نفسه توفاہ اللہ کے معنی ہیں اس کی جان قبض کرلی۔	لسان العرب
3- توفاه الله اماته' توفى فلان قبضت روحه و مات توفاہ اللہ کا مطلب ہے اس کو اللہ نے موت دی- توفی فلاں کے معنی ہیں اس کی روح قبض ہوگئی اور وہ مرگیا۔	المنجد
قرآن کریم	
1- توفنا مع الابرار	آل عمران-193

مضمون	حوالہ
2- توفنی مسلما والحقنی بالصالحین	یوسف 102
3- والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا	بقرہ 240، 234
4- واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک	یونس:46، الرعد 40، المومن:77
5- اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا	الزمر 42
6- ان التوفی لا یستفاد من اطلاقہ الموت۔ توفّی کے لفظ کا اطلاق سوائے موت کے اور کوئی فائدہ نہیں دیتا	مجمع البیان زیر آیت فلما توفیتنی
حدیث	
1- فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیھم شھیدا مادمت فیھم آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں بھی وہی جواب دوں گا جو اللہ کے نیک بندے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دیا تھا کہ میں ان پر نگران تھا جب تک ان میں رہا۔ جب تو نے مجھے وفات دے دی تو توہی ان پر نگران تھا۔	بخاری کتاب التفسیر سورۃ المائدہ آیت ہذا۔ اور کتاب بدء الخلق جلد دوم صفحہ 353
2- فلما توفی رسول اللہ ودفن فی بیتھا جب آنحضرت ﷺ نے وفات پائی اور آپ ﷺ حضرت عائشہؓ کے گھر دفن ہوئے۔	تنویر الحوالک شرح موطا امام مالک جز اول صفحہ 231
3- عن عائشۃ قالت توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے میرے گھر وفات پائی۔	بخاری جزو سوم صفحہ 59
4- قالت دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توفیت ابنتہ فقال اغسلنھا بثلاث ام عطیۃ انصاری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی جب فوت ہوئی تو آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تین دفعہ نہلاؤ۔	زبدۃ المرام فی ترجمہ عمدۃ الاحکام کتاب الجنائز صفحہ 78
5- قال ابن عباس متوفیک ممیتک	بخاری کتاب التفسیر زیر آیت فلما توفیتنی۔

مضمون	حوالہ
توفی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چیلنج	
اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول ﷺ سے یا اشعار و قصائد و نظم و نثر قدیم و جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ توفی کا لفظ خدا تعالیٰ کا فعل ہونے کی حالت میں جو ذوی الروح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنے پر بھی اطلاق پا گیا ہے یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے تو میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ہزار روپیہ نقد دوں گا اور آئندہ اس کی کمالات حدیث دانی اور قرآن دانی کا اقرار کروں گا۔	ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 503، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 603
وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم على اعقابكم	العمران۔145
قد خلت من قبلہ الرسل	
1- خلا فلان اذا مات جب کوئی مر جائے تو خلا فلان کہتے ہیں	تاج العروس- لسان العرب- قاموس
2- خلت الدار خلاء ای لم یبق فیها احد گھر میں کوئی بھی باقی نہیں رہا۔ سب مر گئے۔	تاج العروس
3- اذا سید منا خلا قام سید قؤل بما قال الکرام فعول	
4- تمام انبیاء جو آنحضرت سے قبل تھے فوت ہو چکے	ترجمان القرآن (نواب صدیق الحسن) جلد 1 صفحہ 518
5- اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ میں محمد ﷺ کے ساتھ بعد اختتام مدت عمر ویسا ہی کروں گا جس طرح تمام رسولوں کے ساتھ کیا جو اس سے پہلے مخلوق کی طرف بھیجے گئے اور جو اپنی مدت عمر پوری کر کے فوت ہو چکے۔	1- تفسیر ابن جریر جلد 4 صفحہ 110 زیر آیت وما محمد الا رسول۔ 2- تفسیر بحر المحیط جلد 3 صفحہ 110

مضمون	حوالہ
6 معنی الایۃ فسیخلوا محمد کما خلت الرسل من قبلہ اس سے قبل جس قدر رسول آئے وہ سب یا تو موت کے ذریعہ یا قتل کے ذریعہ دنیا چھوڑ گئے اور ان کا دین قائم رہا۔	1- تفسیر ابو سعود جلد 3 صفحہ 95 زیر آیت وما محمد الا رسول 2- کشاف جلد نمبر اول صفحہ 358 3- تفسیر مدارک جلد اول صفحہ 296 4- تفسیر خازن جلد اول صفحہ 366
7- قد خلت مضت' ماتت من قبلہ الرسل فسیموت ھو ایضا۔ یعنی اس رسول سے پہلے سب رسول مرگئے ایسے ہی یہ رسول بھی ضرور فوت ہو جائے گا۔	تفسیر عسکری جلد 2 صفحہ 147
8 فسیخلو کما خلوا بالموت او القتل یہ ضرور اسی طرح گزر جائے گا جس طرح دوسرے موت یا قتل کے ذریعہ گزر گئے۔	1- تفسیر سراج المنیر جلد اول صفحہ 251 2- تفسیر غرائب القرآن جلد اول صفحہ 348 3- تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 30 زیر آیت وما محمد الا رسول
9- جس طرح دوسرے رسول موت یا قتل سے زمین کو خالی کر گئے یہ سابق رسولوں کے بارے ہے 10- تمام رسول اس جہاں سے گزر گئے۔	البیضاوی جلد اول صفحہ 184 زیر آیت وما محمد الا رسول تفسیر بحر محیط جلد اول صفحہ 401
قرآن	
1- تلک امۃ قد خلت	(البقرۃ:135)
2- قد خلت من قبلکم سنن	(آل عمران:137)
3- وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر	(فاطر:24)
4- قد خلت من قبلھا امم	(رعد:30)
5- وقد خلت القرون من قبلی	الاحقاف:17
حدیث	
1- کان فیما خلا من اخوانی من الانبیاء ثمانیۃ الاف	

مضمون	حوالہ
نبی ثم کان عیسی ابن مریم ثم کنت انا بعدہ رواہ ترمذی- جس قدر میرے بھائی نبیوں سے جو پہلے مرچکے آٹھ ہزار تھے پھران کے بعد عیسیٰ بن مریم ہوئے پھر اس کے بعد میں ہوا.	کنزالعمال جلد 6 صفحہ 121
ماالمسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل	مائدہ.76
۵ آنحضرت ﷺ کے وصال پر صحابہ کا اجماع کہ تمام انبیاءؑ فوت ہو چکے ہیں.	بخاری کتاب المناقب حدیث نمبر867 صفحہ 426
۶ یعنی جو ہیں پیغمبر گزرے زندہ رہیا نہ کوئی تویں محمد رہے نہ دائم موت بندیاں سرہوئی	تفسیر محمدی زیر آیت وما محمد الا رسول صفحہ 320
وفات مسیح پر متفرق آیات	
1- قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا	بنی اسرائیل:94
2- وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد افان مت فھم الخلدون	انبیاء.35,36
3- وما جعلنھم جسدا لا یاکلون الطعام وما کانوا خالدین	الانبیاء:8
4- ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا	الاحزاب:63
5- ومنکم من یتوفی ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم من بعد علم شیاہ	الحج:6 النحل 71
6- ومن نعمرہ ننکسہ فی الخلق	یسین-49
7- وما ارسلنا قبلک من المرسلین الا انھم لیا کلون الطعام ویمشون فی الاسواق	الفرقان:21
8- الذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیا وھم یخلقون اموات غیر احیاہ وما یشعرون ایان یبعثون	نحل:22,21

مضمون	حوالہ
9- قال انی عبد الله اتنی ا لکتب وجعلنی مبرکا این ماکنت واوصنی بالصلوۃ والزکوۃ مادمت حیا	مریم 31 تا 34
10- الله الذی خلقکم من ضعف ثم جعل من بعد ضعف قوۃ ثم جعل من بعد قوۃ ضعفاء شیبۃ	الروم 55
11- واوینھما الی ربوۃ ذات قرار ومعین	المومنون:51
12- نحن اقرب الیہ من حبل الورید	ق:17
13- انا لله وانا الیہ راجعون	بقرہ:157
14- انی ذاھب الی ربی سیھدین	الصفت 100
15- کل نفس ذائقۃ الموت ثم الینا ترجعون	العنکبوت 58
16 وما قتلوہ وما صلبوہ .....بل رفعہ الله	النساء 157 158
اما ان یلقی شبہ علی شخص فلم یصح ذلک من رسول الله یہ بات کہ حضرت مسیح کی شکل کسی اور کو دے دی گئی آنحضور سے ثابت نہیں.....اگر یہ کہنا جائز ہو تو اس سے مفسد کا دروازہ کھل جائے۔	1- تفسیر بحر المحیط جلد 3 صفحہ 390 2- تفسیر جمل جلد اول صفحہ 532
الف اگر ممکن ہو کہ صاحب حسن سلیم کسی کی شبیہ بن سکتا ہے تو پھر کل نبوتیں باطل ہو جائیں	الفصل فی الملل والاھواء والنحل جلد اول صفحہ 58
ب عیسائی جو مشرق و مغرب میں پھیلے ہوئے ہیں اور مسیح سے محبت میں غلو کرتے ہیں۔ وہ خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے مسیح کو مقتول و مصلوب دیکھا اگر ہم انکار کریں تو تواتر کا انکار ہے جو پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے تواتر میں طعن کرنے سے محمد ﷺ اور حضرت عیسیٰ کی نبوت میں طعن لازم آتا ہے۔ نیز لکھتے ہیں۔	تفسیر کبیر (رازی) جلد 2 صفحہ 692
یہ بات تحقیق سے ثابت ہو چکی ہے کہ مصلوب ایک زمانہ دراز تک زندہ رہا۔ اگر وہ عیسیٰ علیہ السلام نہیں تھے بلکہ کوئی اور تھا تو ضرور جزع فزع کرتا اور کہتا کہ میں عیسیٰ نہیں ہوں۔ نیز فرماتے ہیں۔ یہ کہنا کہ ایک غیر آدمی کو مسیح کی صورت میں	تفسیر کبیر (رازی) جلد 2 صفحہ 692

مضمون	حوالہ
تشکیل کیا گیا ایسی بات اللہ تعالیٰ کی کامل حکمت کے منافی ہے۔	
وفات مسیح از روئے حدیث	
ا لوکان موسیٰ وعیسیٰ حیین لما وسعهما الا اتباعی اگر (حضرت) موسیٰ اور عیسیٰ (علیہما السلام) زندہ ہوتے تو انہیں میری اتباع کے بغیر چارہ نہ ہوتا	1۔ تفسیر ابن کثیر جلد اول صفحہ 378 سورۃ آل عمران زیر آیت واذ اخذ اللہ میثاق النبیین 2۔ البحر المحیط جلد 6 صفحہ 147 سورہ الکہف واقعہ حضرت موسیٰ 3۔ الیواقیت والجواھر صفحہ 22 4۔ تفسیر کبیر جلد 2 5۔ مباحثہ شاہجہان پور صفحہ 39
ب۔ لوکان موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام حیین لکانا من اتباعہ	1۔ مدارج السالکین جلد 2 صفحہ 496 2۔ ترجمان القرآن بلطائف البیان جلد اول صفحہ 461 3۔ تفسیر ابن کثیر زیر آیت میثاق النبیین سورۃ آل عمران آیت 82
2۔ یا عیسیٰ انتقل من مکان الی مکان لئلا تعرف فتئوذی۔ اے عیسیٰ تو ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف ہجرت کرتا رہ تاکہ لوگ تجھے پہچان کر تکلیف نہ دیں	کنز العمال جلد 3 صفحہ 158 حدیث 5955
3۔ انہ لم یکن نبی کان بعدہ نبی الا عاش نصف عمر الذی کان قبلہ وان عیسیٰ ابن مریم عاش عشرین ومائۃ وانی لااُرانی الا ذاھبا علی راس الستین ترجمہ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر 120 سال تھی اور میں 60 سال کی عمر میں فوت ہونے والا ہوں	1۔ کنز العمال جلد 11 کتاب الفضائل حدیث 32262 2۔ حجج الکرامہ صفحہ 428 3۔ مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ 42 4۔ مجمع بحار الانوار جلد اول صفحہ 28

مضمون	حوالہ
	5. ماثبت بالسنة فی السنة صفحہ 49 6. مستدرک صفحہ 140 7. ترجمان القرآن زیر آیت ان اللہ اصطفک و مطہرک 8. طبری جلد 2 صفحہ 164 9. الیواقیت والجواہر صفحہ 35
4. اما عیسی رفع وهو ابن ثلاث وثلاثین وهو قول انصاری اما احادیث النبی عاش عیسی عشرین ومائة سنة یہ کہنا کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام 33 سال کی عمر میں آسمان پر چلے گئے یہ عیسائیوں کا قول ہے۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عیسٰیؑ کی عمر 120 سال بتائی ہے۔	زرقانی صفحہ 34 جلد اول
5. وقد تعلمون ان الله حی لا یموت ان عیسی اتی علیه الفناء	اسباب النزول سورۃ آل عمران صفحہ 53
6. جو ہیو دے نال مشابہ بیٹا ہو ندا شک نہ کوئی ہے زندہ رب ہمیش نہ مری موت عیسٰی نوں آئی	احوال الآخرت اور تفسیر محمدی صفحہ 247 سورۃ العمران
7. عن النبی صلی الله علیه والسلام انه قال قبل موته بشهر او نحو ذلك مامن نفس منفوسة الیوم تاتی علیها مائة سنة وهی حیة یومئذ آنحضور ﷺ نے اپنی وفات سے ایک ماہ تقریباً پہلے فرمایا کہ جو نفس آج زندہ ہے سو سال تک فوت ہو جائے گا۔	الصحیح المسلم کتاب فضائل صحابہ جزء السابع صفحہ 178 اور احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 345۔385 ،
8. فقال ارائیتکم لیلتکم هذه فان علی راس مائة سنة منها لا یبقی ممن هو علی ظهر الارض احد	بخاری کتاب العلم باب السمر بالعلم جلد اول صفحہ 155 الصحیح المسلم کتاب فضائل صحابہ جزء السابع صفحہ 178
9. حضرت عیسٰی علیہ السلام کا سرخ رنگ بال گھنگھریالے اور	

مضمون	حوالہ
پیشانی چوڑی تھی	بخاری کتاب بدء الخلق باب واذکر فی الکتاب مریم اذ انتبذت من اھلھا جلد دوم صفحہ 391
10. لعن الله اليهود والنصرى اتخذوا قبور انبياء هم مسجدا کہ اللہ لعنت کرے یہودیوں اور عیسائیوں پر جو اپنے انبیاء کی قبروں پر سجدے کرتے ہیں۔	(بخاری کتاب الجنائز باب ما يكره من اتخاذ المساجد على القبور)
وفات مسیح اور بزرگان امت	
1. لقد قبض فى لليلة التى عرج فيها بروح عيسى بن مريم ليلة سبع و عشرين رمضان. حضرت حسنؓ نے فرمایا کہ حضرت علیؓ اسی رات فوت ہوئے ہیں۔ جس رات حضرت عیسیٰ کی روح اٹھائی گئی تھی۔ یعنی 27 رمضان کو	الطبقات الکبیر جلد 3 فی ذکر علی بن ابی طالب
2. التوفى هو اماتة العادية واعلم ان الرفع بعده للروح...... والمعنى انى مميتك وجاعلك بعد الموت فى مكان رفيع عندى. توفی کا لفظ فطری موت کیلئے آتا ہے۔ اور یہ معلوم رہے کہ موت کے بعد رفع روح کا ہوتا ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ میں تجھے طبعی موت دوں گا۔ اور مرنے کے بعد اپنے حضور بلند مقام عطا کروں گا۔	1. تفسیر مراغی جلد 1 زیر آیت انی متوفیک و رافعک 2. تفسیر القرآن (علامہ مفتی محمد عبدہ) جلد 3 صفحہ 316 زیر آیت انی متوفیک
3. الاكثر ان عيسى لم يمت وقال مالك مات اکثریت کی رائے تو یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے۔ لیکن حضرت امام مالک نے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔	مجمع البحار الانوار جلد اول صفحہ 286
4. قيل يدل على انه توفاه وفات الموت قبل ان يرفعه آیت سے تو یہی ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے رفع سے پہلے وفات پائی۔	البحر المحیط جز 4 صفحہ 61 و تفسیر القرآن (علامہ رشید رضا قاہرہ) جلد 3 صفحہ 117 فتح القدیر جلد نمبر 2 زیر آیت فلما توفیتنی

مضمون	حوالہ
5. قدمات عیسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام موت کا پیالہ پی چکے ہیں۔	ابن جریر جلد 3 صفحہ 184
6. قولہ تعالیٰ و لکن رفعہ اللہ بعد ان توفاہ۔ اللہ تعالیٰ نے وفات دینے کے بعد رفع فرمایا	اکمال الدین صفحہ 219 (محمد بن علی الحسین 381 حنفی القمی)
7. ان عیسیٰ لم یقتل ولم یصلب و لکن توفاہ اللہ عزوجل ثم رفعہ الیہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ قتل ہوئے اور نہ صلیب پر مرے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں طبعی وفات دیکر ان کا اپنی طرف رفع فرمایا۔	المحلی الجز الاول صفحہ 24 (محمد بن علی حزم اندلسی)
8. ھذہ الایۃ دلالۃ انہ امات عیسیٰ وتوفاہ ثم رفعہ الیہ یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو وفات دی اور پھر اس کے بعد ان کا رفع کیا۔	1. تفسیر مجمع البیان جلد اول بر آیت فلما توفیتنی (امام جبائی) 2. تفسیر فتح القدیر للعلامہ شوکانی الجز الثانی صفحہ 90 زیر آیت فلما توفیتنی
9. تمام انبیاء کی روحیں بعد موت و مفارقت بدن آسمان میں رہتی ہیں	زاد المعاد جلد اول صفحہ 301
10. معراج کی رات آنحضرت ﷺ نے تمام انبیاء علیہم السلام کو دیکھا ضرور وہ انکی روحیں تھیں	کشف المحجوب اردو صفحہ 317
11. قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر 4 جگہ آیا ہے۔	1. تفسیر احمدی، سرسید احمد خان جلد 2 صفحہ 46-48 2. تصانیف احمدیہ حصہ اول جلد چہارم صفحہ 46 3. مقالات سرسید حصہ چہاردہم صفحہ 235
12. ڈاکٹر انعام اللہ خان صاحب کے خط کے جواب میں لکھا۔ وفات مسیحؑ ذکر خود قرآن مجید میں ہے مرزا صاحب کی تعریف یا برائی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا	ملفوظات ابوالکلام آزاد صفحہ 129-130 مطبوعہ مکتبہ ماحول کراچی
13. حضرت ابن حزم "انبیاء کی ارواح جنت میں ہیں نبی کریم	

مضمون	حوالہ
[illegible] نے ۔ اسراء کی رات ۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ کو دوسرے آسمان پر دیکھا	الملل والنحل جلد دوم صفحہ 102
14. شیخ سعید الصادق ابی جعفرالقمی : پھر وہ (حضرت عیسیٰ) ارض سولابط (فلسطین) سے منتقل ہوئے اور بہت سے ملکوں اور شہروں کی سیر کرتے ہوئے کشمیر پہنچے اور وہیں زندگی بسر کی	اکمال الدین واتمام النعمہ جلد دوم صفحہ 548 زیر عنوان حدیث شداد بن عاد بن ارم
15. حافظ ابن قیم : یہ روایت کہ حضرت عیسیٰ تینتیس (33) سال کی عمر میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے کسی طرح بھی صحیح اور متصل روایت کے طور پر نہیں ہے جسے اختیار کرنا لازمی ہو۔ امام شافعی کے بقول یہ تو صرف عیسائیوں کی روایات ہیں	1. زادالمعاد جلد اول صفحہ 20 2. تفسیر فتح البیان جلد دوم صفحہ 48 3. شرح زرقانی جلد اول صفحہ 34
16. ابن خلدون : "بعض صوفیاء اس حدیث کو لیتے ہیں کہ عیسیٰ کے سوا کوئی اور مہدی نہیں۔ نیز عیسیٰ کو شریعت موسویہ سے نسبت ہے شریعت محمدیہ سے نہیں۔"	تاریخ ابن خلدون جلد اول صفحہ 273 فصل فی امر الفاطمی وما یذھب الیہ
17. علامہ محمد اکرم صابری : "کاملین کی روحانیت کبھی ارباب ریاضت پر ایسا تصرف کرتی ہے کہ وہ ان "مرتاضین" کے افعال کا فاعل بن جاتی ہے اور اس رتبہ کے پانے کو صوفیا "بروز" قرار دیتے ہیں۔ بعض اشخاص کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی روح مہدی میں بروز کرے گی اور نزول عیسیٰ سے یہی مراد ہے۔	
18. حضرت امام سراج الدین الوردی : حضرت عیسیٰ کے ظہور سے مراد ایسا شخص ہے جو فضل و شرف میں حضرت عیسیٰ کے مشابہ ہوگا جیسا کہ تشبیہ دینے کے لئے ایک نیک آدمی کو فرشتہ اور شریر کو شیطان کہہ دیا جاتا ہے۔ مگر اس سے فرشتہ یا شیطان کی ذات مراد نہیں ہوتی۔	خریدہ العجائب صفحہ 263 مصری
19. حضرت شمس تبریز :	

مضمون	حوالہ
آں چہ از عیسی و مریم فوت شد گر مرا باور کنی آں ہم شدم	دیوان خمس تبریز صفحہ 212
20. حضرت امام غزالی .	
ان حالات میں جس میں حضرت محمد ﷺ کا وصال مبارک ہوا۔ اور ان حالات میں کہ حضرت عیسیٰ نے وفات پائی بہت بڑا فرق ہے۔	نظرات فی القرآن صفحہ 38-37
21. علامہ عبید اللہ سندھی .	
"یہ جو حیات عیسیٰ لوگوں میں مشہور ہے یہ یہودی کہانی نیز صابی من گھڑت کہانی ہے۔ مسلمانوں میں فتنہ عثمان کے بعد بواسطہ انصار بنی ہاشم یہ بات پھیلی اور یہ صابی اور یہودی تھے علی بن ابی طالب کے مددگار تھے۔ ان میں حب علی نہیں تھا بغض اسلام تھا۔ یہ بات ان لوگوں میں پھیلی جن نے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی کا مطلب نہیں سمجھا... قرآن میں ایسی کوئی آیت نہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ عیسیٰ نہیں مرا۔"	الہام الرحمن فی تفسیر القرآن صفحہ 240 الہام الرحمن فی تفسیر القرآن صفحہ 240 شائع کردہ شاہ ولی اکیڈمی حیدر آباد (سندھ)
22 خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف :	اشارات فریدی حصہ 4
دیگر انبیاء و اولیاء کی طرح ان (حضرت عیسیٰ) کا بھی رفع ہوا۔	صفحہ 136 مقبوس نمبر 60۔
23 عبد الماجد دریا آبادی	
حضرت عیسیٰ کو زندہ اٹھالینے کی بھی صراحت قرآن مجید میں نہیں۔	صدق جدید لکھنؤ شمارہ 27 جنوری 67ء
24 غلام احمد پرویز :	
آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) نے دوسرے رسولوں کی طرح اپنی مدت عمر پوری کرنے کے بعد وفات پائی	شعلہ مستور صفحہ 80
25 ابن حزم وفات مسیح کے قائل تھے ساتھ نزول کے بھی	اقبال نامہ حصہ اول صفحہ 196 مرتبہ شیخ عطاء اللہ
26 سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب :	

مضمون	حوالہ
i- میرے اعتقاد میں کوئی ابہام نہیں میں نے صرف یہ کہا ہے کہ زندہ جسمانی طور پر اٹھائے جانے کی صراحت قرآن میں نہیں ہے۔	ہفت روزہ ایشیاء صفحہ 5 21 نومبر 1951ء (ایک سوال کے جواب میں)
ii- مسیح علیہ السلام کے "رفع" کا مسئلہ متشابہات میں سے ہے	اخبار کوثر 21 فروری 1951ء
iii- "حیات مسیح اور رفع الی السماء" قطعی طور پر ثابت نہیں۔ قرآن کی مختلف آیات سے یقین پیدا نہیں ہوتا	تقریر مودودی صاحب" اچھرہ لاہور 29/3/57 بحوالہ آئینہ "مودودیت"
iv- قرآن کریم نہ اس کی تصریح کرتا ہے کہ اللہ ان (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو جسم و روح کے ساتھ کرہ ارض سے اٹھاکر آسمانوں پر کہیں لے گیا اور نہ ہی صاف کہتا ہے کہ انہوں نے زمین پر طبعی موت پائی اور صرف ان کی روح اٹھائی گئی	تفہیم القرآن جلد اول صفحہ 420 حاشیہ زیر آیت بل رفعہ اللہ الیہ
v- قرآن کی روح سے زیادہ مطابقت اگر کوئی طرز عمل رکھتا ہے تو وہ صرف یہی ہے کہ "رفع جسمانی" کی تصریح سے بھی اجتناب کیا جائے اور موت کی تصریح سے بھی۔ اس کی کیفیت کو اس طرح مجمل چھوڑ دیا جائے جس طرح اللہ تعالیٰ نے خود مجمل چھوڑ دیا ہے۔	تفہیم القرآن جلد اول صفحہ 421 سورہ النسا
vi- قرآن میں اگرچہ تصریح نہیں مگر دو آیات ایسی ہیں جن سے اس (وفات مسیح) کا اشارہ نکلتا ہے۔	بیان در تحقیقاتی عدالت 5-مئی 54ء بحوالہ ہفت روزہ لاہور 25 ستمبر 93ء صفحہ 14

حضرت عیسیٰؑ کشمیر میں

1 واوینھما الی ربوۃ ذات قرار و معین اور ہم نے دونوں (حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور انکی والدہ ماجدہ) کو ایک اونچی پر سکون اور چشموں والی جگہ میں پناہ دی	المومنون:51
2 یا عیسی انتقل من مکان الی مکان لئلا تعرف	

	مضمون	حوالہ
	فتشو ذی اے عیسیٰ تو ایک جگہ سے دوسری جگہ ہجرت کرتا رہ تاکہ تو پہچانا نہ جاسکے اور تجھے تکلیف نہ پہنچے	کنزالعمال جلد 3 صفحہ 158 حدیث نمبر5955
3	عانم ہندی جو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والا اور کشمیر کی عیسائی کونسل کا ممبر تھا کونسل کے فیصلہ کے مطابق حضرت علیؓ کے زمانہ خلافت میں عرب پہنچا اور انجیلی شہادات کی روشنی میں اسلام کی صداقت معلوم کی۔	اکمال الدین صفحہ 242
4	یوز آسف سفر کرتے کرتے کشمیر پہنچے اور یہاں وفات پائی اور آپ کو مقبرہ بنایا گیا	اکمال الدین صفحہ 599 آخری صفحات باب 58
	ابو سعید غانم ہندی نے بتایا کہ انجیل جو کہ کشمیری عیسائیوں کے پاس ہے میں محمد نامی نبی کی خبر ہے اس کی تصدیق کرنے آیا ہوں	صافی شرح اصول کافی کتاب الحجۃ 3 صفحہ 384 باب مولد صاحب الزمان فی قصہ سعید غانم الهندی۔
5	راجا گوپانند کے دور حکومت میں یوز آسف بیت المقدس سے وادی کشمیر میں آئے جو بنی اسرائیل کے نبی تھے بقیہ زندگی یہاں گزاری اور محلہ (انزمرہ) سرینگر میں دفن ہوئے۔	تاریخ کشمیر قلمی صفحہ 169
6	راجہ شالباھن کی ساکا قوم کے ایک راجہ سے "وین" مقام پر ملاقات ہوئی۔ شالباھن کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ وہ کنواری کے بطن سے پیدا ہوا۔ اس کا مذہب محبت اور صداقت پر مبنی ہے اور اس کا نام عیسیٰ مسیح ہے	بھوشیہ مہاپران صفحہ 280 پرب نمبر3 لوھیائے نمبر2 شلوک 21 تا 31
7	انگریزی حکومت کے نمائندہ کشمیر Svi Franas . Younghusband اپنی کتاب میں لکھتے ہیں 1900 سال پہلے یوز آسف نام بزرگ کشمیر آئے وہ تمثیلوں میں باتیں کرتے جیسا کہ حضرت مسیح کی تمثیلیں مذکور ہیں۔ نظریہ یہی ہے کہ مسیح اور یوز آسف ایک ہی شخص کے نام ہیں	بیک میشڈ کشمیر صفحہ 112
8	کیپٹن سی۔ ایم Enrique لکھتے ہیں سری نگر قیام کے دوران	

مضمون	حوالہ
شہر میں موجود بعض مزارات کی تحقیق کے دوران یہ پتہ لگا کہ ایک مزار حضرت عیسیٰؑ کا ہے	The Realms of the Gods 97
9 عیسائی اخبار المنار بیروت لکھتا ہے۔ سری نگر میں ایک یوز آسف نبی کا مزار مرجع خلائق ہے۔ جو اہل کتاب کا نبی بتایا جاتا ہے وہ دور کے علاقے سے آیا تھا۔	الہلال جلد 2 حصہ 4(1903)
10 کشمیری مورخ عبدالقادر بن واصل علی خاں لکھتے ہیں مقامی لوگ یہ مزار اہل کتاب نبی کا بتاتے ہیں	حشمت کشمیر از عبدالقادر آر۔اے۔ ایس بنگال صفحہ 88
11 مقامی لوگوں کے مطابق یہ مزار ایک ایسے نبی کا ہے جو امن کی تعلیم دیتا تھا اس مزار کی زیارت سے نبوت کی بہت سی برکات دیکھنے میں آئی ہیں	واقعات کشمیر صفحہ 82 از خواجہ محمد اعظم
12 مرزا شریف الدین بیگ صاحب خلاصہ التواریخ اور	صفحہ 87
13 ملا نادری (کشمیر کے پہلے مسلمان مورخ) نے لکھا ہے کہ مسیح کشمیر میں تشریف لائے۔	تاریخ کشمیر صفحہ 69
14 حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ نے فلسطین سے دور دراز کے ملک میں ہجرت کی۔	تفسیر ابن جریر جلد 3 صفحہ 197

متفرق حوالہ جات

مضمون	حوالہ
1 ابو المسلم اصفہانی کا قول زیر آیت میثاق النبیین درج ہے کہ عاش کما عاشو مات کما ماتوا کہ آنحضرت ﷺ انبیاء علیہم السلام کی طرح زندہ رہے اور ویسے ہی وفات پائی جیسا کہ دوسرے انبیاء نے وفات پائی۔	مختصر سیرۃ الرسول صفحہ 187 از محمد بن عبدالوہاب
2 آدم کہاں حوا کہاں مریم کہاں عیسیٰ کہاں اس بات کا ہے سب کو غم	خطبات علی
3 ۔ آدم سے اب تک جس قدر پیدا ہوئے دخت و پسر جب کر چکے عمریں بسر ہو ہو کر فنا جاتے رہے۔	خطبات الخفیہ صفحہ 192
4 بک کمن توفی سینے موت اپنے پر سینے پچھے اگے	تفسیر محمدی زیر آیت متوفیک
5 .. یکونون عند مبعث محمد صلی اللہ علیہ وسلم	

مضمون	حوالہ
من زمرة الاموات آنحضرت ﷺ کی بعثت کے وقت تمام انبیاء فوت ہو چکے تھے	التفسیرالکبیر الجزء السابع صفحہ 116 زیر آیت واذ اخذ اللہ المیثاق النبین
6- یا ایھا الناس بلغنی انکم تخافون من موت نبیکم ھل خلد نبی قبل فیمن بعث الیہ فاخلد فیکم اے لوگو مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم کو میری وفات کا ڈر ہے۔ کیا مجھ سے پہلے کوئی نبی اپنی قوم میں زندہ رہا ہے۔ کہ میں تم میں ہمیشہ رہوں	المواھب اللدنیۃ جزء الثانی صفحہ 368 مکاشفۃ القلوب صفحہ 78 79
7 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر 125 سال تھی	ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ صفحہ 49
8 رفع عیسیٰ پر مصر کے عالم علامہ محمود شلتوت کا تحقیقاتی تبصرہ	الفتاوی صفحہ 59 تا 64
9 نبوت کی غرض تکمیل دین اور تکمیل مکارم اخلاق تھی جب یہ مقصد پورا ہو گیا تو رفعہ اللہ الیہ فی اعلی علیین اور اس وقت آپ ﷺ 63 سال کے تھے	1- ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ صفحہ 38 2- الفروع من الجامع الکافی صفحہ 14
10 آپ (حضرت عیسیٰ) نے دوسرے رسولوں کی طرح عمر پوری کر کے وفات پائی	شعلہ مستور صفحہ 72 تا 74، 79 تا 93
11 توفی کی حقیقت موت ہے ابن عباس نے اس کے معنے ممیتک کئے ہیں	تفسیر خازن جز اول صفحہ 290 زیر آیت اذ قال اللہ یا عیسی انی متوفیک
12 انہ امات عیسی وتوفاہ ثم رفعہ اللہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو موت دیکر پھر ان کا رفع اپنی طرف کیا۔	مجمع البیان فی تفسیر القرآن زیر یا عیسی انی متوفیک
13 من یتواضع للہ درجۃ یرفعہ اللہ درجۃ حتی یجعلہ فی علیین جب کوئی شخص خدا تعالیٰ کی خاطر تواضع اختیار کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کا ایک درجہ کا رفع فرماتا ہے انسان تواضع میں بڑھتا ہے تو خدا رفع میں بڑھاتا رہتا ہے حتی	

مضمون	حوالہ
کہ علیین میں پہنچادیتا ہے	کنز العمال جلد ۳ صفحہ 110 حدیث نمبر5721 زیر عنوان التواضع
14 انی مستوفاجلک و ممیتک حتف انفک لا اسلط علیک من یقتلک متوفیک کے معنی ہیں میں تجھے طبعی وفات دوں گا اور کسی کو طاقت نہ دوں گا کہ تجھے قتل کرسکے۔	۱۔ قصص الانبیاء صفحہ 423 الطبعة الثالث ۲ ۱ لکشاف جلد اول صفحہ 325
15 رفع عیسی اتصال روحه عند المفارقة عن العالم السفلی. وجب نزوله فی آخر الزمان بتعلقه ببدن آخر عالم سفلی سے مفارقت کے وقت حضرت عیسی کی روح کا رفع ہوا .. آخری زمانہ میں ان کا نزول لازمی طور پر دوسرے وجود کے ذریعہ ہو گا۔	تفسیر القرآن (ابن العربی) جلد اول صفحہ 296
16 مسیح کا رفع روحانی تھا نہ کہ جسمانی اصل تو روح ہے بدن تو کپڑے کی مانند ہے	تفسیر القرآن (السید محمد رشید رضا) جلد 3 صفحہ 317
17 واقعہ صلیب کی تفاصیل سے مسیح کی وفات ثابت ہے حیات نہیں	تہذیب اخلاق جلد سوم صفحہ 175 تا 184
18 فلما توفیتنی جب تونے مجھے موت دی یعنی جب میں مرگیا اور ان میں نہ رہا	تصانیف احمدیہ حصہ اول تفسیر سورہ آل عمران صفحہ 47
19 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات معتبر روایت سے حضرت صادق سے منقول ہے	حیات القلوب
20 رفع عیسیٰ پر کوئی اثر متصل نہیں حیات مسیح مسیحی عقیدہ ہے	فتح البیان الجزالثانی صفحہ 49 تا 50 اور نقش آزاد صفحہ 102
21 معراج کی رات آنحضور ﷺ کی ملاقات انبیاء علیہم السلام کی ارواح کے ساتھ ہوئی	نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صفحہ 261 تا 262
22 وفات مسیح کا تفصیلی ذکر کہ وفات مسیح پر کافی آیات موجود ہیں۔	سائنٹیفک قرآن صفحہ 77-78 علامہ شورائی
23 حضرت عیسیٰ کی موت سنت الہی کے مطابق واقع ہوئی جس کی بابت قرآن نے کہا ہے ولن تجد لسنة الله تبدیلا۔	تذکرہ (محمد عنایت اللہ مشرقی) دیباچہ جلد اول صفحہ 17

مضمون	حوالہ
24 حضرت عیسیٰ علیہ السلام اجنبی ہونے کی حالت میں فوت ہوئے	نظرات فی القرآن زیر عنوان ثبوت...وثبوت...!!
25 تورات اور انجیل میں جو حالات حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی وفات کے بعد کے لکھے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ کلام نہیں۔	الجزء الاول من مجموعۃ الرسائل الکبریٰ صفحہ 80-81 (ابن تیمیہ)
26 علامہ زرقانیؒ: زاد المعاد میں یہ مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ 33 برس کی عمر میں مرفوع ہوئے کوئی متصل حدیث اس بارہ میں نہیں ملتی۔ شامی کہتے ہیں کہ یہ عقیدہ نصاریٰ (عیسائیوں) سے مروی ہے۔	شرح زرقانی علامہ محمد بن عبد الباقی جلد 1 صفحہ 34
27 نواب صدیق الحسن۔ سارے انبیاء جو آنحضرت ﷺ سے پہلے تھے فوت ہوگئے	ترجمان القرآن جلد اول صفحہ 513
28 مولانا ظفر علی خاں۔ مسیحیت کا حشر بھی کچھ کم حسرت انگیز نہیں ہوا جناب مسیح نے اپنے وصال کے بعد جو اخلاق اور روحانیت کا ترکہ بنی اسرائیل کے ہاں چھوڑا تو اس کا جب جائزہ لیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس ترکہ سے صرف وہی متمتع ہوسکتے تھے جو حجروں اور خانقاہوں میں راہبانہ زندگی بسر کرنے پر قانع ہوں	پنجاب ریویو مرتبہ مولوی ظفر علی خان جلد اول صفحہ 37 اگست 1901ء
29 استاذ عبد الوہاب النجار: ... توفی کے یہ دوسرے معنے ہی دراصل مراد ہیں کہ میں تیری مدت پوری کرنے والا ہوں اور تجھے طبعی موت دینے والا ہوں اور تجھ پر ایسے لوگوں کو ہرگز مسلط نہ کروں گا جو تجھے قتل کردیں اور یہ کہ متوفیک مسیح کو ان کے دشمنوں سے بچانے کے لئے کنایہ ہے	قصص الانبیاء صفحہ 423

ایک عظیم الشان پیشگوئی

مضمون	حوالہ
"یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں۔ وہ تمام مریں گے اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے	تذکرۃ الشہادتین صفحہ 64-65

مضمون	حوالہ
نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا۔ اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نو امید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اسے روک سکے"	

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم　　وعلی عبدہ المسیح الموعود

ختم نبوت

	مضمون	حوالہ
1	ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین	الاحزاب 41
2	انی عند اللہ فی ام الکتاب خاتم النبیین ان آدم لمنجدل بین الماء والطین فرمایا میں اللہ کے نزدیک ام الکتاب میں اس وقت سے خاتم النبیین ہوں جبکہ آدم ابھی مٹی اور پانی میں لت پت تھا۔ یعنی تخلیق انسانی سے بھی پہلے	1 مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 128 حدیث العرباض بن ساریۃ من النبیؐ 2. کنزالعمال جلد 11 صفحہ 418، 3. نشرالطیب صفحہ 314، 315
3	صل علی محمد وآل محمد سید ولد آدم وخاتم النبیین تو حضرت محمد ﷺ جو سید ولد آدم اور خاتم النبیین ہیں پر درود بھیج اور آپ کی آل پر بھی	تذکرہ صفحہ 77 ایڈیشن چہارم مطبع ضیاء الاسلام پریس 1977
4	ہم جس قوت، یقین و معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین رکھتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ لوگ نہیں مانتے	الحکم 17 مارچ 1905ء
5	آنحضرت ﷺ کا اعلیٰ وارفع مقام خاتم النبیین جماعت احمدیہ کا جزو ایمان ہے	1۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 272 حاشیہ 2۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 606 حاشیہ در حاشیہ 3۔ ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 137

نمبر	مضمون	حوالہ
		4- تقریر واجب الاعلان صفحہ 5 5- کرامات الصادقین صفحہ 25 6- حمامۃ البشریٰ صفحہ 8 7- کتاب البریہ صفحہ 83 8- ایک غلطی کا ازالہ 9- مکتوب نوشتہ 23 مئی 1908ء مطبوعہ اخبار عام لاہور 26 مئی 1908ء
6	میرا پختہ اور کامل ایمان ہے کہ حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں۔	عہد بیعت
7	"لکن" کا لفظ استدراک یعنی (دفع توھم ناش عن کلام سابق) گذشتہ کلام میں پیدا ہونے والے اعتراض یا وسوسہ کو دور کرنے کے لئے آتا ہے	1. شرح جامی زیر بحث لکن 2. ختم نبوت (مولانا مودودی) صفحہ 7 حاشیہ 3. تحذیر الناس صفحہ 3
8	آیت کے پہلے حصہ میں ابوت جسمانی کا انکار اور لکن کے بعد ابوت روحانی کا اقرار کیا گیا ہے۔ ليس محمد ابا احد من رجال الدنيا و لكن هو رب لرجال الاخرة لانه خاتم النبيين	1. البیضاوی جلد 2 صفحہ 248 زیر آیت ماکان محمد ابا احد 2. روح المعانی الجزء السابع صفحہ 97 زیر آیت خاتم النبیین۔ 3. تحذیر الناس صفحہ 10 4. ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی صفحہ 7-6 5. چشمہ مسیحی صفحہ 73 اور ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 4
9	خاتم کا لفظ اگر حقیقی معنوں میں استعمال ہو تو اس کے معنی ایسے فرد کے ہیں جس کے فیض کی تاثیر سے اس جماعت کے افراد پیدا ہوں جن کی طرف یہ لفظ مضاف ہو ۔اگر خاتم کا لفظ	

مضمون	حوالہ
حقیقی مفہوم میں استعمال نہ ہو تو پھر مجازی معنے دے گا۔	
لفظ ختم سے مراد	
الختم والطبع یقال علی وجهین مصدر ختمت طبعت وهو تاثیر الشی کنقش الخاتم والطابع والثانی الاثر الحاصل من الشئی	المفردات فی غرائب القرآن صفحہ 142 زیر لفظ ختم
10 تراجم قرآن مجید جن میں خاتم النبیین کا ترجمہ نبیوں کی مہر کیا گیا ہے	1۔ ترجمہ القرآن محمود الحسن صفحہ 725 (زیر آیت خاتم النبیین) 2۔ تفسیر روح المعانی زیر آیت خاتم النبیین۔ 3۔ عکسی قرآن مجید (فرمان علی) صفحہ 200 4۔ عکسی قرآن مجید (مولوی ہدایت اللہ پنجابی لوب لیگ) صفحہ 424 5۔ تفسیر حقانی جلد 6 صفحہ 92 ایڈیشن 9 6۔ درس قرآن صفحہ 290 مرتبہ ادارہ اصلاح تبلیغ اسٹریلین بلڈنگ لاہور فتح الحمید تاج کمپنی لیمٹڈ لاہور۔ کراچی ڈھاکہ
11 خاتم کا لفظ اس جنس کے بہترین وجود کی طرف اشارہ کرتا ہے جس جنس کی طرف یہ لفظ مضاف کیا گیا ہو	
i۔ اے علی میں خاتم الانبیاء ہوں اور تم خاتم الاولیاء ہو	عمدۃ البیان جلد دوم صفحہ 284 زیر آیت خاتم النبیین 4۔ مناقب آل ابی طالب جلد 3 صفحہ 216
ii۔ حضرت علیؓ کو خاتم الاصفیاء بھی کہا گیا ہے	تفسیر صافی زیر آیت خاتم النبیین
iii۔ حضرت علیؓ کو خاتم الوصیین لکھا گیا ہے۔	منار الہدیٰ صفحہ 109
iv۔ حضرت عباس کو خاتم المہاجرین کا خطاب عطا فرمایا	کنز العمال جلد 6 صفحہ 178

مضمون	حوالہ
v۔ آنحضرت ﷺ خاتم المعلمین ہیں	المرلد السوی صفحہ 48
vi۔ حضرت شیخ محی الدین ابن العربی کو خاتم الاولیاء کا لقب دیا گیا۔	سرورق فتوحات مکیہ
vii۔ ابو الغیث کو خاتم الشعراء کا لقب دیا گیا	مقدمۃ دیوان المتنبی مصری
شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کو خاتم المجتہدین کہا جاتا ہے۔	المسوی شرح موطا امام مالک ٹائٹل پیج)
viii۔ شاہ عبد العزیز کو خاتم المحدثین والمفسرین کا لقب دیا گیا	ہدیۃ الشیعۃ صفحہ 4
ix۔ امام محمد عبدہ مصری خاتم الائمہ کہلائے	تفسیر الفاتحہ صفحہ 148
x۔ حضرت فرید الدین عطار نے فرمایا سب سے بڑا ولی خاتم الاولیاء ہوا کرتا ہے	تذکرۃ الاولیاء صفحہ 272 فارسی و ذکر محمد علی حکیم الترمذی۔
xi۔ سالک سلوک کی منزل میں ترقی کرتے کرتے خاتم الاولیاء بن جاتا ہے	فتوح الغیب صفحہ 7 مقالہ نمبر 4
xii۔ والانسان لما کان خاتم المخلوقات الجسمانیۃ کان افضلھا انسان کو خاتم المخلوقات جسمانیہ قرار دیا گیا ہے	تفسیر کبیر (امام رازی) الجزء الحادی والعشرون صفحہ 34 الطبعۃ الثانیہ دار الکتب العلمیہ طہران
xiii۔ بادشاہ کو خاتم الحکام کہا جاتا ہے	حجۃ الاسلام (مولانا محمد قاسم) صفحہ 53
xiv۔ آنحضرت ﷺ کو خاتم الکمالات تسلیم کیا گیا ہے	i۔ علم الکتاب صفحہ 140 ii۔ شان رسالت قاری محمد طیب صفحہ 46 iii۔ تفسیر کبیر (امام رازی) جلد 6 صفحہ 31
xv وہ فرد کامل اور خاتم مطلق جو تمام کمالات نبوت کا منبع فیض ہے.... پس محمد ﷺ تمام کمالات بشریہ کے خاتم ہیں۔	تعلیمات اسلام صفحہ 223 (قاری محمد طیب دیوبندی)
12 آنحضرت ﷺ کا نام خاتم النبین اسی وجہ سے ٹھہرا کہ آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔	حقیقۃ الوحی صفحہ 97 حاشیہ
ب۔ آنحضرت ﷺ کی مہر کے بجز کسی کو کوئی فیض نہیں پہنچ سکتا	حقیقۃ الوحی صفحہ 30، صفحہ 100 حاشیہ

مضمون	حوالہ
13 حضرت خاتم الانبیاء اس مرتبہ کمال کے پانے والے تھے جو نبوت کا خاتمہ ہے۔	مقدمہ ابن خلدون صفحہ 324
14 خاتم النبین سے مراد نبی الانبیاء ہے	الفتاوی الحدیثیہ صفحہ 215 تحذیر الناس صفحہ 4
16 آپ خاتم النبین ہیں یعنی آخری شریعت تامہ کاملہ لائے	مباحثہ شاہجہان پور صفحہ 24
16 حضرت رسول اللہ ﷺ پر تمام مراتب کمال اسی طرح ختم ہوگئے جیسے بادشاہ پر مراتب حکومت ختم ہو جاتے ہیں اس لئے بادشاہ کو خاتم الحکام کہہ سکتے ہیں۔	حجۃ الاسلام صفحہ 53
17 جو نبی مرتبہ میں سب سے اول ہوگا اس کا دین باعتبار زمانہ آخر میں ہوگا۔	قبلہ نما صفحہ 82
18 خاتم النبین کے معنے آخری نبی عامہ الناس کا عقیدہ ہے	تحذیر الناس صفحہ 3
19 خاتم النبین بمعنے بعثت کے لحاظ آخری میں کوئی عظمت اور شان نہیں یہ جاہلوں کی تاویل ہے	خاتم الاولیاء صفحہ 341
20 الف۔ آنحضرت ﷺ مثل آفتاب ہیں نبوت بخشی آپ کا وصف ہے	آفتاب نبوت کامل صفحہ 122
ب۔ بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں	تجلیات الٰہیہ صفحہ 24
21 آنحضرت ﷺ پر مرتبہ نبوت ختم ہوگیا	قرۃ العین فی محامد غوث الثقلین صفحہ 18 (شاہ بدیع الزمان)851ھ
22 آنحضرت ﷺ اس لئے خاتم النبین ہیں کہ عروج کمالات اور سب مراتب کی وسعت کامل طور پر آپ ﷺ میں موجود ہیں	1. تحفہ مرسلہ شریف مترجم صفحہ 61 مبارک بن علی مخدومی 2. انسان کامل جلد 1 باب 36 صفحہ 76
23 فکان خاتم النبیین لانہ لم یدع حکمۃ ولا ھدی ولا علما ولا سرا الا وقد نبہ علیہ آپ ﷺ نے حکمت، ہدایت علم اور اسرار کو واضح فرما کر خاتم النبین ہونے کا حق ادا فرمادیا	انسان کامل جلد اول صفحہ 75
24 بہر ایں خاتم شد است او کہ بجود	مثنوی مولوم دفتر ششم

مضمون	حوالہ
مثل او نے بود خواہند بود چونکہ در صنعت بر دا ستاواست تونہ گوئی ختم صنعت برتواست	صفحہ 496
25 الخاتم بفتح التاء وكسرها حلى للاصبع يلبس او ما يختم به خاتم کا لفظ تاء کی زبر اور زیر سے ہو تو اس سے مراد انگلی میں پہننے والی انگوٹھی ہے یا وہ جس سے مہر لگائی جائے۔	المنجد زیر لفظ ختم
انه صار كالخاتم لهم الذى يختمون به و يتزينون بكونه منهم آپ ﷺ ان کے لئے خاتم بطور زیور کے بن گئے جس سے ان کی زینت اور خوبصورتی دوبالا ہو گئی	1۔ مجمع البحرین جلد 2 باب ماولہ الخاء ۔ ختم 2۔ تفسیر فتح القدیر جلد 4 صفحہ 276 (علامہ شوکانی)
26 احسن الانبياء خلقا وخلقا لانه ﷺ جمال الانبياء كالخاتم الذى يتجمل به خلق اور خلق میں آپ ﷺ تمام انبیاء میں حسین ہیں انگوٹھی جو خوبصورتی کے لئے پہنی جاتی ہے کی طرح آپ انبیاء کا حسن اور جمال ہیں	1۔ زرقانی شرح مواھب اللدنیہ جلد 3 صفحہ 163 2۔ سل الہدیٰ والرشاد صفحہ 558
27 کمالات کا سمندر ہونے کی وجہ سے آپ ﷺ پر نبوت اپنی تمام کمالات کے ساتھ ختم ہو گئی	الخیر الکثیر مترجم صفحہ 238 (شاہ ولی اللہ)
28 قد ختم الله بشرع محمد جميع الشرائع اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی شریعت میں تمام شریعتوں کو مکمل کر دیا ہے۔	1۔ فتوحات مکیہ صفحہ 482 2۔ الیواقیت والجواہر 27 باب 35 صفحہ 37
29 اوروں کی نبوت تو آپ ﷺ کا فیض ہے مگر آپ ﷺ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں۔	تحذیر الناس صفحہ 3
30 بک تختتم الولاية (عبد القادر جیلانی) ولایت تجھ پر ختم ہے	فتوح الغیب صفحہ 7 مقالہ نمبر 4
31 حضرت عائشہ کی نصیحت قولوا خاتم النبيين و لا تقولوا لا نبى بعدهٗ یہ تو کہو کہ آپ ﷺ خاتم النبین ہیں یہ نہ کہو کہ آپ	1۔ در منثور جلد 5 صفحہ 204 2۔ تکملہ مجمع البحار جلد 4 صفحہ 85

مضمون	حوالہ
ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔	(محمد طاہر گجراتی)
32 فان مطلق النبوۃ لم یرتفع صرف مطلق نبوت ختم نہیں ہوئی	1۔الیواقیت والجواہر جلد 2 صفحہ 27 2۔فتوحات مکیہ جلد 2 صفحہ 58
33 لان النبوۃ یتجزیٰ وجزء منها باق بعد خاتم الانبیاء نبوت کے کئی حصے ہیں۔اور ان میں سے ایک حصہ خاتم الانبیاء کے بعد بھی باقی ہے	المسوی شرح موطا امام مالک جلد 2 صفحہ 216 مطبوعہ دہلی
34 فالنبوۃ ساریۃ الی یوم القیامۃ ایسی نبوت قیامت تک جاری ہے	فتوحات مکیہ جلد 2 صفحہ 90
35 متابعین کا نبوت پانا ختم نبوت کے منافی نہیں	1۔مکتوبات مجدد الف ثانی مکتوب نمبر 301'351 صفحہ 870 دفتر اول حصہ پنجم
36 اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔(مولانا محمد قاسم)	تحذیر الناس صفحہ 28
37 جو نبی آپ ﷺ کے ہمعصر ہو گا وہ تبع شریعت محمدیہ ہوگا... کیونکہ بعد آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرح جدید کا ہونا البتہ ممتنع ہے	1۔اثر ابن عباس فی دفع الوسواس صفحہ 15-16 2۔مجموعہ فتاویٰ مولوی عبدالحئی جلد اول صفحہ 144 3۔الوصیت صفحہ 16-17
38 ختم به النبیون ای لا یوجد بعده من یامره الله سبحانه بالتشریع علی الناس ختم بہ النبیون سے مراد یہ ہے کہ آپ کے بعد اللہ تعالیٰ لوگوں کو ہدایت کے لئے نئی شریعت کا حکم نہ دے گا	تفہیمات الہیۃ جلد 2 صفحہ 85 تفہیم نمبر 54
39 لا نبی بعدی و معناه عند العلماء انه لا یحدث نبی بشرع ینسخ شرعه ولم یکن من امته لا نبی بعدی کے علماء کے نزدیک یہ معنے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہ ہوگا جو آپ ﷺ کی شریعت کو منسوخ	موضوعات کبیر صفحہ 58'60

مضمون	حوالہ
کرسکے اور آپ کی امت سے نہ ہو	
40 ملا رسول بعدی ای لا نبی یکون علی شرع یخالف شرعی بل ازا کان یکون تحت حکم شریعتی لا رسول بعدی سے مراد ہے ایسا نبی نہ ہوگا جو میری شریعت کے خلاف شریعت لائے بلکہ جب بھی ہوگا میری شریعت کے حکم کے تابع ہوگا۔	1فتوحات کیہ جلد3 صفحہ73 2- اقترب الساعۃ صفحہ182 3-مدیۃ مہدویۃ صفحہ 301 302
41 النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلعم انما ھی نبوۃ التشریع نبوت جو آنحضور ﷺ کے وجود کے ذریعہ ختم ہوگئی وہ (صرف) شریعت والی نبوت ہے۔	1-فتوحات کیہ جلد2 صفحہ 3 صفحہ 58 2- الیواقت والجواہر جلد 2 صفحہ 24'37 بحث نمبر33 3- فصوص الحکم مترجم صفحہ 244 جزو چہاردھم
42 ان معنی کونہ خاتم النبیین ھو انہ لا یبعث بعدہ نبی اخر بشریعۃ اخری (شیخ عبدالقادر کردستانی) خاتم النبین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی دوسری شریعت لے کر نہ آئیگا۔	تقریب المرام جلد2 صفحہ 233
43 ہیچ کمال غیر از نبوت بالاصالہ ختم نہ گردیدہ ودر مبدء فیاض بخل و دریغ ممکن نیست۔ نبوت مستقلہ کے علاوہ کوئی کمال ختم نہیں ہوا اور نہ ہی مبدء فیاض میں بخل ممکن ہے	مقامات مظہری صفحہ 88 مرزا مظہر جان جاناں (1195ھ)
44 فالھداۃ من الانبیاء والاولیاء لا یجوز انقطاعھم مادام التکلیف من اللہ عزوجل لازما للعباد جب تک احکام کی پابندی بندوں پر لازمی ہے انبیاء اور اولیاء کا انقطاع جائز نہیں	اکمال الدین صفحہ 375
45-اگر کسی وقت میں نوع انسانی معلم روحانی کی محتاج تھی تو اب بھی (محمد سبطین شاہ)	السراط السوی صفحہ 49

مضمون	حوالہ
46 میں تجھ سے تاقیامت نبی، رسول اور نیک بندے پیدا کرتا رہوں گا۔	تفسیر القمی جلد اول صفحہ 33 زیر آیت لا علم لنا الا ما علمتنا
47 فکر کن در راہ نیکو خدمتی تا نبوت یابی اندر امتی	مثنوی دفتر اول صفحہ 53
48 ان الحق تعالی یخبرنا نافی سرائرنا بمعانی کلامه وکلام رسوله ﷺ ویسمی صاحب هذا المقام من انبیاء الاولیاء حضرت غوث اعظم کا قول ہے کہ انبیاء کو نبی کا نام دیا گیا اور ہمیں نبی کا لقب اور ہمیں نبی کا نام پانے سے روک دیا گیا اگرچہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اور اپنے رسول کے کلام کے اسرار و رموز اور ان کے معانی سکھاتا ہے اس مقام پر فائز آدمی کو انبیاء الاولیاء کہتے ہیں۔	الیواقت والجواہر جلد 2 صفحہ 39 المبحث الخامس والثلاثون
49 قرآنی حقائق انبیاء پر کھولے جاتے ہیں	1۔ تفسیر صافی مقدمہ الرابعہ صفحہ 10 2۔ تفسیر عرائس البیان فی حقائق القرآن صفحہ 4
50 حضرت موسیٰ کی دعا اجعلنی نبی تلک الامة پر فرمایا نبیها منها۔ کہ اس امت کا نبی اسی میں سے ہوگا۔	1۔ المواہب اللدنیہ قسطلانی صفحہ 425 2۔ نشر الطیب صفحہ 262 3۔ الخصائص الکبریٰ جلد اول صفحہ 34
بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار پاک محمد مصطفیٰ ﷺ نبیوں کا سردار	
مسیح موعود علیہ السلام کے بارے اقوال	
1 آنے والے مسیح کو آنحضور ﷺ نے ایک حدیث میں چار مرتبہ نبی کے نام سے ذکر فرمایا ہے	1۔ الصحیح المسلم کتاب الفتن باب فی ذکر الدجال 2۔ مشکوٰۃ باب العلامات بین یدیہ الساعہ فی ذکر الدجال

مضمون	حوالہ
	3 ابن ماجہ کتاب الفتن باب فی ذکر الدجال
اذا قام قائم قال فررت منکم لما خفتکم فوھبلی ربی حکما وجعلنی من المرسلین	4- اکمال الدین صفحہ 189
2 لیس بینی و بینہ یعنی عیسٰی علیہ السلام نبی و انہ نازل فاذا رائیتموہ فاعرفوہ	1- ابوداؤد کتاب الملاحم صفحہ 214 مصری 2- مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 437 3- تفسیر ابن جریر جلد 6 صفحہ 22 4- در منثور جلد 2 صفحہ 242 5- فتح الباری جلد 6 صفحہ 478 کتاب احادیث الانبیاء
3 ابو بکر افضل ھذہ الامۃ الا ان یکون نبی۔ ابوبکر اس امت میں افضل ہیں سوائے اس کے کہ بعد میں کوئی نبی ہو	کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق صفحہ 6 حرف الھمزہ
4 ابو بکر خیر الناس الا ان یکون نبی فرمایا لوگوں میں حضرت ابوبکرؓ سب سے بہتر ہے سوائے اس کے کہ بعد میں نبی ہو۔	1- کنز العمال جلد 9 صفحہ 138 2- جامع الصغیر صفحہ 5 3- تاریخ الخلفاء صفحہ 43
5 یکون عیسی علیہ السلام ینزل فینا حکما من غیر تشریع و ھو نبی بلاشک۔ مسیح موعود کے نبی ہونے میں کوئی شک نہیں وہ بغیر شریعت کے ہم میں آئیں گے	1- فتوحات مکیۃ جلد اول صفحہ 57 اور مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 345
6 ابن سیرین نے فرمایا یکون فی ھذہ الامۃ خلیفۃ خیر من ابی بکر و عمر قیل خیر منھما قال قد یفضل علی بعض الانبیاء کہ اس امت میں ایک خلیفہ ابوبکر و عمر سے بھی افضل ہوگا۔ پوچھا گیا کیا دونوں سے افضل ہوگا؟ فرمایا ممکن ہے بعض انبیاء سے بھی افضل ہو	حج الکرامہ صفحہ 386

مضمون	حوالہ
7 امام مہدی شریعت محمدی کے احکام کے تابع ہو گا لیکن معارف، علوم، اور حقیقت میں انبیاء اور اولیاء اس کے تابع ہوں گے کیونکہ وہ محمد مصطفی ﷺ کا باطن ہو گا	شرح فصوص الحکم صفحہ 43,42 (عبدالرزاق کاشانی)
8 هو شرح الاسم الجامع المحمدی و نسخة منتسخة منه یعنی امام مہدی آنحضرت ﷺ کے اسم جامع محمدی کا کامل بروز اور حقیقی عکس ہو گا	الخیرا لکثیر صفحہ 72 مطبوعہ بجنور مدینہ پریس
9 الف۔ مسیح موعود نبوت کا حامل ہو گا اور اس پر شریعت محمدیہ کا نزول الہاماً ہو گا	الیواقیت والجواہر جلد 2 بحث نمبر 47 صفحہ 79
ب۔ اولیاء پر نزول قرآن کے ذوق کی خاطر ان پر قرآن نازل کیا جاتا ہے	فتوحات مکیہ جلد 2 صفحہ 287
10 اگر کوئی رسول کسی پہلے رسول کی شریعت کی طرف بلائے تو اصل مطاع پہلا رسول ہی ہوتا ہے دیکھ کر اس کو کریں گے لوگ رجعت کا گمان یوں کہیں گے معجزے سے مصطفی پیدا ہوا	التفسیر الکبیر جلد 3 صفحہ 252 دیوان امام بخش ناسخ جلد 2 صفحہ 54
کیا سلیمان اور کیا مہر سلیمان موسوا خاتم ختم نبوت کا نگین پیدا ہوا	دیوان امام بخش ناسخ جلد 2 صفحہ 55
11 حق له ان ینعکس فیه انوار سید المرسلین۔ آپ ﷺ کے انوار اس میں ظاہر ہوں گے	الخیرا لکثیر صفحہ 72
12 ذا لک انه یلهمه شرع المحمدی صلی الله علیه وسلم آپ پر شریعت محمدیہ کا الہام ہو گا	دراسات اللبیب صفحہ 225
13 افضلیت امام مہدی بر مسیح ثابت و واضح است	غایۃ المقصود جلد 2 صفحہ 38
14 فتلک اثنان و سبعون فرقة کلهم فی النار و الفرقة الناجیة هم اهل السنة البیضاء المحمدیة و الطریقة النقیة الاحمدیة یہ 72 فرقے جہنمی ہیں نجات پانے والا اہلسنت کا وہ فرقہ ہے جو احمدیت کے طریق پر ہو گا	1۔ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ جزاول صفحہ 249 2- مبدء المعاد اردو ترجمہ سید زوار حسین صفحہ 205

مضمون	حوالہ
15 فان لله تعالی کنوزا لیست من ذهب و لا فضة و لکن بها رجال معروفون عرفوا الله حق معرفته و هم انصار المهدی علیه السلام فی آخر الزمان سونے چاندی کے علاوہ بھی خدا تعالیٰ کے خزانے ہیں اور وہ مہدی آخر الزمان کے وہ انصار ہیں جو اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت حاصل کریں گے	ینابیع المودۃ صفحہ 110 باب الثامن والسبعون
16 وہ بزرگان جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے بعد امتی نبی کی آمد کو تسلیم کیا ہے	
ابو منصور عجلی بانی فرقہ منصور	التعریفات صفحہ 210
ابوالحسن القمی 217ھ	تفسیر القمی جلد اول صفحہ 33
ابو جعفر ابن بابویہ 321ھ	اکمال الدین صفحہ 375
امام راغب 502ھ	البحر المحیط جلد 3 صفحہ 287
عبد القادر جیلانی 561ھ	الفتح الربانی والفیض الرحمانی صفحہ 144 المجلس الثامن وعشر
محی الدین ابن عربی 638	فتوحات مکیہ جلد 1 صفحہ 545 دارا لکتب العربیۃ الکبریٰ بمصر
فخر الدین رازی 608ھ	تفسیر کبیر جلد 11 صفحہ 195
محمد بن یوسف اندلسی 754ھ	تفسیر ابن حیان صفحہ 287
سید محمد جونپوری 911ھ	تذکرہ (ابو الکلام آزاد) صفحہ 48-49
عبد الوہاب شعرانی 976ھ	الیواقیت والجواہر جلد 2 صفحہ 81
مجدد الف ثانی 1034ھ	مکتوبات امام الربانی مکتوب نمبر 301 صفحہ 432
شاہ ولی اللہ صاحب	قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین صفحہ 302
محمد اسماعیل شہید بالاکوٹ 1264	تقویۃ الایمان صفحہ 42 طبع کراچی

مضمون	حوالہ
حضرت عیسیٰؑ بلا شبہ نبی ہیں جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوں گے اور آنحضرت ﷺ کی شریعت پر عمل کریں گے۔	اثر ابن عباس دافع الوسواس صفحہ 16
17 وہ بزرگان جنہوں نے مسیح موعود کو نبی تسلیم کرکے ان کی نبوت کے انکار کو کفر قرار دیا۔	
جلال الدین سیوطی	الخصائص الکبریٰ بروایت انس بن مالک صفحہ 12 جلد اول
ابن الحجر الهیثمی	الفتاوی الحدیثیة صفحہ 125
عبد الوہاب شعرانی	الیواقیت الجواہر جلد 2 صفحہ 79 بحث نمبر 47
محمد بن علی شوکانی	روح المعانی جلد 7 صفحہ 167
شاہ ولی اللہ	الخیر الکثیر صفحہ 80 مطبوعہ بجنور
محمد قاسم نانوتوی	تحذیر الناس صفحہ 44
محمد انور شاہ مفتی دیوبند	عقیدہ الاسلام فی حیات عیسیٰ صفحہ 215
قاری محمد طیب	تعلیمات اسلام و مسیحی اقوام صفحہ 229
نواب صدیق الحسن خان صاحب من قال بسلب نبوته کفر حقا	حج الکرامہ صفحہ 431
نبی کے لغوی معنے	
نبی کا لفظ نبأ فعل سے فعیل کے وزن پر ہے	
1 النباء و الانباء لم یرد ا فی القران الا لما له وقع و شان قرآن مجید میں نباء اور انباء کا لفظ عظیم الشان خبر یا واقعہ کے لئے استعمال ہوا ہے	کلیات بحوالہ اقرب الموارد زیر لفظ نباء
2 النبوۃ و هی الاخبار عن الله خدا تعالیٰ سے خبر پاکر لوگوں کو بتانے والے کو نبی کہتے ہیں	اقرب الموارد زیر لفظ النبوہ
3 الاخبار عن المستقبل بالهام من الله زمانہ مستقبل	

مضمون	حوالہ
کے بارے خدا سے الہام پانے کا نام نبوت ہے	المنجد
4 النبوة ایضا عبارة عن نور یحصل فیه عین لها تظهر فی نورها الغیب وامور لا یدرکها العقل نبی کو ایسی روشن آنکھ نصیب ہوتی ہے جس کے نور سے ایسے غیبی امور ظاہر ہوتے ہیں جن کا ادراک عقل سے بالا ہوتا ہے۔	المنقذ من الضلال صفحہ 49 (امام غزالی)
5 جس امر کی وجہ سے نبی نبی بنتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا اس کو اخبار غیب پر مطلع کرنا ہے یہی چیز نبی اور غیر نبی میں امتیاز بخشتی ہے۔	کتاب النبوة ابن تیمیہ
6 الخاصة المشترکة بین الانبیاء هو اخبار عن الغیب غیب کی خبر دینا ایسا وصف ہے جو تمام انبیاء میں مشترک ہے۔	1. شرح عقائد نسفی (علامہ تفتازانی) کتاب النبوة امام ابن تیمیہ
7 نبوت اخبار الٰہیہ سے بڑھ کر اور کچھ نہیں۔	فتوحات مکیہ جلد 2 صفحہ 417
8 اللہ تعالیٰ کا کسی گروہ کو بذریعہ وحی تعلیم دینا نبوت کہلاتا ہے	الملل والنحل صفحہ 309 زیر عنوان خواتین کی نبوت
9 اخبار غیبیہ کی قبل از وقت اطلاع دینا نبوت ہے۔ (الشیخ محمد عبدہ)	شرح نہج البلاغہ صفحہ 18
10 انها صفة کلامیة قول الله هو رسولی نبوت صفت کلامیہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فلاں میرا رسول ہے	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد اول صفحہ 14
11 من قال له الله ارسلتک او بلغهم عنی وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ فرمائے میں نے تجھے رسول بنایا ہے یا حکم دے کہ میرا یہ پیغام لوگوں کو پہنچا	شرح مواقف
12 الف. ایسا شخص جس کو بکثرت ایسی پیشگوئیاں بذریعہ وحی دی جائیں جس کی نظیر اس زمانہ میں نہ ملے وہ نبی ہے	چشمہ معرفت صفحہ 189
ب. جس شخص کو بکثرت مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کیے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے	حقیقة الوحی صفحہ 406

مضمون	حوالہ
ج. لوگ جس امر کا نام مکالمہ مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں د. میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف میری مراد نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت ﷺ کی اتباع سے حاصل ہے۔	1- روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 503 2- الحکم 6 مئی 1908ء تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 68 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 503
القرآن	
1 ماکان اللہ لیطلعکم علی الغیب و لکن اللہ یجتبی من رسولہ من یشاء	آل عمران: 181
2 عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احد الا من ارتضی من رسول	جن: 27، 28
3 اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا و من الناس ان اللہ سمیع بصیر	الحج 76
4 لو لا اخرتنا الی اجل قریب نجب دعو تک و نتبع الرسل آیت کے تحت لکھا ہے	
"مراد ایشاں از تاخیر قتال تا اجل قریب قیام و ظہور و خروج حضرت امام قائم مہدی موعود است" (تتبع الرسل میں امام مہدی کا وجود مراد لیا گیا ہے)	غایۃ المقصود جلد 2 صفحہ 103
5 آیت قرآنی یلقی الروح کی تفسیر میں لکھا ہے۔	
قیل الروح الوحی ھنا...... و قیل ان الروح ھاھنا النبوۃ کہ روح سے مراد وحی ہے اور کہا گیا ہے کہ یہاں روح سے مراد نبوۃ ہے	مجمع البیان جلد 8 صفحہ 517
6 امام مہدی کہیں گے فررت منکم لما خفتکم فوھب لی ربی حکما و جعلنی من المرسلین یعنی جب مجھے تم سے خوف پیدا ہوا تو میں تم سے چلا گیا اب میرے رب نے	

مضمون	حوالہ
مجھے حکم یعنی نبوت بخشی ہے اور رسولوں میں سے بنایا ہے	اکمال الدین صفحہ 188
7 ان افضل الرسل محمد صلی الله علیه اله وان افضل کل امت بعد نبیها وصی نبیها حتی یدرکه نبی رسولوں میں سب سے افضل حضرت محمد ﷺ ہیں اور نبی کے بعد ساری امت میں نبی کا وصی افضل ہوتا ہے سوائے بعد میں آنے والے نبی کے	اصول کافی صفحہ 285 کتاب الحج
8 عقل انسانی نبوت کو نعمت اور اس کی ضرورت کو مانتی ہے۔ ایسے مصلح کا وجود ہر وقت ضروری ہے۔	بحار الانوار جلد 13 صفحہ 8
9 آنحضرت ﷺ نے کثرت درود کی تلقین فرما کر آل ابراہیم کے انعامات کے حصول کی طرف توجہ دلائی۔	بخاری کتاب الدعوات باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ جلد سوم صفحہ 536
1- جعلنا فی ذرینه النبوة وا لکتاب	عنکبوت . 28
2- اذ جعل فیکم انبیاء و جعلکم ملوکا	المائدہ: 21 نساء :54
10 امت مسلمہ میں نبوت کا کس طرح انکار کر سکتے ہیں جبکہ آل ابراہیم میں تسلیم کرتے ہیں (امام جعفر)	الکافی 3% صفحہ 117-119
11 درود شریف سے قطعی طور پر معلوم ہو گیا ہے کہ بعض لوگ اس امت کے اللہ کے نزدیک نبوت کا مقام پانے والے ہیں۔	فتوحات مکیہ جلد اول صفحہ 545 زیر آیت فقد اتینا ال ابراھیم الکتاب والحکمة
12 اگر کسی وقت میں نوع انسانی معلم روحانی کی محتاج تھی تو اب بھی ہے الا یہ کہہ دیا جائے کہ انسان محتاج پیغمبر و امام و معلم روحانی نہ تھا اور بعثت معلمین الٰہی معاذ اللہ فضول و لغو ہے ورنہ جو اول ضرورت کو تسلیم کرتا ہے وہ اب بھی کرے گا. جو پہلے انبیاء و اوصیاء و ائمہ کو مانتا ہے وہ اب بھی مانے گا اور وجود امام کو تسلیم کرے گا۔ وجود امام آخر الزمان کا منکر تمام انبیاء و اوصیاء کا منکر ہے اور یہی قول پیغمبر سے بھی ثابت ہے۔	الفرقا الصوی صفحہ 49-50
حدیث انا خاتم النبیین لا نبی بعدی میں بعد سے	

مضمون	حوالہ
مراد غیر حاضری کا عرصہ ہے	
1- ولقد فتنا قومک من بعدک	طہ 85
2- بئسما خلفتمونی من بعدی	اعراف 151
3- انت منی منزلة هارون من موسى الا انه لا نبی بعدی	بخاری جلد 2 صفحہ 647 کتاب المغازی باب غزوہ تبوک
4- حضرت علیؓ کو مخاطب ہو کر فرمایا الا انک لست نبی	1- مسند احمد بن حنبل جلد 1 حدیث نمبر 3062 2- مناقب المغازی صفحہ 280 3- طبقات کبیر جلد 3 صفحہ 16
5- حضرت علیؓ سے فرمایا الا انه لیس معی نبی	بحار الانوار جلد 1 صفحہ 277
ب- بعد کا لفظ مخالفت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور مراد یہ ہے کہ اب کوئی شخص میری مخالفت کر کے نبوت کا مقام نہیں پا سکتا	
1- فبای حدیث بعد الله وایاته یومنون	جاثیة 8
2- فبای حدیث بعده یومنون کا ترجمہ	المرسلات:50
فبای حدیث بعده ای القرآن بغیره یومنون ای لا یمکن ایمانهم بغیره من کتب الله کیا گیا ہے	جلالین صفحہ 484 زیر آیت
ج- بعد کا لفظ علاوہ اور سوا کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے	
i- لو کان نبی بعدی لکان عمر اگر میرے علاوہ کسی اور نے نبی ہونا ہوتا تو عمر ہوتا۔	1- ترمذی مترجم کتاب المناقب عمر جلد 2 صفحہ 663 2- کنوز الحقائق صفحہ 23
ii- لو لم ارسل به لارسل به غیری اگر میں رسول نہ بنایا جاتا تو کوئی اور رسول بنایا جاتا۔	بیضاوی جلد اول صفحہ 56
iii- لو لم ابعث فیکم لبعث عمر فیکم اگر میں تم میں مبعوث نہ ہوتا تو عمر ہوتا	کنوز الحقائق صفحہ 103

مضمون	حوالہ
۱۰- لو لم ابعث لبعثت یا عمر اگر میں مبعوث نہ ہوتا تو اے عمرؓ تو ہوتا۔	مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ جلد 5 صفحہ 539
خ۔ لا نبی بعدی کی حدیث میں بعد کا لفظ بعد کے معنوں میں ہی استعمال ہوا ہو تو اس سے مراد زمانہ قریب ہے۔ کہ میری وفات کے فوراً بعد کوئی نبی نہ آئے گا چنانچہ۔	
1- عربی زبان میں قبل کا لفظ بعد کے مقابل پر آتا ہے۔ قرآن مجید میں قبل کا لفظ اسی مفہوم میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے قبل کوئی نبی اس قوم میں نہ آیا۔	
ا- و لکن رحمة من ربک لتنذر قوما ما اتھم من نذیر من قبلک لعلھم یتذکرون۔	القصص 46
اا- بل ھو الحق من ربک لتنذر قوما ما اتھم من نذیر من قبلک لعلھم یھتدون	سجدہ 3
ااا- وما اتیھم من کتاب یدرسونھا وما ارسلنا الیھم قبلک من نذیر	سبا 44
iv- لتنذر قوما ما انذر اباء ھم فھم غفلون حالانکہ حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ابراہیمؑ کا تعلق آپ ﷺ ہی کی قوم سے تھا۔	یٰسین 6
2- حضرت یعقوب نے بیٹوں سے پوچھا ما تعبدون من بعدی	البقرہ 133
3- کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کما ھلک نبی خلفہ نبی وسیکون بعدی خلفاء بنی اسرائیل میں انبیاء علیہم السلام ہی سرداری کرتے رہے ہیں جب ایک نبی فوت ہو جاتا تو دوسرا نبی اس کی جگہ لے لیتا میرے بعد سلسلہ خلافت ہو گا۔	مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 97 فتح الباری کتاب احادیث الانبیاء باب ما ذکر عن بنی اسرائیل جلد 6 صفحہ 464
4- انہ لا نبی بعدی سیکون خلفاء میری وفات کے فوراً بعد نبوت کی بجائے خلافت کا سلسلہ جاری ہو گا۔	بخاری کتاب الانبیاء باب ما ذکر عن بنی اسرائیل
5- کذابان یخرجان بعدی۔	بخاری جلد 2 صفحہ 727 کتاب

مضمون	حوالہ
میری وفات کے فوراً بعد دو کاذب ظاہر ہوں گے	التاریٰ باب وفد بنی حنیفة
س۔ بعد کا لفظ زمانہ منفصل بعید یعنی لمبے عرصہ بعد تک کے زمانہ پر دلالت کرتا ہے اور مراد یہ ہے کہ میرے بعد لمبے عرصہ تک نبوت کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اور لمبا عرصہ گزرنے کے بعد کوئی آئیگا۔	
ا۔ یاتی من بعدی اسمہ احمد۔	الصف:7
اا۔ یقوم انا سمعنا کتابا انزل من بعد موسی آنحضرت ﷺ نے زمانہ کا تعین خود فرماتے ہوئے بتایا کہ بعد کا زمانہ مسیح موعود کی بعثت تک ہے۔	احقاف۔30
لیس بینی و بینہ نبی و انہ نازل فاذا رایتموہ فاعرفوہ۔ کہ میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہ ہوگا اور وہ آنے والا ہے جب تم اسے دیکھو تو (علامات صداقت کی بناء پر) اس کو پہچان لینا۔	ا۔ ابو داؤد کتاب الملاحم ۲۔ ابن ماجۃ کتاب الفتن باب ظہور المہدی ۳۔ الصحیح المسلم کتاب الفتن باب فی ذکر الدجال
2۔ لا نبی بعدی میں حرف "لا" نفی جنس نہیں بلکہ نفی کمال کا ہے۔ اور مراد یہ ہے کہ میرے بعد میرے جیسا کوئی نبی نہ ہوگا۔ جو ہوگا میرا امتی اور غلام ہوگا۔	
۱۔ اذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ و اذا ھلک کسری فلا کسری بعدہ۔ یعنی جب یہ قیصر اور کسریٰ فوت ہوگا تو ان جیسی شان و شوکت والا کوئی دوسرا قیصر اور کسریٰ نہ ہوگا۔	ا۔ بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام جلد دوم صفحہ 411 ۲۔ صحیح مسلم جلد سوم کتاب الفتن و اشراط الساعۃ
۲۔ قال الخطابی معناہ فلا قیصر بعدہ یملک مثل ما یملک یعنی لا قیصر سے مراد یہ ہے کہ پہلے قیصر جیسا قیصر بعد میں نہ ہوگا۔	۳۔ فتوحات مکیہ جلد دوم صفحہ 58

مضمون	حوالہ
	البدری الجوالدری عشر صفحہ 523
حدیث لانبی بعدی کا مطلب یہ بنتا ہے کہ ا. ایسا نبی نہ آئے گا جو میری اتباع کے بغیر براہ راست خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا گیا ہو۔ ب۔ ایسا نبی نہ آئے گا جو نئی شریعت لانے کا اعلان کرے ج. ایسا نبی نہ آئے گا جو قرآنی احکامات میں ردو بدل بتائے د. ایسا نبی نہ آئے گا جو امت مسلمہ سے الگ اپنی امت بنائے آنحضور ﷺ کی غلامی اور اطاعت میں انوار نبوت محمدیہ سے فیض یاب ہونا حدیث لا نبی بعدی کے خلاف نہیں چنانچہ 1 حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں	
قولوا خاتم النبیین و لا تقولوا لا نبی بعده	1۔ تفسیر در منثور جلد 5 صفحہ 204
یہ تو کہو کہ آنحضور ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ مگر یہ نہ کہو کہ آنحضور کے بعد کوئی نبی نہیں (الف) حضرت ملا علی قاری لکھتے ہیں.	2۔ تکملہ مجمع البحار الانوار صفحہ 85
لا نبی بعدی معناه عند العلماء لا یحدث بعده نبی بشرع ینسخ شرعه ولم یکن من امته علماء لا نبی بعدی حدیث کے یہ معنے کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد ایسا نبی نہ آئے گا جو نئی شریعت لائے اور آنحضور ﷺ کی شریعت کو منسوخ کر دے اور آپ ﷺ کی امت میں سے نہ ہو۔	موضوعات کبیر صفحہ 58-59 حدیث نمبر 379
(i) یہی بات حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے لکھی ہے۔	1-1 الخیر الکثیر مترجم صفحہ 266
(ii) عبدالوہاب شعرانی نے	2۔ الیواقیت والجواہر جلد نمبر 2 صفحہ 24 بحث نمبر 39
(iii) محی الدین ابن العربی نے	3۔ فتوحات مکیہ جلد 4 صفحہ 417

مضمون	حوالہ
(IV) محمد قاسم صاحب نانوتوی نے	4۔ تحذیر الناس صفحہ 43
حضرت امام محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں :	
2۔ فلا رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی بعدی یکون علی شرع بخالف شرعی بل اذکان یکون تحت شریعتی کہ حدیث میرے بعد کوئی رسول اور نبی نہ ہوگا کا مطلب ہے کہ ایسا نبی نہ ہوگا جو میری شریعت کے مخالف شریعت کا اعلان کرے۔ البتہ جب بھی کوئی نبی ہوگا تو وہ میری شریعت کے تابع ہوگا۔	فتوحات مکیہ جلد نمبر 2 صفحہ 3
3۔ مولوی محمد زمان خاں صاحب آف دکن لکھتے ہیں : "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا مقدر ہے اور وہ نبی بلاشک ہیں۔ پس فرمانا حضرت کا میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا بایں معنی ہے کہ کوئی نبی صاحب شرع جدید نہ ہوگا"۔	ہدیہ مہدویہ صفحہ 302 (1293ھ)
4۔ معیسی عامہ نبی قطعا و ثبت انہ ینزل الی الارض فی اخر الزمان و یحکم بشریعة النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت عیسیٰؑ بلاشبہ وہ نبی ہیں۔ اور یہ ثابت ہے کہ وہ آخری زمانہ میں زمین میں اتریں گے اور نبی ﷺ کی شریعت کے مطابق حکم کریں گے۔	اثر ابن عباس فی رافع الوسواس صفحہ 16
5۔ و انہ لا نبی بعدی الا ماشاء اللہ میرے بعد کوئی نبی نہیں سوائے اس کے کہ اللہ جس کو چاہئے اس حدیث میں ماشاء اللہ فرما کر آنحضرت ﷺ نے استثناء اولیاء امت کے لئے جو نبوت پانے والے ہیں کیا ہے۔	نبراس شرح شرح العقائد النسفی صفحہ 445 حاشیہ نبراس صفحہ 445
6۔ قولہ فلا نبی بعدی و لا رسول المراد بہ لا مشرع بعدی آپ ﷺ کا یہ قول کہ میرے بعد نبی اور رسول نہ ہوگا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شریعت لانے والا نبی میرے بعد نہ ہوگا۔	الیواقیت والجواہر جلد 2 صفحہ 24'37

مضمون	حوالہ
7- ہاں لانبی بعدی آیا ہے۔ جس کے معنے نزدیک اہل علم کے یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ نہ لانے گا۔	اقتراب الساعۃ صفحہ 162
8- ماانقطع حکم نبوة التشریع بعد آپ ﷺ کے بعد شریعت والی نبوت کا حکم منقطع ہو چکا ہے۔	الانسان الکامل باب 36 صفحہ 76
9- قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فانی اخر الانبیاء و ان مسجدی اخر المساجد مجھے انبیاء میں آخری مقام حاصل ہے اور میری اس مسجد کو مساجد میں آخری مقام حاصل ہے۔ یعنی آئندہ جو مسجد بھی بنے گی اور اس کی اتباع میں بنے گی۔	مختصر شرح نووی مترجم جلد سوم صفحہ 403 کتاب الحج باب فضل الصلوۃ مسجدی مدینہ۔
10- لو کان موسی و عیسی حیین لما وسعهما الا اتباعی۔ اگر حضرت موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری پیروی کرنی پڑتی۔	الیواقیت والجواہر جلد 2 صفحہ 20 تفسیر ابن کثیر جلد اول صفحہ 85 زیر آیت و اذ اخذ الله میثاق النبیین
11- لو عاش لکان صدیقا نبیا۔ اگر صاحبزادہ ابراہیمؑ زندہ رہتا تو ضرور نبی ہوتا۔	1- ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ماجاء فی الصلوۃ علی ابن رسول الله ﷺ وذکر وفاۃ 2- موضوعات کبیر صفحہ 58 3- روح المعانی جلد 7 صفحہ 187 زیر آیت خاتم النبیین
12- انه لنبی ابن نبی۔ وہ یقیناً نبی کے بیٹے نبی تھے۔ شری ودی و شکری من بعید لاحر غالب ابدا ربیع چل بسا داغ آہ میت اس کی زیب دوش ہے آخری شاعر جہاں آباد کا خاموش ہے	الفتاوی الحدیثیۃ صفحہ 176 حماسہ باب الادب بانگ درا صفحہ 89 زیر عنوان داغ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی ہوں گے :

مضمون	حوالہ
1- هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق----	الصف 10، التوبہ 34، الفتح : 29

مضمون	حوالہ
	28
ا-ھذا عند خروج المھدی	تفسیر ابن جریر اور تفسیر القرطبی زیر آیت ھو الذی ارسل رسولہ سورۃ الصف-
یعنی یہ غلبہ امام مہدی کے زمانہ میں ہوگا۔	
ب۔ ذلک عند نزول عیسی ابن مریم حین تصیر الملۃ واحدۃ یعنی یہ غلبہ عیسٰی ابن مریم کے نزول کے وقت ہوگا۔ جب تمام بنی نوح انسان ایک ملت واحدہ بن جائیں گے۔	تفسیر ابن جریر اور روح البیان زیر آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی
ج۔ نزلت فی القائم من آل محمد یہ امام القائم جو آل محمد ﷺ سے ہوں گے کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔	بحار الانوار جلد 13 صفحہ 12
د۔ مراد از رسول دریں جا امام مہدی موعود است۔ آیت میں "رسول" سے مراد امام مہدی ہیں۔	غایۃ المقصود جلد 2 صفحہ 123
2. و اخرین منھم لما یلحقوا بھم۔۔۔۔	سورۃ الجمعہ- 4
لو کان الایمان معلقا عند الثریا لنالہ رجل او رجال من ھؤلاء	بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ، تفسیر صافی سورۃ الجمعہ تفسیر مجمع البیان سورۃ الجمعہ
(ب)موسیٰ جار اللہ ترکی عالم لکھتے ہیں۔	
ھم رسل الاسلام فی الامم کہ وہ اسلام کی امتوں میں رسول ہوں گے۔	کتاب فی حروف اور کل السور مطبوعہ 42 17.2
3. افمن کان علی بینۃ من ربہ و یتلوہ شاھد منہ۔ جس شخص نے قرآنی مضامین اور احکام اسلام کی تصدیق کرنی اور امت کی اصلاح میں صداقت کی گواہی دینی ہے۔ لازمی طور پر اس پر امور غیبی کھولے جائیں گے۔ جس کی وجہ سے اسے امتی نبی کا نام دیا جاتا اس آیت کے مطابق ہے۔	سورۃ ہود۔ 18
4. لفظ امام مہدی میں ہی نبوت کا مفہوم شامل ہے۔ انبیاء علیہم السلام کا ذکر کر کے فرمایا:	
و جعلنھم ائمۃ یھدون بامرنا۔۔۔۔۔۔۔	الانبیاء /4

مضمون	حوالہ
و جعلنا منهم ائمة يهدون بامرنا لما صبروا۔	السجدہ 25
5 الا ان عیسی ابن مریم لیس بینی و بینه نبی	بخاری کتاب الفتن
6 و یحصر نبی الله عیسی و اصحابه۔۔	1 المسلم کتاب الفتن باب
فیرغب نبی الله عیسی و اصحابه۔۔	ذکر الدجال و فتنہ
یهبط نبی الله عیسی و اصحابه۔۔	2. مشکوٰۃ باب العلامات
فیرغب نبی الله عیسی و اصحابه	بین یدی الساعہ
7. اذا رایتموه فبایعوه ولو حبوا علی الثلج فانه خلیفة الله المهدی	ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المہدی
نوٹ: خلیفۃ اللہ نبی ہوتا ہے۔ نیز بیعت صرف نبی کی کرنی ضروری ہوتی ہے۔	
حضرت مسیح موعودؑ کے مقام کے بارے میں بزرگان امت کے اقوال	
1. یاتی بذخیرة الانبیاء علیهم السلام	ینابیع المودہ جلد 3 صفحہ 169 الباب الرابع التسعون
2. امام مہدی کہے گا۔ جس کسی نے آدم، شیث، نوح، ابراہیم، اسماعیل، موسیٰ، یوشع بن نون، عیسیٰ، شمعون، محمد ﷺ اور امیرالمومنین علیؓ کو دیکھنا ہو مجھے دیکھ لے۔	بحار الانوار جلد 13 صفحہ 202
3. ان باطنه باطن محمد۔ مسیح کا باطن آنحضور ﷺ کا باطن ہوگا۔	شرح فصوص الحکم صفحہ 42
4. حق له ان ینعکس فیه انوار سید المرسلین۔۔ بل هو شرح للاسم الجامع المحمدی و نسخة منتسخة منه حق تو یہ ہے کہ اس میں رسولوں کا نور ہوگا۔۔۔ بلکہ وہ اسم جامع محمدی کی وضاحت اور ہو بہو اس کا نمونہ ہوگا۔	الخیر الکثیر صفحہ 72 مدینہ پریس بجنور 1852ء
5. کاد یفضل علی بعض الانبیاء ممکن ہے کہ مسیح موعود بعض انبیاءؑ سے افضل ہو۔	حجج الکرامہ صفحہ 366

مضمون	حوالہ
6. و فی المعارف و العلوم و الحقیقة تکون جمیع الانبیاء والاولیاء تابعین له کلھم معارف' علوم اور حقیقت میں تمام اولیاء' انبیاء اس کے تابع ہوں گے۔	شرح فصوص الحکم صفحہ 42
7. .... ذ لک انه یلهمه الشرع المحمدی۔ اس پر شریعت محمدی الہام کی جائے گی۔	دراسات اللبیب صفحة 225 انسان کامل اردو باب 61 صفحہ 270
8. ..... لیرسل ولیا ذا نبوة مطلقة و یلهم بشرع محمد و یفهمه علی وجه کالاولیاء المحمدین	الیواقیت والجواھر جلد 2 صفحہ 79
حضرت مسیح موعودؑ اور دعویٰ نبوت کی حقیقت	
1. میں نبی اور رسول نہیں ہوں باعتبار نئے دعویٰ اور نئے نام کے۔ اور میں نبی اور رسول ہوں یعنی باعتبار ظلیت کاملہ کے۔ وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے۔	نزول المسیح صفحہ 3
2. جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ ہی مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتداء سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پاکر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔	ایک غلطی کا ازالہ
3. اور لعنت ہے اس شخص پر جو آنحضرت ﷺ کے فیض سے علیحدہ ہو کر نبوت کا دعویٰ کرے۔ مگر یہ نبوت آنحضرت ﷺ کی نبوت ہے نہ کوئی نئی نبوت اور اس کا مقصد بھی	

مضمون	حوالہ
یہی ہے کہ اسلام کی حقانیت دنیا پر ظاہر کی جائے اور آنحضرت ﷺ کی سچائی دکھلائی جائے۔	چشمہ معرفت صفحہ 325
4. اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔	تجلیات الٰہیہ صفحہ 26
5. میری مراد نبوت سے یہ نہیں کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف میری مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبہ الٰہیہ ہے۔ جو کہ اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بحکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ و لکل ان یصطلح	تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 68
6. یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعویٰ میں نبی کا نام سن کر دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے۔ لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں میرا ایسا دعویٰ نہیں ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت ﷺ کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ ﷺ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔ اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ اور میری نبوت آنحضرت ﷺ کی ظل ہے نہ کہ اصلی نبوت۔ اسی وجہ سے حدیث اور میرے الہام میں جب کہ میرا نام نبی رکھا گیا۔ ایسا ہی میرا نام امتی بھی رکھا ہے۔ تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت ﷺ کی اتباع اور آپ ﷺ کے ذریعہ سے ملا ہے"۔	حقیقۃ الوحی صفحہ 150

مضمون	حوالہ
بانی جماعت احمدیہ کی مخالفت میں علماء کرام نے امت مسلمہ کو اتنا بدظن کر دیا ہے کہ وہ آنحضور ﷺ کے بعد کسی قسم کے روحانی فیض کے جاری رہنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ نہ ہی اس بارے میں غور کرنے کو تیار ہیں۔ حالانکہ یہ قابل غور بات ہے کہ بنی نوع انسان میں سے پہلے انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانے والوں کو جو جو انعامات اللہ تعالیٰ عطا فرماتا تھا اب وہ انعامات امت مسلمہ کو بھی ملیں گے یا نہیں۔	
1. پہلی امتوں میں مومنوں کو ملنے والے انعامات کا ذکر کر کے فرمایا۔	
i. والذین امنوا باللہ و رسلہ اولئک ھم الصدیقون والشھداء عند ربھم ـــ وہ صدیق شہید کا انعام پانے والے تھے۔	سورہ الحدید۔19
ii. اولئک الذین اتینھم الکتب والحکم والنبوۃ ... ان کو ہم نے کتاب، حکمت کے علوم اور نبوت عطا کی۔	سورہ الانعام۔90
iii. و اذ قال موسی لقومہ یقوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء و جعلکم ملوکا.. اللہ نے تم پر انعام کر کے تم میں نبی اور بادشاہ بنائے	سورہ المائدہ 20
iv. ... یتم نعمتہ علیک و علی ال یعقوب ـــ اللہ نے یہ نعمت نبوت اور حکومت کی شکل میں پوری فرمائی۔	سورہ یوسف۔7

مضمون	حوالہ
ب۔ اتمام نعمت سے مراد نبوت عطا فرماتا ہے۔	تفسیر حسینی جلد 1 صفحہ 358
2 چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ دعا سکھلائی	زیر آیت یوسف ۔ 7
اهدنا الصراط المستقيم ○ صراط الذين انعمت عليهم	فاتحہ 7'6
الف یہ ایک حقیقت ہے کہ یہودی کلام الٰہی سننے سے انکار کرنے کی وجہ سے مغضوب قرار پائے تھے	استثناء 17 . 18
ب عیسائی یوحنا باب 16 آیت 7 تا 14 میں آنحضور ﷺ کے بارے پیشگوئی کو غلط رنگ دیکر اور واقعہ پنیتیکوسٹ کی طرف منسوب کرکے گمراہ ہوئے	
ج آنحضور ﷺ کی کامل اتباع کرنے والوں کو منعم علیہم میں شامل ہونے کی خوشخبری دی۔	
من يطع الله والرسول فاولئک مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصلحين.... یہ واضح ہے کہ	النساء:70
معیت زمانی' مکانی تو ممکن نہیں لازماً معیت فی المرتبت مراد ہے یعنی مقام اور مرتبہ میں ان کے ساتھ ہوں گے۔	بحر محیط جلد 3 زیر آیت من یطع اللہ والرسول
فاكتبنا مع الشاهدين اى جعلنا فى زمرتهم اشارة الى قوله فاولئک مع الذين انعم الله عليهم	مفردات راغب زیر لفظ کتب صفحہ 436
مع کا لفظ من کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے	
(i) وتوفنا مع الابرار نیک لوگوں کے ساتھ وفات دینا یعنی نیک ہونے کی حالت میں موت آئے۔	آل عمران 194
(ii) جو لوگ منافقین میں سے توبہ کریں اور اپنی اصلاح کرلیں گے فاولئک مع المومنين وہ مومنوں میں سے ہوں گے۔	النساء : 174
(iii) حکم الٰہی کونوا مع الصادقين یعنی سچے بن جاؤ	التوبہ ۔ 120
(iv) ابى ان يكون مع السجدين اس نے سجدہ کرنے سے انکار کردیا	الحجر : 32

مضمون	حوالہ
ب۔ اتمام نعمت سے مراد نبوت عطا فرمانا ہے۔	تفسیر حسینی جلد1 صفحہ 358
2 چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ دعا سکھلائی	زیر آیت یوسف . 7
اھدنا الصراط المستقیم ○ صراط الذین انعمت علیھم	فاتحہ: 7'6
الف۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ یہودی کلام الٰہی سننے سے انکار کرنے کی وجہ سے مغضوب قرار پائے تھے	استثناء 17 تا 18
ب عیسائی یوحنا باب 16 آیت 7 تا 14 میں آنحضور ﷺ کے بارے پیشگوئی کو غلط رنگ دیکر اور واقعہ پنتیکوست کی طرف منسوب کرکے گمراہ ہوئے	
ج آنحضور ﷺ کی کامل اتباع کرنے والوں کو منعم علیھم میں شامل ہونے کی خوشخبری دی۔	
من یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصلحین.... یہ واضح ہے کہ	النساء: 70
معیت زمانی' مکانی تو ممکن نہیں لازماً معیت فی المرتبت مراد ہے یعنی مقام اور مرتبہ میں ان کے ساتھ ہوں گے۔	بحر محیط جلد 3 زیر آیت من یطع اللہ والرسول
فاکتبنا مع الشاھدین ای جعلنا فی زمرتھم اشارۃ الی قولہ فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم	مفردات راغب زیر لفظ کتب صفحہ 435
مع کا لفظ من کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے	
(i) وتوفنا مع الابرار نیک لوگوں کے ساتھ وفات دے یعنی نیک ہونے کی حالت میں موت آئے۔	آل عمران . 194
(ii) جو لوگ منافقین میں سے توبہ کریں اور اپنی اصلاح کرلیں گے فاولٰئک مع المومنین وہ مومنوں میں سے ہوں گے۔	النساء : 174
(iii) حکم الٰہی کونوا مع الصادقین یعنی سچے بن جاؤ	التوبہ . 120
(iv) ابی ان یکون مع السجدین اس نے سجدہ کرنے سے انکار کردیا	الحجر 32

مضمون	حوالہ
3 خدا تعالیٰ نے امت مسلمہ سے قیام خلافت کا وعدہ کیا۔	
(i) وعد الله الذین امنوا منکم --	نور: 56
(ii) . ثم تکون الخلافة علی منهاج النبوة	مشکواۃ کتاب الفتن
(iii) الظاہر ان المراد به زمن عیسی و المهدی خلافت علی منہاج النبوۃ سے مراد مسیح موعود اور مہدی کا زمانہ ہے	مشکواۃ کتاب الفتن بین السطور
(iv) اگر کسی ایک فرد کو بھی نبی کے نام سے نہ پکارا جاتا تو مشابہت پوری نہ ہوتی۔	روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 45
4- یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب بھی بنی نوع انسان کو کسی ہادی کی ضرورت ہو وہ ہدایت کے سامان فرماتا ہے۔	
(i) ولقد ضل قبلهم اکثر الاولین ولقد ارسلنا فیهم منذرین	الصفت - 72-73
(ii) ولن تجد لسنة الله تبدیلا چنانچہ فرمایا	فاطر 44، احزاب 63
(iii) یبنی آدم امایا تینکم رسل منکم یقصون علیکم ایتی... امام جلال الدین سیوطی کہتے ہیں	الاعراف 36
(i) فانه خطاب لاهل ذلک الزمان و لکل من بعدهم یعنی بنی آدم کا خطاب اس زمانے اور بعد کے زمانے کے لوگوں کے لئے ہے	تفسیر اتقان جلد 2 صفحہ 34 اردو ترجمہ محمد حلیم انصاری صفحہ 108
(ii) فقال یا بنی آدم هو خطاب یعم جمیع المکلفین من بنی آدم من جاء الرسول منهم و من جاز ان یاتیه الرسول یعنی بنی آدم کا خطاب عام ہے۔ جو ہر اس کے لئے ہے جن کے پاس انہی میں سے رسول آئے۔	مجمع البیان زیر آیت مذکور
5- الله یصطفی من الملئکة رسلا و من الناس .. اللہ تعالیٰ الملئکہ اور لوگوں میں سے رسول چنتا ہے اور چنتا رہیگا	سورۃ الحج: 76
6- ینزل الملئکة بالروح من امره علی من یشاء من عباده اپنے بندوں میں سے جن پر چاہتا ہے اللہ تعالیٰ	

مضمون	حوالہ
فرشتوں کو وحی دیکر بھیجتا ہے اور بھیجتا رہے گا۔	النحل 3
(i) اس آیت میں روح سے مراد کلام الٰہی ہے	تفسیر روح المعانی جلد 5 صفحہ 4 زیر آیت ہذا
(ii) حضرت عباس کی روایت ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت بھی ہوگی اور بادشاہت بھی ہوگی	گلہائے چیدہ مولفہ کنیز فاطمہ
(iii) نلهمكم الحق... ہم تمہاری طرف سچائی الہام کریں گے	البیضاوی جلد 2 صفحہ 267
7۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے یہ عہد لیا کہ جب کوئی رسول تمہارے پاس آئے تو اس پر ایمان لانا اور مدد کرنا۔ یعنی انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ ان کی امتوں کو یہ حکم دیا گیا۔ چنانچہ یہ عہد آنحضور ﷺ سے بھی لیا گیا۔	
(i) واذ اخذ الله ميثاق النبين لما اتيتكم .	آل عمران 82
(ii) واذ اخذنا من النبيين ميثاقهم ومنك ومن نوح .	الاحزاب 8
اور یاد کیجئے کہ ہم نے لیا پیغمبروں سے قول و اقرار..... ومنک اور آپ سے بھی لیا جو کہ محمدؐ ہیں۔	1۔ تفسیر حسینی اردو جلد 2 صفحہ 210 زیر آیت ہذا 2۔ معارف القرآن 3۔ حاشیہ ترجمہ القرآن از محمود الحسن

امت مسلمہ سے خدا تعالیٰ کا سلوک

مضمون	حوالہ
1۔ ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا تتنزل عليهم الملئكة	سورۃ سجدہ 31-34
2۔ تنزل الملئكة والروح فيها باذن ربهم من كل امر	سورۃ القدر 5
3۔ ملائکہ انسانوں کی روحوں میں الہاموں کے ذریعہ سے اپنی تاثیر نازل کرتے ہیں اور کبھی کشفوں کے ذریعہ سے ان پر اپنے کمالات ظاہر کرتے ہیں	تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 370 (امام رازی)
4۔ امت فرشتوں کی معرفت وحی اور اس کے دیکھنے کے حصے سے محروم نہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ اگر تمہارے اندر ایمان کی ایک سی حالت رہے تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں۔	تفہیمات الٰہیہ جلد 2 صفحہ 134

مضمون	حوالہ
5- آیت وهو يتولى الصالحين کے مطابق مقربین کی علامت ہے کہ فرشتے مریم کی طرح اسے پکارتے ہیں	تفہیمات الٰہیہ جلد 2 صفحہ 123
6- خلاصہ کلام یہ کہ غزالی کے نزدیک اصل معرفت صوفیاء کی ہے جو ذوق، وحی، کشف الٰہی کی بنیاد پر قائم ہوتی ہے ...... یہ لوگ بغیر کسی واسطہ کے دیدار حق سے مشرف ہوتے ہیں۔	انوار اولیاء کامل صفحہ 205 حصہ دوم طبع سوم 1908ء
7- اے سننے والو سنو! ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اس کی کوئی صفت معطل نہیں ہوگی۔	الوصیت صفحہ 14 روحانی خزائن نمبر 19 صفحہ 309
8- زندہ مذہب وہ ہے جس کے ذریعہ زندہ خدا ملے۔ زندہ خدا وہ ہے جو ہمیں بلا واسطہ ملہم کر سکے۔ میں تمام دنیا کو خوشخبری دیتا ہوں کہ وہ زندہ خدا اسلام کا خدا ہے۔	مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 311
9- اسلام اس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔	ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 62
10- اب الہام کی شکل جو حضرات اولیاء میں ہوتی ہے اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا جب جانوروں تک کو مثلاً شہد کی مکھی کو الہام ہوتا ہے تو انسان کو کیوں نہ ہو جو اشرف المخلوقات ہے۔	مقدمہ ابن خلدون اردو صفحہ 439 مترجمہ مولانا سعد حسن خان یوسفی

غیر انبیاء کو وحی الٰہی

مضمون	حوالہ
قرآن مجید سے ثابت ہے کہ غیر نبیوں کو بھی وحی اور الہام ہوتا ہے وماكان بشران يكلمه الله الا وحيا ...	شوریٰ 52
1- جیسا کہ حضرت موسیٰ کی والدہ کو الہام ہوا۔	طٰہٰ: 39
2- حضرت عیسیٰ کی والدہ کو الہام ہوا۔	آل عمران: 43
3- حضرت عیسیٰ کے حواریوں کو الہام ہوا۔	المائدہ: 113
4- حتیٰ کہ شہد کی مکھی کو وحی ہوتی ہے۔	النحل- 69
5- يلقى الروح من امره على من يشاء من عباده لينذر يوم التلاق	مومن- 14
6- ينزل الملئكة بالروح من امره على من يشاء من	

مضمون	حوالہ
عبادہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنا کلام نازل فرماتا ہے صرف انبیاء سے وحی خاص نہیں بلکہ مومنوں کو یہ حکم دیا۔	النحل 3
1۔ ادعونی استجب لکم تم دعا کرو میں اس کا جواب دونگا۔	المومن 36
2۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان میں ہر پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں	البقرہ 187
3۔ امن یجیب المضطر اذا دعاہ بے چین کی پکار کر جب وہ پکارے کون قبول کرتا ہے؟	النمل 63
آیت استخلاف اور امت مسلمہ	
سورۃ نور کی آیت استخلاف بھی تقاضا کرتی ہے کہ مسلمانوں میں بھی سلسلہ مکالمہ مخاطبہ ایسہ کا جاری ہو۔ چنانچہ آنحضور ﷺ فرماتے ہیں۔	
1۔ لقد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیا فان یکن من امتی احد فعمر تم سے قبل بنی اسرائیل میں غیر نبیوں سے خدا تعالیٰ کلام کرتا رہا ہے۔ میری امت میں عمرؓ کو یہ سعادت نصیب ہوگی۔	بخاری کتاب مناقب جلد دوم صفحہ 436 باب ماجاء فی مناقب عمر
2۔ .. قالوا یارسول اللہ کیف محدث قال تتکلم الملئکۃ علی لسانہ کہ فرشتے ان کی زبان سے کلام کرتے ہیں۔	تاریخ الخلفاء صفحہ 118 فصل فی الحدیث الواردۃ فی فضلۃ
3۔ علماء امتی کا انبیاء بنی اسرائیل	1۔ المقاصد الحسنۃ فی بیان کثیر من الاحادیث المشتہرۃ علی الالسنۃ صفحہ 286 2۔ مکتوب امام ربانی دفتر اول حصہ چہار صفحہ 72

مضمون	حوالہ
4. آج ایک شخص متقی، صالح صادق دعویٰ کرے کہ جو مجھے الہام ہوتا ہے اور مجھے غیب سے آواز آتی ہے تو ہم اس کو سچا جانیں گے اور بحکم شریعت تمام اہل اسلام پر لازم ہے کہ اس کو سچا سمجھیں۔	اثبات الالہام والبیعۃ صفحہ 148 زیر مغالطہ نمبر 165 اردو ترجمہ مولوی محمد حسن صاحب
5. حضرت امام جعفر صادق کا قول ہے الہام قبول کا وصف ہے بغیر الہام استدلال کرنا برے لوگوں کا کام ہے۔	تذکرۃ الاولیاء صفحہ 33
6. حضرت عمرؓ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو ایرانیوں کے خلاف جنگ کے دوران لکھا مجھے القاء ہوا ہے کہ تمہارے مقابلے میں دشمن کو شکست ہوگی۔	الوثائق العباسیہ فرمان بنام سعد بن ابی وقاص صفحہ 303
7. حضرت عمرؓ نے دوران خطبہ کشفی نظارہ دیکھ کر یا ساریۃ الجبل فرماتے ہوئے ہدایات دیں۔	مشکوۃ باب الکرامات فصل سوم
8. حضرت ابو حنیفہؒ رات کو یہ آواز سنتے 'اے ابو حنیفہ تو نے میری خدمت کو خالص کیا۔ اور میری معرفت کو کمال تک پہنچایا اس لئے میں تجھے اور قیامت تک تیری بھی اتباع کرنے والوں کو بخش دوں گا۔	روح البیان جلد نمبر 1 صفحہ 144 زیر آیت مانیما نولو افثم وجہ اللہ
9. تذکرہ اولیاء مصنفہ فرید الدین عطاء میں جن بزرگوں کے الہامات کو درج کیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل ہیں۔ حضرت اویسؒ قرنی۔ حضرت خواجہ حسن بصریؒ۔ حضرت مالک بن دینارؒ۔ حضرت حبیبؒ عجمی۔ حضرت رابعہ بصریؒ۔ حضرت ابراہیم ادھمؒ۔ حضرت ذوالنون مصریؒ۔ حضرت بایزید بسطامیؒ۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ۔ حضرت محمد علی حکیم الترمذیؒ۔ حضرت عبداللہ حنیفؒ۔ حضرت جنید بغدادیؒ۔ ابوالحسن خرقانیؒ۔ حضرت ابوبکر شبلیؒ وغیرہ	تذکرہ اولیاء
امام مہدی کو وحی ہوگی	
1. امام مہدی الہام کے ذریعہ شریعت کی باریکیاں سمجھ کے	

مضمون	حوالہ
لوگوں تک پہنچائے گا۔	اسعاف الراغبین صفحہ 145
2- جرائیل مہدی علیہ السلام پر وحی حقیقی لیکر نازل ہوگا۔	1- اسعاف الراغبین صفحہ 147
3- فبینما ھو کذ لک اذ اوحی اللہ الی عیسی بن مریم	صحیح مسلم کتاب الفتن فی ذکر الدجال
4- نعم یوحی الیہ وحی حقیقی کما فی حدیث مسلم	2- روح المعانی جلد 7 صفحہ 65
5- و یوحی الیہ فیعمل بالوحی بامر اللہ	النجم الثاقب جلد 1 صفحہ 66
ا- جاءنی آئل	حاشیہ حقیقۃ الوحی صفحہ 103
اا- اس جگہ اللہ تعالی نے جرائیل کا نام ائل رکھا ہے۔	ا- ازالہ اوہام صفحہ 577 ا- النبوۃ فی الاسلام صفحہ 30
6- مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حکم ہوں۔	ا- اربعین حصہ اول صفحہ 3 اا- تجلیات الہ صفحہ 24
7- ان جبرائیل لا ینزل الی الارض بعد موت النبی بے اصل ہے	اقتراب الساعۃ صفحہ 103
1- مثلی و مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بنیانا ...... فرمایا میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایک ایسی عمارت کی ہے۔ جسے ہر لحاظ سے خوبصورت بنایا گیا۔ جس کے حسن پر لوگ تعجب کرتے ہوں۔ صرف اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی ہو۔ فرمایا وہ آخری اینٹ میں ہوں۔	مسلم جلد 3 صفحہ 248 2- بخاری کتاب المناقب باب خاتم النبیین جلد دوم صفحہ 364 3- مسند احمد بن حنبل جلد دوم صفحہ 398 حدیث 9168 عن ابی ہریرہ 4- ترمذی ابواب المناقب باب ماجاء فی فضل النبیؐ
ا- یفسرون خاتم النبیین باللبنۃ حتی اکملت البنیان و معناہ النبی الذی حصلت لہ النبوۃ الکاملۃ۔ خاتم النبیین کی تفسیر اس امت نے کی جس سے عمارت مکمل	مقدمہ ابن خلدون صفحہ 324

مضمون	حوالہ
ہو گئی ہے سے مراد یہ ہے کہ وہ نبی آگیا جس کے وجود میں نبوت اپنی تمام تر وسعتوں اور رفعتوں کے ساتھ مکمل ہو گئی۔	
ب۔ حضرت علامہ ابن حجر فرماتے ہیں۔ اس حدیث میں شریعت کی تکمیل کی طرف اشارہ ہے۔	فتح الباری باب خاتم النبیین جلد 6 صفحہ 550 دار نشر الکتب الاسلامیہ لاہور
2 انا المقفی معناہ المتبع للنبیین علیہ السلام۔ آنحضور ﷺ کا ایک نام المقفی ہے۔ جس کا مطلب ہے وہ عظیم شخص جس کی اتباع انبیاء کریں۔	اکمال الاکمال شرح مسلم جلد 6 صفحہ 143
3۔ ی۔ انا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی۔ فرمایا میرا نام العاقب ہے۔ جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔	مشکوۃ جلد سوم باب اسماء النبی صفحہ 190 2۔ شمائل ترمذی باب فی اسماء رسول اللہ
i۔ لیس بعدہ نبی یہ کسی راوی یا صحابی کے الفاظ ہیں۔	مرقاۃ جلد 5 صفحہ 576 حاشیہ مشکوۃ
ii۔ ھذا قول الزھری۔ لیس بعدہ نبی' یہ امام زہری کا قول ہے۔	شمائل ترمذی مجتبائی بین السطور
iii۔ انا العاقب الذی لیس بعدہ احد میں وہ عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نہیں	مسلم کتاب الفضائل باب فی اسمائہ
4 سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلھم یزعم انہ نبی انا خاتم الانبیاء لا نبی بعدی۔ فرمایا میری امت میں تیس کذاب ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ خیال کرے گا کہ وہ نبی ہے میں خاتم الانبیاء ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔	ترمذی ابواب الفتن باب لا تقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون
ا۔ تیس دجالوں کی تعداد بہت پہلے پوری ہو چکی ہے۔	1۔ شرح مسلم اکمال الاکمال جلد 7 صفحہ 458 2۔ فتح المجید شرح کتاب التوحید صفحہ 232

مضمون	حوالہ
ب۔ تیس کا عدد بتاتا ہے کہ کوئی سچا بھی ظاہر ہو گا۔ ورنہ فرمایا جاتا کہ جو بھی دعویٰ کرے جھوٹا ہو گا۔	3۔ مواہب اللدنیہ جلد 2 صفحہ 198 انجح الکرامہ صفحہ 239

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　　و علی عبدہ المسیح الموعود

ظہور امام مہدی علیہ السلام

مضمون	حوالہ
۱. كيف انتم اذا نزل ابن مريم فيكم و اما مكم منكم. تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم نازل ہوں اور وہ تم میں تمہارے امام ہوں گے۔ الف۔ "فیکم" اور "منکم" میں "کم" کے اول مخاطب صحابہ کرام ہیں جیساکہ صحابہ میں نزول مسیح نہیں ہوا اس لئے اب صحابہ کی بجائے "کم" سے مراد امت مسلمہ ہے۔ اسی طرح ابن مریم سے بھی مراد مثیل ابن مریم ہوگا۔ ب۔ "اما مکم" میں رفعی حالت خبر ہونے کی وجہ سے ہے اور "ھو" اس کا مبتداء محذوف ہے اور مطلب یہ ہے "وہ تم میں تمہارا امام ہوگا"۔ ج۔ "نزول" کا لفظ آسمان سے نازل ہونے کے لئے نہیں بلکہ نزول کا لفظ قرآن مجید اور احادیث میں کسی چیز کی افادیت اور اہمیت کی وجہ سے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً	i. بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم جلد ۲ صفحہ ۲۶۶۔ ii. صحیح مسلم بیان نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام حاکما۔
i ان من شیء الا عندنا خزائنه وما ننزل الا بقدر معلوم۔	الحجر ۲۲
ii ينزل لكم من السماء رزقا	مومن: ۱۴
iii انزل لكم من الانعام ثمانية ازواج	الزمر: ۷
iv قد انزلنا عليكم لباسا يوارى سوا تكم وريشا	اعراف ۲۷
v وانزلنا الحديد فيه باس شديد	الحدید ۲۶

مضمون	حوالہ
vi قد انزل الله اليكم ذكرا رسولا يتلوا عليكم ايت الله	الطلاق: ۱۰، ۱۱
vii عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله فى اشهر الحج کہ ہم حج کے مہینوں میں آنحضور ﷺ کے ساتھ نکلے فنزلنا بسرف تو ہم سرف مقام پر ٹھہرے۔	بخاری کتاب الحج۔
viii وقالت فرقة نزول عيسى خروج رجل يشبه عيسى فى الفضل والشرف۔	تحریۃ الجواب صفحہ ۲۴۳۔
ix وجب نزوله فى آخر الزمان بتعلقه ببدن آخر	۱۔ تفسیر عرائس البیان جلد ۱ صفحہ ۲۶۲ ۲۔ غایت المقصود صفحہ ۲۱
2. يوشك من عاش منكم ان يلقى عيسى بن مريم اماما مهديا حكما عدلا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية وتضع الحرب اوزارها۔	مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱ بروایت ابو ہریرہؓ
ب يكسر الصليب يريد ابطال النصرانية ويحكم بشرع الاسلام۔	بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۸۔
3. لا المهدى الا عيسى ابن مريم	۱۔ ابن ماجہ باب شدۃ الزمان۔ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۵۶، تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۳۲ زیر عنوان عمر بن عبد العزیز ۹۹ھ
4. قال رسول الله صلى الله عليه وسلم .. كيف تهلك امة انا اولها واثنا عشر من بعدى من السعداء واولى الالباب والمسيح ابن مريم اخرها ولكن بين ذلك نطح والهرج ليسوا منى ولست منهم۔ وہ امت کیسے ہلاک ہوگی۔جس کے شروع میں میں اور میرے بعد بارہ نیک اور عقلمند ہوں گے مسیح ابن مریم اس کے آخر میں ہوگا۔	اکمال الدین صفحہ ۲۴۳۔
5. ان القائم المهدى من نسل على اشبه الناس	

مضمون	حوالہ
بعیسی بن مریم خلقا و خلقا۔ مہدی سیرت و صورت میں عیسیٰ بن مریم کی طرح ہو گا۔	بحار الانوار جلد ۵۱ صفحہ ۷۹
6. قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المهدی من ولدی اسمه اسمی و کنیته کنیتی اشبه الناس بی خلقا و خلقا۔ مہدی میرا بیٹا ہو گا جس کی نام کنیت میری ہو گی اور سیرت اور صورت میں میرے مشابہ ہو گا۔	1. اکمال الدین صفحہ ۲۸۶ المطبعۃ الحیدریہ النجف 2. تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام صفحہ ۲۴۹ نفیس اکیڈمی کراچی 3. الصراط السوی فی احوال المہدی صفحہ ۲۰۸
علامات ظہور مہدی علیہ السلام فلکی علامات	
1. اذا الشمس کورت جب لوگ ہدایت کے سورج سے استفادہ کرنا چھوڑ دیں گے۔	تکویر ۲
i. سراجا منیرا آنحضور ﷺ کو سورج قرار دیا گیا ہے۔	احزاب ۴۷
ii. لا یخرج المهدی حتی تطلع من الشمس ایة۔ مہدی نہیں آئے گا۔ جب تک سورج میں نشان ظاہر نہ ہو لے۔	اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۰۶
2. خسف القمر و جمع الشمس والقمر۔	القیامہ: ۸ تا ۹
"قرآن مجید میں یہ تو نہیں فرمایا گیا کہ چاند گہن اور چاند سورج کا اجتماع ایک ہی آن میں ہو گا۔ بلکہ ان دونوں خبروں کو صرف عاطفہ واؤ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جو صرف جمع کے لئے آتا ہے تو مطلب یہ ہوا کہ قیامت سے پہلے چاند سے گہن لگے گا اور چاند سورج اکٹھا کئے جائیں گے..... اکثروں کا یہ کہنا ہے کہ دونوں کو اکٹھا کیا جائے گا یعنی دونوں کی روشنی نہ رہے گی"۔	حکمۃ البالغۃ جلد اول صفحہ ۳۴۸ تا ۳۵۰
i. انا لمهدینا ایتین تنکسف القمر لاول لیلة من رمضان و تنکسف الشمس فی النصف منه ولم تکونا منذ خلق الله السموت والارض۔	دار القطنی صفحہ ۱۸۸ الفتاوی الحدیثیہ صفحہ ۳۰ الطبعۃ الاولی ازہر مصر اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۰۶ مطبع مفید

مضمون	حوالہ
i۔ سورج اور چاند تاریک ہو جائے گا۔	عام اگرہ ۱۔ متی ۳۰ : ۲۴ ۲۔ یسعیاہ ۱۰-۹-۳ : ۱۳ ۳۔ یوئیل ۱۵ : ۳ ۴۔ حزقیل ۷ : ۳۲
iii۔ اہل نجوم کے نزدیک چاند کو ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو اور سورج کو ۲۷، ۲۸، ۲۹ تاریخ کو گرہن لگتا ہے۔	حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۴۔
iv۔ وھو قمر بعد ثلاث لیال الی اخر الشھر واما قبل ذا لک ھو ھلال۔ تیسری رات کے بعد سے اخر مہینہ تک چاند کو قمر کہتے ہیں اس سے پہلے یعنی پہلی دوسری رات کے چاند کو ہلال کہا جاتا ہے۔	۱۔ اقرب الموارد زیر لفظ القمر 2۔ حجج الکرامۃ صفحہ ۳۴۴ 3۔ مرقاۃ حاشیہ مشکوۃ صفحہ ۴۳۰۔ ۴۔ منجد عربی صفحہ ۶۸۸۔
v۔ ۱۳۱۱ھ کے رمضان کی ۱۳ کو چاند کو اور ۲۸ کو سورج کو گرہن لگا۔	1۔ اخبار آزاد ۷ مئی ۱۸۹۴ء 2۔ سراج الاخبار ۹ جون ۱۸۹۴ء صفحہ ۶۔ 3۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ۔ ۶ دسمبر ۱۸۹۴ء۔
ب۔ مولانا محمد لکھو کے والے نے علامات قیامت کہ اول ظہور محمد مہدی است کے تحت لکھتے ہیں۔ تیرھویں چن ستویہوی سورج گرہن ہوسی اس سال اندر ماہ رمضان لکھیا اک روایت والے	۱۔ احوال آخرت صفحہ ۲۳ 2۔ احوال الاخرت کلاں صفحہ 51 3۔ آخری گت مطبوعہ مجتبائی۔
vi۔ فرمایا۔ میں خانہ کعبہ میں کھڑا ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ نشان میری تصدیق کے لئے ہے۔	تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۳۔
طلوع الکواکب المذنبۃ ذوالسنین ستارہ طلوع کرے گا۔	حجج الکرامۃ صفحہ ۳۴۵
	۳۔ اقتراب الساعۃ صفحہ ۶۷۔
دم دار ستارہ ۱۸۸۲ء میں ظاہر ہوا تھا۔	۱۔ جریدہ روزگار مدراس ستمبر ۱۸۸۸ء۔

مضمون	حوالہ
	۲۔حاشیہ چشمہ معرفت صفحہ ۳۴۳۔
ری شہاب ثاقب ہوگی جیسا کہ آنحضور ﷺ کی پیدائش کے وقت ہوئی تھی۔	زرقانی جلد ۱ صفحہ ۲۲-۳۳۔
ستاروں کا ٹوٹنا۔	مرقس ۲۶-۲۴: ۳۰
۲۷ اور ۲۸۔ نومبر ۱۸۸۸ء کو ری شب کا نظارہ ساری رات رہا۔	آئینہ کمالات اسلام صفحہ 110
مذہبی علامات	
1۔ اکثر اہل ارض، رومی یعنی عیسائی ہوں گے۔	مسلم جلد ۲ باب الفتن۔
2۔ چوں جملہ علامات حاصل شود قوم نصاری غلبہ کنندہ بر ملک ہائے بسیار متصرف شوند۔	حج الکرامہ صفحہ ۳۴۲۔
بدء الاسلام غریبا و سیعود غریبا فطوبی للغرباء۔	ابن ماجہ کتاب الفتن باب بدء الاسلام غریبا۔
3۔ لا یبقی من الاسلام الا اسمہ اسلام کا صرف نام اور قرآن تحریر کی شکل میں ہوگا۔ مسجدیں آباد مگر ہدایت سے خالی ہوں گی اور علماء بدترین مخلوق کا نقشہ پیش کر رہے ہوں گے	1۔ مشکوۃ کتاب العلم جلد اول فصل الثالث صفحہ ۳۸ 2۔ کنزل العمال جلد ۶ صفحہ ۴۳۔ 3۔ فروع کافی جلد 3 کتاب الروضۃ حدیث الفقہاء
4۔ عن عوف بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افترقت الیہود علی احدی وسبعین فرقۃ فواحدۃ فی الجنۃ وسبعون فی النار افترقت النصاری علی ثنتین وسبعین فرقۃ فاحدی وسبعون فی النار واحدۃ فی الجنۃ ..... تفترق امتی علی ثلاث وسبعین فرقۃ واحدۃ فی الجنۃ وثنتان وسبعون فی النار قیل یا رسول اللہ من ھم؟ قال الجماعۃ فرمایا یہودی 71 فرقوں میں بٹے تھے جن میں سے ایک جنتی اور ستر جہنمی تھے۔ عیسائی 72	1۔ ابن ماجۃ کتاب الفتن باب 17 حدیث نمبر 3992 2۔ الجامع الترمذی ابواب الایمان باب افتراق ھذہ الامۃ

مضمون	حوالہ
فرقے بنے 71 جہنمی اور ایک جنتی تھا..... تم 73 فرقوں میں تقسیم ہو جاؤ گے ایک جنتی اور 72 جہنمی ہوں گے۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ جنتی کون ہوں گے فرمایا وہ جماعت ہوگی۔	
i- علم باقی نہیں رہے گا۔ لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنا لیں گے ان سے دین کی باتیں پوچھیں گے اور وہ علم کے بغیر فتوے دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔	1- مشکوٰۃ کتاب العلم جلد اول صفحہ ۳۳ 2- بخاری کتاب العلم باب کیف یقبض العلم۔
ii- تکون فی امتی فزعۃ فیصیر الناس الی علماء ھم فاذا ھم قردۃ و خنازیر علماء میں بندروں جیسی نقالی اور خنزیر جیسی خباثت ہوگی۔	کنزل العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۰
iii- پاکستان میں تقریباً ۵۰ ہزار امام مسجد ہیں جن میں سے ۳۶ ہزار تعلیم یافتہ اور گیارہ ہزار ان پڑھ ہیں۔	جنگ لاہور ۳۱- جنوری ۱۹۸۵ء
مسلمانان ہند کی شامت اعمال نے مدتہائے مدید سے جھوٹے پیروں اور جاہل مولویوں اور ریاکار زاہدوں کی صورت اختیار کر رکھی ہے جنہیں نہ خدا کا خوف ہے۔ نہ رسول کا پاس۔ نہ شرع کی شرم نہ عرف کا لحاظ۔ یہ ذی اثر باقتدار طبقہ جس نے اپنے دام تزویر میں لاکھوں انسانوں کو پھنسا رکھا ہے۔ اسلام کے نام پر ایسی ایسی گھناؤنی حرکتوں کا مرتکب ہوتا ہے کہ ابلیس لعین کی پیشانی بھی عرق انفعال سے تر ہو جاتی ہے۔	زمیندار ۲۳- اگست ۱۹۲۵ء
iv- میرا شمار خود مولویوں کی جماعت میں ہے اس لئے میں انکی حقیقت سے خوب واقف ہوں..... نہ وہ سیاست سے واقف ہیں۔ نہ ہی مذہب کی حقیقت سے آگاہ ہیں۔ فریب اور دجل کے ماہر ہیں اور اپنی اپنی اغراض کے بندے ہیں۔	زمیندار ۱۵- اپریل ۱۹۲۹ء
v- "اگر تم یہود کا نمونہ دیکھنا چاہتے ہو تو پھر ان علماء کو دیکھ لو جو	

مضمون	حوالہ
آج کل علماء سوء ہیں"۔	الفوز الکبیر باب اول صفحہ ۱۰۔
3- افسوس کہ علماء (الا ماشاء اللہ) خود اسلام کی حقیقی روح سے خالی ہو چکے تھے"	تنقیحات اسلام اور مغربی تہذیب کا تصادم صفحہ ۲ از مودودی صاحب
4- اتخذ امتک قبورھم مساجد قبر پرستی ہو گی۔	بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۔
5- بہت سے لوگ دجال کی پیروی اختیار کرلیں گے۔	ترمذی ابواب الفتن باب فی فتنۃ الدجال۔
6- حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ لوگ زکوۃ کو تاوان سمجھیں گے۔	حج الکرامہ صفحہ ۲۹۸۔
7- نماز ترک ہو جائے گی۔	حج الکرامہ صفحہ ۲۲۔
8- لا یبقی من القرآن الا رسمہ قرآن اٹھ جائے گا۔	مشکوۃ کتاب العلم فصل سوم صفحہ 78
9- حضرت ابن عباس کی روایت ہے بے توجہی کے باوجود ظاہری سنگھار اور زری کے غلاف قرآن مجید پر چڑھائیں گے۔	
10- لا تقوم الساعۃ حتی لا یحج البیت حج کی عبادت روکی جائے گی۔	کنز العمال جلد ۱۳ صفحہ ۱۳۔
ق- ۱۸۹۹ء اور ۱۹۰۰ء میں بوجہ شدت بیاری حج ادا نہ کیا گیا۔	حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۸۔
11- امانت اٹھالی جائے گی۔	ترمذی ابواب الفتن باب فی رفع الامانۃ۔
اخلاقی علامات	
1- فحش اور تفحش بڑھ جائے گی۔	حج الکرامہ صفحہ 298
2- حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ ولد الزنا کثرت سے ہوں گے۔	مسلم کتاب الفتن بحوالہ حج الکرامہ صفحہ 298
3- یشرب الخمر شراب کثرت سے پی جائے گی۔	مسلم کتاب الفتن
4- سڑکوں اور راستوں پر شراب کی دوکانیں ہوں گی۔	دعوۃ الامیر۔
٤- جوئے کی کثرت ہو گی۔	

مضمون	حوالہ
6- لڑکا باپ کا نافرمان اور دوست کا وفادار ہوگا۔	درۃ الاسیر صفحہ ۸۰۔
7- قتل و غارت فتنے انتہا پر ہوں گے۔	ینابیع المودہ جلد 3 صفحہ 165 باب الرابع التسعون
علمی حالت	
1- یرفع العلم و یظهر الجهل۔ جہالت بڑھ جائے گی۔	ترمذی ابواب الفتن باب فی الشراط الساعۃ
2- آخری زمانہ میں دینی اغراض کے علاوہ اور اغراض کی خاطر علم حاصل کیا جائے گا۔	
3- دولت کی وجہ لوگوں کی عزت ہوگی نہ کہ علم کی وجہ سے۔	اقتراب الساعۃ صفحہ ۴۰
4- اذا الصحف نشرت پریس کا زمانہ ہوگا۔	تکویر ۱۳
5- اذا السماء کشطت خلائی تحقیقات کی جائیں گی۔	تکویر ۱۲
6- فیرمون بنشابهم الی السماء راکٹ بھیجیں گے۔	ترمذی ابواب الفتن جلد ۲ باب ماجاء فی فتنۃ الدجال
7- ... یقبض العلم بقبض العلماء حتی لم یبق عالم اتخذ الناس رئوسا جهالا فسئلوا فافتوا بغیر علم۔ علم علماء ربانی کی وفات کی وجہ سے نابود ہو جائے گا لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے جو انہیں بغیر علم کے فتوے دیں گے۔	بخاری کتاب العلم باب کیف یقبض العلم۔
نئی سواریاں نکل آئیں گی	
1- واذا العشار عطلت اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی۔	تکویر ۵۰
2- لیترکن القلاص فلا یسعی علیها گابھن اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی ان پر سواری نہ کی جائے گی۔	صحیح مسلم کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ۔
3- وخلقنا لهم من مثله ما یرکبون۔ ہم ایسی ہی اور سواریاں پیدا کردیں گے۔	یٰسین ۴۳:
۴ یخرج الدجال علی حمار اقمر مابین اذنیه	

مضمون	حوالہ
سبعون باعا۔ دجال ایسے گدھے پر سوار ہو گا جس کی پیشانی پر چاند ہو گا اور دونوں کانوں کا فاصلہ ۷۰ ہاتھ۔	مشکوٰۃ کتاب الفتن
5- وفی روایة اذن حمار الدجال لتظل سبعین الفا دجال کے گدھے کے کان ۷۰ ہزار پر سایہ کریں گے۔	در منثور جلد ۵ صفحہ ۳۵۵۔
مابین حافر حماره الی حافر الاخرمسیرة یوم و لیلة۔ اس کے دو قدموں کے درمیان دن رات کے سفر کے برابر فاصلہ ہو گا۔	کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۹۸۔
6- کل خطوة خطاهٗ ثلثة ایام و تطوی له الارض حتی یستبق الشمس اذا طلعت الی مغربها یخوض البحر بحماره۔ جب دجال کا گدھا قدم اٹھائے گا تو ہر قدم تین دن کے سفر کے برابر ہو گا۔ زمین لپیٹ دی جائے گی۔ مغرب کی طرف جاتے ہوئے وہ سورج سے آگے نکل جائے گا۔ دجال گدھے سمیت سمندر میں غوطے لگائے گا۔	۱۔ نجم المہدی جلد ۲ صفحہ ۸۳ ۲۔ در منثور جلد نمبر ۲ صفحہ ۸۳
7- امامه جبل دخان۔ گدھے کے آگے دھوئیں کا پہاڑ ہو گا۔	کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۹۸۔
8- ذوات السروج و الفروج اس میں روشنیاں اور کھڑکیاں ہوں گی۔	بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۳
9- ان معه جبل خبز و نهر ماء۔ اس کے ساتھ روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہو گی۔	بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال
10- ... معه ماء و نار فمن دخل نهره حطة اجره .. اس کے ساتھ پانی اور آگ ہو گی جو اس کی نہر میں داخل ہوا اس کا اجر ختم ہو جائے گا۔	مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۲۰۳۔
خروج الدجال	
1- ما من نبی الا انذر قومه الدجال ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے آگاہ کیا ہے میں بھی تمہیں ڈراتا ہوں۔	1۔ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۸۵۔ 2۔ ترمذی ابواب الفتن باب ماجاء فی الدجال 3۔ ابو داؤد کتاب الملاحم۔

مضمون	حوالہ
2۔ الا ان المسیح الدجال اعور العین الیمنی کانہ عینہ عنبۃ طافئۃ۔ دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ جو پھٹے ہوئے انگور کی طرح ہوگی۔	صحیح مسلم کتاب الفتن باب فی ذکر الدجال۔
3۔ دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک۔ ف۔ ر لکھا ہوگا۔ جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ پڑھ لے گا۔	مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۳۸
4۔ فمن ادرکہ منکم فلیقرا علیہ فواتح سورۃ الکھف تم میں سے جو شخص بھی دجال کو ملے وہ سورۃ الکہف کی ابتدائی آیات پڑھے یہ ان کے فتنے سے تمہیں محفوظ رکھے گی۔	مشکوٰۃ کتاب الفتن باب فی ذکر الدجال صفحہ ۳۴ اور سنن ابوداؤد کتاب الملاحم
5۔ لفظ دجال کے لغوی معنی ہیں ۱۔ کذاب ۲۔ ڈھانپ لینے والی چیز ۳۔ سیرو سیاحت کرنے والا ۴۔ بڑا مالدار اور خزانوں کا مالک ۵۔ سونا ۶۔ ایسا گروہ جو اپنی کثرت سے زمین کو ڈھانپ لے ۷۔ ایسا تاجر جو ہر ایک جگہ سے دوسری جگہ مال لئے پھرے۔	تاج العروس زیر لفظ دجال
6۔ دجال کو ایک صحابی رسول نے خواب میں گرجا میں جکڑا ہوا دیکھا اور حضور ﷺ کو وہ خواب سنائی۔	صحیح مسلم کتاب الفتن باب خروج الدجال و مکثہ فی الارض
طاعون کا نشان	
1۔ اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم	نمل ۸۳
2۔ فیرسل اللہ علیھم النغف فی رقابھم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدۃ۔ خدا تعالیٰ ان کی گردنوں میں پھوڑا نکالے گا جس سے وہ ایک شخص کی موت کی طرح اکٹھے مرجائیں گے۔	صحیح مسلم کتاب الفتن باب فی الذکر الدجال۔
3۔ نغف کے معنے طاعون اور پھوڑا کے ہیں۔	عربی ڈکشنری مصنفہ Lane
4۔ خدا تعالیٰ ان پر موت احمر اور موت ابیض قائم کرے گا۔ موت ابیض طاعون ہے۔	بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۶
5۔ امام باقر فرماتے ہیں امام حسینؓ کے نزدیک تکلم کے معنے	

مضمون	حوالہ
کاٹنے کے ہیں۔	بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۲۲ باب الوجعة
6. مہدی کے زمانہ میں طاعون ظاہر ہوگی۔	۱۔ اکمال الدین صفحہ ۳۲۸ ۲۔ الصراط السوی ترجمہ عقائد توریش صفحہ ۲۲۵ ۳۔ ابن کثیر سورۃ نمل آیت ۸۲
مواصلات علامت	
1. حضرت علی نے فرمایا جب امام موعود آئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اہل مشرق و مغرب کو جمع کردے گا۔	ینابیع المودۃ جلد ۳ صفحہ ۹۰ باب الثالث السبعون
2. حضرت امام باقر نے فرمایا امام مہدی کے نام پر ایک منادی کرنے والا آسمان سے منادی کرے گا اس کی آواز مشرق میں بسنے والوں کو بھی پہنچے گی اور مغرب میں رہنے والوں کو بھی یہاں تک کہ ہر سونے والا جاگ اٹھے گا۔	المہدی الموعود المنتظر عند علماء اہل السنة والامامیة صفحہ ۲۸۳
3. امام جعفر صادق فرماتے ہیں ہمارے امام قائم جب مبعوث ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے گروہ کے کانوں کو شنوائی اور آنکھوں کی بینائی کو بڑھا دے گا یہاں تک کہ یوں محسوس ہوگا کہ امام قائم اور ان کے درمیان کا فاصلہ ایک مرید یعنی سٹیشن کے برابر رہ گیا ہے۔ چنانچہ جب وہ ان سے بات کریں گے تو انہیں سنیں گے اور ساتھ دیکھیں گے جبکہ وہ امام اپنی جگہ پر ہی ٹھہرا رہے گا۔	مہدی موعود ترجمہ بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۹۷۹ زیر عنوان علامات امام الزمان
ا۔ مومن امام مہدی کے زمانہ میں مشرق میں ہوگا اور اپنے اس بھائی کو دیکھ لے گا جو مغرب میں ہے اور جو مغرب میں ہوگا وہ اپنے بھائی کو جو مشرق میں ہوگا دیکھ لے گا۔	نجم الثاقب صفحہ ۱۰۱ از میرزا حسین نوری
4. حضرت شاہ رفیع الدین صاحب فرماتے ہیں بیعت کے وقت آسمان سے ان الفاظ میں آواز آئے گی کہ یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اور یہ آواز اس جگہ کے خاص و عام سنیں گے۔	ترجمہ قیامت نامہ صفحہ ۳
5. امام مہدی کے زمانہ میں اس کے ماننے والوں کی قوت سامعہ اور	

مضمون	حوالہ
بامروا تنی تیز کردی جائے گی کہ اگر متبعین ایک ملک میں ہوں گے اور امام دوسرے ملک میں تو وہ امام کو دیکھ لیں گے اس کا کلام سن سکیں گے اور اس سے آزادی سے بات چیت کرسکیں گے۔	تحذیر المسلمین صفحہ ۱۰
6- نواب نور الحسن صاحب فرماتے ہیں ایک عام ندا ہوگی جو دوسری زمین والوں کو پہنچے گی ہر زبان والا اپنی زبان میں اس کو سنے گا۔	اقتراب الساعہ صفحہ ۶۷
متفرق علامات	
1- واذا الوحوش حشرت چڑیا گھر بنائے جائیں گے۔	تکویر:۶
2- واذا البحار سجرت بند باندھ کر نہریں نکالی جائیں گی۔	تکویر:۷
3- واذا النفوس زوجت باہمی رابطہ بڑھا دیئے جائیں گے۔	تکویر:۸
4- از علامات واقعہ وقوع زلزلہ وطاعون شدید است زلزلے آئیں گے۔	کفایۃ الموحدین جز ۳ صفحہ ۳۱۲
5- یھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام اس کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام ملتوں کو اللہ تعالیٰ ہلاک کردیگا	ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال۔
6- عورتیں باوجود لباس کے ننگے بدن ہوں گی۔	مسند احمد بروایت ابن عمر
7- عورتیں اونٹ کے کوہان کی طرح بال رکھیں گی۔	مسند احمد بروایت ابن عمر
8- اول اشراط الساعۃ نار تحشر الناس من المشرق الی المغرب۔ ایک آگ لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف دھکیلے گی۔	بخاری
جاوا ساٹرا میں آگ لگی جو مشرق سے شروع ہوئی اور مغرب کی طرف پھیلتی چلی گئی۔	اقتراب الساعۃ صفحہ ۷۷
9- عرب کا ریگستان سرسبز و شاداب ہو جائے گا۔	ینابیع المودہ صفحہ ۴۴۰
10- قبر پرستی عام ہو جائے گی۔	بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۴۱
11- شعر و شاعری کا رواج ہوگا۔	بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۴۱

مضمون	حوالہ
12- قتل و غارت، ظلم، زنا کے اور فتنے بڑھ جائیں گے۔	ینابیع المودہ صفحہ ۲۳۱
13- مسلمان یہودیوں کے نقش قدم پر چلیں گے۔ اور 73 فرقوں میں بٹ جائیں گے۔	۱- بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب و السنۃ ۲- ترمذی کتاب الایمان باب افتراق ھذہ الامۃ
ظہور مہدی کی علامات پوری ہو چکی ہیں	
1- "اب ۱۲۷۷ھ ہے کہ یہ تمام نشانیاں بکمال پوری ہو چکی ہیں بلکہ کئی درجہ زیادہ"۔	نور الانوار صفحہ ۱۳۹
2- اشاعۃ میں ہی ہے۔ موجودۃ و ھی التزید یوما فیوما و قد کادت ان تبلغ الغایۃ او قد بلغت یہ بات تو ۱۰۷۶ء میں کہی تھی اب ۱۳۰۱ھ میں رہی سہی نشانیاں بھی ظاہر ہو گئیں۔	اقتراب الساعۃ صفحہ ۵۴
3- "اس میں کوئی شک نہیں جو آثار اور نشانات مقدس کتابوں میں مہدی آخر الزمان کے بیان کئے گئے ہیں وہ آج کل ہم کو روز روشن کی طرح صاف نظر آرہے ہیں"۔	امام مہدی کے انصار اور ان کے فرائض صفحہ ۳، ۱۹۴۳ء
4- وہ وقت قریب ہے جو مہدی اور عیسیٰ کا ظہور ہو کیونکہ علامات صغریٰ سب وقوع میں آگئی ہیں۔	حج الکرامۃ صفحہ ۳۹۵
ظہور مہدی کا زمانہ	
1- گمراہی کو پھیلنے پر ایک ہزار کا عرصہ لگتا ہے۔ یدبر الامر من السماء الی الارض	السجدہ ۶
2- خیر الناس قرنی ثم الذین یلونہم ..... فرمایا میری صدی سب سے بہتر اور بعد کی دو صدیاں اس سے کم ہوں گی۔ ۳۰۰ سال کے بعد جھوٹ پھیلے گا۔	۱- ترمذی کتاب الفتن باب ماجاء فی القرون الثالث۔ ۲- الجامع الصغیر الجز الثانی صفحۃ ۸
3- لو کان الایمان معلقا عند الثریا لنالہ رجل من ھو لاء۔ یعنی ایمان اٹھ جانے کے بعد مہدی کا ظہور ہو گا۔	بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ اور تفسیر الصافی سورہ الجمعہ

مضمون	حوالہ
4- اذا مضت الف و ماتان و اربعون سنة يبعث الله المهدی جب ۱۲۴۰ سال گزر جائیں گے خدا تعالیٰ مہدی کو بھیج دے گا۔	النجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۲۰۹ (ابو الحسنات محمد عبدالغفور صاحب)
5- الایات بعد ماتین ظہور مہدی کی علامات دو سو سال بعد ظاہر ہوں گی۔	ابن ماجہ جلد دوم کتاب الفتن باب الایات
ا- و يحتمل ان يكون اللام للعهداى بعد الماتين بعد الالف و هو وقت ظهور المهدى۔ ممکن ہے کہ الف لام عہد کا ہو۔ اور مراد یہ ہے کہ ایک ہزار سال کے بعد دو سو سال اور وہ وقت ظہور مہدی کا ہے۔	۱-۰ /6 مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ جلد ۱۰ (مکتبہ امدادیہ ملتان)، ۲- حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۴۔
ا- مولده ليلة النصف من شعبان سنة خمسين و ماتين بعد الالف۔ یعنی ۱۲۵۰ھ میں نصف شعبان میں پیدا ہوں گے۔	ینابیع المودہ صفحہ ۱۸۳ حصہ سوم باب 79-2 نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی۔
6 انا ارسلنا اليكم رسولا شاهدا عليكم كما ارسلنا الى فرعون رسولا سلسلہ موسویہ سے مماثلت میں مسیح محمدی چودھویں صدی ہی میں ظاہر ہو گا۔	المزمل ۱۶
7- ان الله يبعث لهذه الامة على راس كل مائة سنة من يجدد لها دينها۔	۱- ابوداؤد کتاب الملاحم باب ماذکر فی قرن المائۃ، حجج الکرامہ صفحہ ۱۳۵ تا ۱۳۹، مجالس الابرار صفحہ ۳۸۶، نجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۹، اصول کافی صفحہ ۱۶۴ زیر عنوان خاتمۃ الطبع شیخ عبدالعزیز بہاروی ملتانی۔ ملتان۔
۸ ۔ در سن "غاشی" ہجری دو قرآن خواہد بود از پئے مہدی و دجال نشان خواہد بود یعنی ۱۳۱۱ھ میں دو نشان ظاہر ہوں گے جو مہدی کی سچائی کا ثبوت ہوں گے۔	
9- علمنى ربى جل جلاله ان القيامة قد اقتربت و المهدى تهياء للخروج مہدی کا ظہور ہوا ہی چاہتا ہے۔	التفہیمات الٰہیہ جلد ۲ صفحہ ۱۴۰ تفہیم نمبر ۱۴۶
10- ۱۳۰۰ ہجری میں ملک، بادشاہت، ملت و دین میں انقلاب	

مضمون	حوالہ
آجائے گا۔	نور الانوار صفحہ ۲۱۵۔
11۔ اثنا عشری کے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ انیسویں صدی کا آغاز ہی امام مہدی کا زمانہ خروج ہے۔	رسالہ برہان نومبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۲۷۔
12۔ ۱۸۸۴ء سے چودھویں شروع ہوگی اور نزول عیسیٰ علیہ السلام و ظہور المہدی و خروج دجال اول صدی میں ہو گا۔	ترجمان وہابیہ صفحہ ۴۲
13۔ البتہ زمانہ بعثت مہدی کا یہی ہے۔	انجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۲۲۳۔
14۔ گویندہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی تاریخ ظہور او در لفظ چراغ دین یافتہ بحساب جمل عدد دے یکہزار و دو صد شصت و ہشت مہدی کی تاریخ ظہور چراغ دین یعنی ۱۲۶۸ھ میں ہے۔	حج الکرامہ صفحہ ۳۹۴۔
15۔ ۱۳۰۰ ہجری کے بعد مہدی کا انتظار چاہیے اور شروع صدی میں حضرت کی پیدائش ہے۔	ا۔ اربعین فی احوال المہدیین' تحفہ اثنا عشریہ۔
16۔ ظہور عیسیٰ و مہدی چودھویں صدی میں ہو گا۔	اشاعۃ السنہ جلد ۶ صفحہ ۷۔
17۔ آفتاب مہدویت اس قدر طلوع کے قریب آگیا ہے کہ اس کی کرنیں نظر آنے لگی ہیں۔	مہدی کے انصار اور ان کے فرائض صفحہ ۲۸۔
18۔ "آون اٹھتر ے جاون ستانوے ہور بھی اٹھسی مرد کا چیلا" یعنی ۱۸۷۸ سے ۱۸۹۷ تک بمطابق ۱۸۲۱ء سے ۱۸۴۰ء تک کا درمیانی عرصہ وہ ہے جب ایک خاص مرد کا چیلا ظاہر ہو گا۔	گرنتھ تنگ محلہ صفحہ ۷۴۳۔
19۔ "تاں مردانے پچھیا کو روجی بھگت کبیر جیسا کوئی ہور بھی ہو رہیا اے" سری گورو نانک جی آکھیا مردانے "اک بھگتا ہوسی۔ پر اساں توں پچھے سو برس توں بعد ہوسی۔	جنم ساکھی بھائی بالا والی وڈی ساکھی صفحہ ۲۵۱ مفید عام پریس گلاب سنگھ صفحہ ۲۷۱ شائع کردہ پنجاب یونیورسٹی چنڈی گڑھ
20۔ بہت سے اہل کشف مسلمانوں میں سے جن کا شمار ہزار سے بھی کچھ زیادہ ہو گا ..... بالاتفاق کہہ گئے ہیں کہ مسیح موعود کا ظہور چودھویں صدی کے سر سے ہرگز تجاوز نہ کرے گا ..... ممکن نہیں وہ سب جھوٹے ہوں۔	تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۲۳
21۔ عیسیٰ جو آنے والا تھا وہ پیدا ہو گیا ہے۔ (گلاب شاہ جمال پور)	نشان آسمانی۔

مضمون	حوالہ
22- "ایک نور آسمان سے قادیان کی طرف نازل ہوا۔ مگر افسوس میری اولاد اس سے محروم ہو گئی"۔ (حضرت مولوی عبداللہ غزنوی)	ازالہ اوہام صفحہ ۳۹۷
مسیح موعود اور امام مہدی کا علاقہ	
1- اذ بعث الله المسيح ابن مريم عليه السلام ينزل عند المنارة البيضاء شرقی دمشق۔ مسیح موعود کا وطن دمشق سے مشرق میں ہو گا۔	صحیح مسلم مترجم کتاب الفتن و اشراط الساعۃ صفحہ ۳۵۹
2- عصابة تغزو الهند وهی تکون مع المهدی اسمه احمد۔ ایک جماعت ہندوستان میں امام مہدی کے ساتھ مل کر جہاد کرے گی۔ امام مہدی کا نام احمد ہو گا۔	1- النجم الثاقب حصہ دوم صفحہ ۱۳۲ (محمد عبدالغفور مطبع احمدی پٹنہ) 2- الفتاوی الحدیثیہ صفحہ ۳۸
3- يخرج الناس من المشرق فيوطئون للمهدی یعنی سلطانه۔ مشرق میں لوگ امام مہدی کے لئے راہ ہموار کریں گے۔	ابن ماجہ باب خروج المہدی۔
4- يخرج المهدی من قرية يقال لها كدعة و يصدقه الله يجمع اصحابه من اقصى البلاد على عدة اهل بدر بثلاث مائة و ثلاثة عشر رجلا معه صحيفة مختومة فيها عدد اصحابه باسمائهم و بلادهم و خلالهم۔ مہدی ایک ایسی بستی سے ظاہر ہو گا جسے کدعہ کہتے ہوں گے۔ اہل بدر کی تعداد کے مطابق ۳۱۳ اس کے ساتھیوں کے نام مع پتہ جات ایک رجسٹر میں درج ہوں گے۔ یہ سب عجمی ہوں گے۔	1- جواہر الاسرار صفحہ ۵۷ (شیخ حمزہ بن علی طوسی) 4 الفتاوی الحدیثیۃ صفحہ ۳۹، 2- ارشادات فریدی جلد ۳ صفحہ ۷۰
5- امام مہدی کی زبان ہندوستانی ہو گی۔	3- بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۱ 4- ینابیع المودۃ جلد ۳ صفحہ ۱۰ باب الثامن والسبعون شرح اصول کافی کتاب الحجہ باب مولد صاحب الزمان فی القصہ سعید

مضمون	حوالہ
	خاتم المہدی صفحہ ۲۳۶
امام مہدی کا حلیہ	
1- ......و ارانی اللیلۃ عند الکعبۃ فی المنام فاذا رجل ادم کاحسن مایری من ادم الرجال تضرب لمتہ بین منکبیہ رجل الشعر یقطر راسہ ماء واضعا یدیہ علی منکبی رجلین ...... رنگ گندمی اور بال سیدھے۔	بخاری کتاب بدء الخلق حدیث نمبر ۶۵۹
2- عن ابی سعید خدری...... المھدی منی اجلی الجبھۃ اقنی الانف۔ مہدی کی پیشانی روشن اور ناک اونچی ہوگی۔	سنن ابوداؤد کتاب المہدی 2۔ کتاب الطالب فی مناقب علی بن طالب نور مشکوۃ جلد سوم علامات قیامت کا بیان۔
3- فی خدہ الایمن خال اسود دائیں رخسار پر کالا تل ہوگا۔ 4- تولد معہ اخت اس کے ساتھ اس کی بہن پیدا ہوگی۔ 5- وھو ذو الاسمین ...... یظھر فی اخر الزمان و علی راسہ عمامۃ۔ امام مہدی کے دو نام ہوں گے ..... جو آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا اور اس کے سر پر پگڑی ہوگی۔	لوائح الانوار البہیۃ سواطع الاسرار۔ نصوص الحکم صفحہ ۳۲ جز دوم آخر بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۶
امام مہدی کا نام	
1- ......مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد 2- فانہ المھدی اسمہ احمد بن عبد اللہ۔	الصف: ۷ ۱۔ الفتاوی الحدیثیہ صفحہ ۳۸ ۲۔ اقتراب الساعۃ صفحہ ۶۱ ۳۔ النجم الثاقب جلد ۲ صفحہ ۳۰۴
3- مہدی کا نام مرکب ہوگا۔ اس کا نام احمد بھی ہوگا اور غلام بھی، محمود بھی اور عیسیٰ مسیح بھی۔ 4- شیخ طوسی نے حذیفہ سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ حضرت ﷺ نے مہدی کا ذکر کیا..... نام اس کا احمد ہے اور عبداللہ اور مہدی بھی حضرت	بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۷، ۱۰

مضمون	حوالہ
کے نام ہیں	العرف الوردی فی احوال المہدی باب پنجم صفحہ ۴۴۴۔
5- ا-ح-م-دی خوانم- نام ان نامدار ے بینم	الاربعین فی احوال المہدیین صفحہ ۳ (از حضرت شاہ اسماعیل) کلکتہ
6- علی حیدر اوہ پیارا ابن احمد بن کے وقت آیا-	کمل نجات علی حیدر صفحہ ۸۷ مرتبہ ملک فضل الدین پرنٹنگ پریس لاہور بار پنجم-
7- میرا نام احمد ہے-	سرالخلافہ صفحہ ۷۴
مہدی علیہ السلام کا انتظار	
1- آنے والے آزمانے کی امامت کے لئے مضطرب ہیں تیرے شیدائی زیارت کے لئے اٹھ دکھا گم گشتہ راہوں کو صراط مستقیم اک زمانہ کو ہے میر کارواں کا انتظار	(زمیندار ۹ مارچ ۱۹۵۲ء)
2- ابو الاعلیٰ مودودی صاحب	
"عقل چاہتی ہے اور فطرت مطالبہ کرتی ہے دنیا کے حالات کی رفتار متقاضی ہے کہ ایسا لیڈر پیدا ہو- خواہ اس دور میں پیدا ہو یا زمانے کی ہزار گردشوں کے بعد پیدا ہو- اسی کا نام الامام المہدی ہے جس کے بارے میں پیشگوئیاں نبی کے کلام میں موجود ہیں"-	تجدید و احیاء دین صفحہ ۳۱
1- "اکثر لوگ اقامت دین کے لئے کسی مرد کامل کو ڈھونڈتے ہیں جو ان میں سے ایک ایک کے تصور کمال کا مجسمہ ہو- دوسرے الفاظ میں یہ لوگ دراصل نبی کے طالب ہیں-	ترجمان القرآن دسمبر ۱۹۴۲ء-
3- مولوی سید سبطین صاحب	
بیا اے امام ہدایت شعار کہ بگذشت از حد غم از انتظار	1- العرف الوردی صفحہ ۳۶۷ 2- غایۃ المقصود جلد ۲ صفحہ ۸۴-

مضمون	حوالہ
4- "بیسویں صدی میں سوشل زوال اور پولٹیکل گراوٹ انتہائی حالت کو پہنچ گیا ہے اگر بھگوت گیتا میں بھگوان کا وعدہ سچا ہے تو اوتار کی سب سے زیادہ ضرورت آج کل ہے۔ اے بھگوان کرشن آؤ' جنم لو' دنیا سے ناپاکی دور کرو' دھرم پھیلا۔	الامان ۲۳۔ اگست ۱۹۳۰ء۔
5- جے۔ایم میور عیسائی سکالر لکھتا ہے۔ "ہمیں سچے نجات دہندہ کی ضرورت ہے ہاں ایسے نجات دھندہ کی جو ہمیں ان بیڑیوں سے آزاد کروے کہ جس میں ہم بچپن سے ہی جکڑے جاتے ہیں۔	کتاب علم الاخلاق اور تعلیم صفحہ ۹۔
6- جناب تصور ڈرامسٹ لدھیانوی ہندو شاعر لکھتا ہے۔ خواہش ہے تیری دید کی ہر جان نثار کو روز ہے تلاش تیری دل بے قرار کو بس انتظار اب نہ اے موھن دکھائے تیرا ہی واسطہ تجھے دیتا ہوں آیئے۔ مدت ہوئی دیدہ و دل وا کیے ہوئے اور اک فقط تمہاری تمنا لیے ہوئے۔	پرتاپ کرشن نمبر ۳۰۔ اگست ۱۹۳۷ء صفحہ ۳۔
7- پریتم ضیائی نے لکھا نہ کلنک اوتار آ آ اے امام دو جہاں منتظر ہیں ہم کہ اب ہوتا ہے کہ کب تیرا ظہور تو مسلمانوں کا مہدی' نصاری کا مسیح تو شہ سکان پستی تو شہنشاہ طیور۔ کہتا یہ اس بندہ نواز دو جہاں سے اے نند کے لخت جگر اے بانسری والے وعدہ پہ تیرے زندہ ہیں اب تک تیرے شیدا کیا دیر ہے اغوش محبت میں بٹھالے۔ ورنہ تیری امت کا ٹھکانہ نہ ملے گا انے کا تجھے کوئی بہانہ نہ ملے گا۔	اخبار ویر بھارت لاہور کرشن نمبر اگست ۱۹۳۷ء صفحہ ۲۹۔ (اخبار ہند ۱۷۔ اپریل ۱۹۳۰ء)

مضمون	حوالہ
دین احمد کا زمانہ سے مٹا جاتا ہے نام قہر ہے اے میرے اللہ! یہ ہوتا کیا ہے کس لئے مہدی برحق نہیں ظاہر ہوتے دیر عیسیٰ کے اترنے میں خدایا کیا ہے عالم الغیب ہے آئینہ ہے تجھ پر سب حال کیا کہوں ملت اسلام کا نقشہ کیا ہے۔	الحق الصریح فی حیاۃ المسیح صفحہ ۱۳۳ مؤلفہ مولوی محمد بشیر سہسوانی
10- خدا را الیسی بے بسی اور نازک حالت میں اپنے نام لیواؤں پر رحم کرتے ہوئے امام آخر الزمان کو جلد بھیجئے تاکہ ضعیف الایمان امت کے ایمان اور ایقان میں پژمردگی کی روح پیدا ہو۔	"خون حسین"
بیا اے امام ہدایت شعار کہ بگذشت حد از غم انتظار۔ ز روئے ہمایوں بیفگن حجاب عیاں ساز رخسار چوں آفتاب بروں آے از منزل اختفاء نمایاں کن آثار مہر و وفا	غایۃ المقصود جلد دوم صفحہ ۸۴
11- اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اسکے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آگیا ہے......	ازالہ اوہام صفحہ ۴۰۳ روحانی خزائن نمبر ۳ صفحہ ۴۰۳
امام مہدی کی مخالفت ہوگی	
1- حضرت ابن العربی	
1- جب امام مہدی دنیا میں ظاہر ہو گا تو علمائے ظاہر سے بڑھ کر ان کا کوئی کھلا دشمن نہیں ہو گا کیونکہ مہدی کی وجہ سے ان کا اثر و رسوخ جاتا رہے گا۔	فتوحات مکیہ جلد 2 صفحہ 368
2- حضرت مجدد الف ثانی	
"علماء ظواہر مہدی کے مجتہدات کا جو وہ نہایت باریک بینی سے اخذ کرے گا۔ انکار کردیں گے اور انہیں کتاب و سنت کا	

مضمون	حوالہ
مخالف سمجھیں گے۔	مکتوبات ربانی حصہ ہفتم دفتر دوم صفحہ ۳۲۔
3- محمد قاسم نانوتوی	
امام مہدی علیہ السلام چونکہ سراپا کلام اللہ کے موافق ہوں گے اس لئے کروڑوں لوگ مہدی سے روگردانی کریں گے۔	قاسم العلوم صفحہ ۱۵
۱۔ امام مہدی جو اتباع سنت محمد ﷺ کے تبلیغی مشن پر آئیں گے وہی کچھ فرمائیں گے جو اہل سنت والجماعت کے عقائد صحیحہ میں موجود ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ مسلمانوں کا کوئی خاص فرقہ ان کو اپنے ڈھپ کا نہ پاکر یہودیوں کی طرح جو پیغمبر آخر الزمان کے انتظار میں تھے اور پھر ان سے برگشتہ ہو گئے تھے ایسے ہی وہ فرقہ امام مہدی سے برگشتہ ہو جائے۔	انوار النجوم صفحہ ۱۰۰۔
4۔ نواب صدیق حسن خان صاحب	
"چونکہ مہدی علیہ السلام سنت کے احیاء اور بدعت کے انسداد کے لئے جہاد کریں گے علماء وقت جو فقہاء کی تقلید اور مشائخ اور اپنے باپ دادوں کی پیروی کے عادی ہوں گے کہیں گے کہ یہ شخص دین اور ملت کی بنیادوں کو برباد کرنے والا ہے اور اس کی مخالفت پر اٹھ کھڑے ہوں گے اور اپنی عادت کے مطابق اس کی تکفیر اور گمراہی کے فتوے جاری کریں گے۔	حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۳۔
5- مولوی عبدالغفور	
"مہدی اپنے احکام' فیصلوں میں علماء زمانہ کے خیالات کی مخالفت کرے گا۔ جس سے وہ ناراض ہو جائیں گے"۔	النجم الثاقب جلد اول صفحہ ۸۶۔
نور الحسن خان	
اگر امام مہدی آگئے تو سارے مقلد بھائی ان کے جانی دشمن بن جائیں گے ان کے قتل کی فکر میں ہوں گے کہیں گے یہ دشمن تو ہمارے دین کو بگاڑتا ہے"۔	اقتراب الساعۃ صفحہ ۲۲۴۔

مضمون	حوالہ
سید محمد سبطین السرسوی علماء اس کے قتل کے فتوے دیں گے اور بعض اہل دول اس کے قتل کے لئے فوجیں بھیجیں گے اور یہ تمام نام کے مسلمان ہوں گے۔	الصراط السوی فی احوال المہدی صفحہ ۵۰۷۔
6- سید محمد عباس زیدی "پہلے تو فقہائے علام ہی بربنائے عدم معرفت اس جناب کے (یعنی مہدی کے) قتل کا فتویٰ دیں گے"	(آثار قیامت و ظہور حجت حصہ دوم صفحہ ۵۹)
"اُمت میں سب سے پہلے علماء و امراء کے لئے گمراہی کی پیشگوئیاں مذہبی معلوم ریکارڈ میں موجود ہیں۔ تین سو یا دوسری روایت میں تین ہزار علماء کا حضرت حجۃ اللہ علیہ السلام کی تلوار سے قتل ہونا مسلمات میں سے ہے جو حضور پر دنیاداری پیش کرنے اور گمراہی پھیلانے کا فتویٰ دیں گے۔	"رسالہ البشیر" اپریل مئی ۱۹۷۶ء صفحہ ۹۰۔
حضرت بانی سلسلہ احمدیہ یہ اگر انسان کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نہ تمہارے مکر کی خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار اس قدر نصرت کہاں ہوتی ہے اک کذاب کی کیا تمہیں کچھ ڈر نہیں ہے کرتے ہو بڑھ بڑھ کے وار	

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم   و علی عبدہ المسیح الموعود

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مضمون	حوالہ
ضرورت زمانہ	
1- ولقد ضل قبلھم اکثر الاولین ۝ ولقد ارسلنا فیھم منذرین	الصافات ۷۲-۷۳
2- ان علینا للھدیٰ۔	اللیل ۱۳
3- ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع اٰیتک من قبل ان نذل و نخزیٰ۔	طٰہٰ ۱۳۵ قصص ۴۸
4- کان الناس امة واحدة فبعث الله النبین مبشرین	البقرہ ۲۱۴
5- ۱۸۷۹ء میں مولانا الطاف حسین حالی نے اسلام کی حالت کا نقشہ مسدس حالی میں کھینچا ہے۔	
رہا دین باقی نہ اسلام باقی اک اسلام کا رہ گیا نام باقی تباہی کے خواب آرہے ہیں نظر سب مصیبت کی ہے آنے والی سحر اب بگڑی ہے کچھ ایسی کہ بنائے نہیں بنتی ہے اس سے یہ ظاہر یہی حکم قضا ہے فریاد ہے اے کشتی امت کے نگہباں بیڑہ یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے۔	مسدس حالی صفحہ 47
6- علامہ اقبال نے مسلمانوں کی حالت زار یوں بیان کی۔	
الف مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے	بانگ درا صفحہ 203

مضمون	حوالہ
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے شور ہے ہوگئے دنیا سے مسلمان نابود ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود۔	طبع 1986ء
6. عالماں از علم قرآں بے نیاز صوفیاں درندہ گرگ و مو دراز بے خبر از سر دیں اند ایں ہمہ اہل کیں اند اہل کیں اند ایں ہمہ علماء علم قرآن سے بے بہرہ ہیں اور صوفیاء پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں۔ یہ سب کے سب دین کے اسرار سے بے خبر ہیں اور بڑے ہی کینہ پرور ہیں۔	جاوید نامہ صفحہ ۲۲۳
7. مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں۔ اج دنیا پھر تاریک ہے اور روشنی کے لئے تشنہ ہے۔ ... شیطان اس وقت سے موجود ہے جس وقت سے کہ انسان ہے تاہم معصیت کی حکومت اتنی جابر و قاہر کبھی بھی نہ ہوئی تھی اور شیطان کا تخت اس عظمت اور دبدبہ سے کبھی بھی زمین کی سطح پر نہ بچھایا گیا تھا جیسا کہ اب قائم و مسلط ہے۔	الہلال جلد ۲ صفحہ ۱۰۲
8. مولوی شکیل احمد سہوانی نے ۱۸۹۲ء میں کہا۔ دین احمد کا زمانہ سے مٹا جاتا ہے نام قہر ہے اے میرے اللہ ہوتا کیا ہے	(الحق الصریح فی حیاۃ المسیح صفحہ ۱۳۲)
9. خلق خدا سے پیار نہ خالق سے واسطہ اس درجہ گر گئے ہیں مقام بشر سے ہم ہیں شکل میں نصاریٰ تو کردار میں یہود کس دل سے پیار کرتے ہیں خیر البشر سے ہم	رسالہ ۳ نمبر ۳ لائلپور ۱۰-۱۷ دسمبر ۱۹۶۳ء
10. نفی شرک و بدعت، منع تقلید کے پیچھے مولویوں میں رات دن قصہ بکھیڑا رہتا ہے ایک دوسرے کو کافر بتاتا ہے حق کو	

مضمون	حوالہ
باطل، باطل کو حق ٹھہراتا ہے۔ یہی فتنہ سبب اعظم ہے غربت اسلام اور قرب قیامت کا"	اقتراب الساعۃ صفحہ ۸ مطبوعہ بنارس ۱۲۹۷ھ
دعویٰ سے قبل کی زندگی صداقت کا ثبوت ہوا کرتی ہے	
1. فقد لبثت فیکم عمرا من قبله افلا تعقلون ○ فمن اظلم فمن افترى على الله كذبا او كذب بايته انه لا يفلح المجرمون.	یونس: ۱۷-۱۸
2. ..... تم کوئی عیب افتراء یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی میں نہیں لگا سکتے تا تم یہ خیال کرو کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ اور افتراء کا عادی ہے یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہو گا۔ کون تم میں ہے جو میری سوانح زندگی میں نکتہ چینی کر سکتا ہے۔	تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲۔
3. محمد حسین بٹالوی کی گواہی	
3 مؤلف براہین احمدیہ ..... شریعت محمدیہ ﷺ پر قائم و پرہیزگار اور صداقت شعار ہیں۔	اشاعۃ السنہ جلد ۶ صفحہ ۷۔
4. مولوی سراج الدین والد مولوی ظفر علی صاحب ایڈیٹر زمیندار کی گواہی "ہم چشم دید شہادت سے کہتے ہیں کہ (مرزا غلام احمد) جوانی میں نہایت صالح اور متقی بزرگ تھے۔	زمیندار ۸ جون ۱۹۰۸ء۔
5. مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں : براہین تک میں مرزا صاحب سے حسن ظن تھا چنانچہ ایک دفعہ جب میری عمر ۱۷، ۱۸ سال تھی میں بشوق زیارت بٹالہ سے پاپیادہ تنہا قادیان گیا۔	تاریخ مرزا صفحہ ۳۸۔
مفتری علی اللہ مٹا دیا جاتا ہے	
1. فمن اظلم ممن افترى على الله كذبا او كذب بايته انه لا يفلح المجرمون.	یونس: ۱۷
2. فمن اظلم ممن كذب على الله وكذب بالصدق اذ جاءه اليس فى جهنم مثوى للكفرين.	الزمر: ۳۲

مضمون	حوالہ
3- ویلکم لا تفتروا علی الله کذبا فیسحتکم بعذاب وقد خاب من افتری۔	طٰہٰ ۳۰
4- ان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم....	المومن ۲۸
5- ولو تقول علینا بعض الا قاویل ۞ لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین فما منکم منہ حاجزین۔	الحاقہ ۴۵ تا ۴۷
6- مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں جھوٹے آدمی کو خدا تعالیٰ ۲۳ سال تک مہلت نہیں عطا فرماتا۔ کاذب مدعی نبوت کی ترقی نہیں ہوا کرتی بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے۔	1۔ مقدمہ تفسیر ثنائی جلد اول صفحہ 23 2۔ تفسیر کبیر (رازی) جلد 8 صفحہ 291
ان ھذا الامر لا یدعیہ غیر صاحبہ الا ان تبر اللہ عمرہ انہ کان یعاجلہ بالعقوبۃ ولا یوخرہ بہا	حامی شرح اصول کا فی کتاب الحجۃ جز سوم صفحہ ۱۱ ۳۔ تفسیر ابن جریر جلد ۲۹ صفحہ ۳۷۔ ۴۔ فراس صفحہ ۳۴۳۔ ۵۔ زاد المعاد جلد ۲ صفحہ ۳۰،۳۹ ۶۔ شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۰۰ ۷۔ شرح براس صفحہ ۴۴۳
7- کسی جھوٹے مدعی وحی الہام کی مدت 23 سال ثابت کردو تو ۵۰۰ روپے انعام لو۔ (بانی جماعت احمدیہ)	(اربعین) نمبر3 صفحہ 16، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۱
8- جھوٹا نبی قتل کیا جائے گا۔	استثناء ۵:۱۳، ۲۰:۱۸، یرمیاہ ۵:۱۴
سچے آدمی کی خدا تعالیٰ نصرت و مدد فرماتا ہے	
1- کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی	المجادلہ: ۲۲
2- انہ جندنا لہم الغالبون۔	الصافات ۱۷۳
3- ان حزب اللہ لغالبون۔	المائدہ: ۵۷
4- انا لننصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوۃ الدنیا......	مومن: ۵۲
5- یوضع لہ القبول فی الارض۔	بخاری کتاب التفسیر سورہ النصر

مضمون	حوالہ
مامور من اللہ کی زمین میں قبولیت پیدا ہو جاتی ہے۔	
6- ہرقل نے ابو سفیان کو کہا۔	
فزعمت انهم يزيدون وكذلك الايمان حتى يتم تو نے ذکر کیا کہ (حضرت محمد ﷺ) کے ماننے والے بڑھ رہے ہیں۔ ایمان کا معاملہ ایسا ہی ہوتا ہے۔	بخاری کتاب الجہاد والسیر باب دعاء النبیؐ الی الاسلام والنبوۃ وان لا یتخذ بعضہم بعضا۔
7- افلا يرون انا نأتى الارض ننقصها من اطرافها افهم الغالبون۔	الانبیاء: ۴۵
8- ياتيك من كل فج عميق وياتون من كل فج عميق	الرعد: ۴۲
9- میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔	
خدا تعالیٰ مامور من اللہ کی حفاظت کرتا ہے	
1- والله يعصمك من الناس	المائدۃ: ۶۸
2- فانجيناه و اصحاب السفينة وجعلنا ها اية للعالمين	العنکبوت: ۱۶
3- انى احافظ كل من فى الدار الا الذين علوا من استكبار و احافظك خاصة۔ سلام قولا من رب رحيم۔	تذکرہ صفحہ ۴۴۳ طبع دوم
4- جو شخص تیری چار دیوار کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔	کشتی نوح صفحہ ۲
5- انى مهين من اراد اهانتك وانى معين من اراد اعانتك	تذکرہ
مامور من اللہ پر امور غیبیہ کھولے جاتے ہیں	
1- عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احدا ○ الا من ارتضى من رسول ○	الجن: ۲۷-۲۸
2- عنده مفاتح الغيب لا يعلمها الا هو۔	الانعام: ۶۰
3- سنريهم اياتنا فى الافاق وفى انفسهم حتى يتبين لهم انه الحق۔	حم سجدہ: ۵۴

مضمون	حوالہ
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں	
1- "زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار" یہ پیشگوئی روس میں انقلاب کے بعد ۱۹۱۷ء میں پوری ہوئی۔	براہین احمدیہ پنجم صفحہ ۹۷۔
2- "آہ نادر شاہ کہاں گیا" ۸- نومبر ۱۹۳۳ء میں عبدالخالق نامی شخص کے ہاتھوں نادر شاہ قتل ہوا اور اس طرح یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔	الہام ۳- مئی ۱۹۰۵ء تذکرہ طبع دوم صفحہ ۵۴۳
3- لیکھرام کے بارے الہام "عجل جسد له خوار۔ له نصب و عذاب" ہوا اور چھ سال کا عرصہ مقرر کیا گیا۔ چنانچہ ۶- مارچ ۱۸۹۷ء کو لیکھرام قتل ہو گیا۔	اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۹۳ء۔
4- ڈاکٹر ڈوئی کے متعلق ۲۳- اگست ۱۹۰۳ء کے اشتہار میں میعون اور ڈاکٹر ڈوئی کی تباہی کی پیشگوئی کی جو ۹- مارچ ۱۹۰۷ء کو پوری ہوئی۔	
5- طاعون کی خبر: ۶- مارچ ۱۸۹۸ء کو سیاہ رنگ کے پودے لگاتے خواب میں دیکھا۔	تذکرہ صفحہ ۳۴۱ طبع ثانی۔
i- مرزا اسی طرح لوگوں کو ڈرایا کرتا ہے دیکھ لینا خود اسی کو طاعون ہوگی۔	پیسہ اخبار
ii- اے غافلو یہ ہنسی اور ٹھٹھے کا وقت نہیں ہے یہ وہ بلا ہے جو آسمان سے آئی اور صرف آسمان کے خدا کے حکم سے دور ہوگی ہے۔	اشتہار ۱۷- مارچ ۱۹۰۱ء۔
iii- خدا ...... اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کرلیں جو ان کے دلوں میں ہیں	دافع البلاء صفحہ [illegible] تا [illegible]۔
iv- ان سب کیلئے جو ہمارے گھر کی چار دیواری میں رہتے ہیں ٹیکہ کی ضرورت نہیں	کشتی نوح صفحہ ۲

مضمون	حوالہ
مامور من اللہ کی گواہی ارضی وسماوی علامات سے ملتی ہے	
1- دار قطنی صفحہ ۱۸۸ کی پیشگوئی کے مطابق ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۱۱ھ کو چاند اور ۲۸- رمضان المبارک کو سورج کو گرہن مقررہ شرائط کے مطابق لگا۔	1- اخبار آزاد ۴- مئی ۱۸۹۴ء 2- سراج الاخبار ۱۱- جون ۱۸۹۴ء 3- سول اینڈ ملٹری گزٹ ۷- اپریل ۱۸۹۴ء-
2- پیشگوئی کے مطابق مشرق میں ودار ستارہ ۱۸۸۲ء میں ظاہر ہوا۔	جریدہ روزگار مدراس ستمبر ۱۸۸۸ء-
3- پیشگوئی کے مطابق ۲۷-۲۸- نومبر ۱۸۸۵ء کو ساری رات لوگوں نے رمی شہاب ثاقب کا نظارہ کیا۔	آئینہ کمالات اسلام-
4- پیشگوئی کے مطابق طاعون کی بیماری ظاہر ہوئی- جس سے مرزا صاحب اور اس کے ماننے والے محفوظ رہے۔	کشتی نوح صفحہ ۲-
5- پیشگوئی کے مطابق زلزلے ظاہر ہوئے اور کانگڑہ کا شہر زمین بوس ہوگیا۔	
6- آمدورفت کے لئے دخانی سواریاں نکل آئیں جنہوں نے اونٹنیوں کو بے کار کردیا۔	التکویر: 5؛ یٰسین: 43
7- صحیح مسلم کتاب الفتن کے مطابق ساری دنیا میں عیسائی اقوام غالب آچکی تھیں۔	
8- پیشگوئی کے مطابق مسلمان ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہوگئے اور ان میں مذہبی اخلاقی کمزوریاں پیدا ہوگئیں۔	۱- زمیندار ۱۴- اگست ۱۹۱۵ء- ۲- الفوز الکبیر باب اول صفحہ ۴- ۳- تنقیحات اسلام اور مغربی اقوام سے تصادم صفحہ ۲۷-
9- چودھویں صدی میں سوائے حضرت بانی جماعت احمدیہ کے کسی نے مجدد ہونے کا دعویٰ نہ کیا اور نہ ہی ان علامات ونشانات کو کسی نے اپنی صداقت میں پیش کیا۔	
10- ہر مرحلہ پر خدا تعالیٰ نے بانی جماعت کو کامیاب وکامران کیا اور ان کے مخالف ہر میدان میں ہمیشہ ناکام ونامراد رہے۔ نہ ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ مفتری کی ایسی مدد کرے جیسی حضرت	

مضمون	حوالہ
بانی جماعت احمدیہ کی ہوئی۔ فرماتے ہیں۔ "اے لوگو! سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔	تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم   و علی عبدہ المسیح الموعود

"ہندوستان میں جہاد بالسیف کے بارہ میں اس زمانہ کے دوسرے علماء کے نظریات و فتاویٰ"

1- اہل حدیث کے مشہور عالم و راہنما سید نذیر حسین دہلوی صاحب لکھتے ہیں:-
"جبکہ شرط جہاد کی اس شہر میں معدوم ہوئی تو جہاد کرنا یہاں سبب ہلاکت و معصیت ہو گا"
(فتاوی نذیریہ جلد ۲ صفحہ ۲۷۲،۲۷۳ مطبوعہ دہلی پرنٹنگ پریس)
(فتاوی نذیریہ جلد ۳ صفحہ ۲۸۵ اہل حدیث اکادمی کشمیری بازار لاہور)

2- i- اہل حدیث عالم مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی لکھتے ہیں:-
"اس شرعی جہاد کی کوئی صورت نہیں ہے۔ کیونکہ اس وقت نہ کوئی مسلمانوں کا امام موصوف بصفات و شرائط امامت موجود ہے اور نہ ان کو کوئی ایسی شوکت جمعیت حاصل ہے۔ جس سے وہ اپنے مخالفوں پر فتح یاب ہونے کی امید کر سکیں۔ (الاقتصاد فی مسائل الجہاد صفحہ ۷۶)

ii- "مسلمان رعایا کو اپنی گورنمنٹ سے (خواہ وہ کسی مذہب یہودی، عیسائی وغیرہ پر ہو اور اس کے امن و عہد میں وہ آزادی کے ساتھ شعار مذہبی ادا کرتی ہو۔) لڑنا یا اس سے لڑنے والوں کی جان و مال سے اعانت کرنا جائز نہیں ہے۔ وبناء علیہ اہل اسلام ہندوستان کیلئے گورنمنٹ انگریزی کی مخالفت و بغاوت حرام ہے"۔ (اشاعۃ السنہ جلد ۶ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۸۷ اکتوبر ۱۸۸۳ء)

iii- اس مسئلہ اور اس کے دلائل سے صاف ثابت ہے کہ ملک ہندوستان باوجودیکہ عیسائی سلطنت کے قبضہ میں ہے دارالاسلام ہے اس پر کسی بادشاہ کو عرب کا ہو خواہ عجم کا مہدی سوڈانی ہو یا خود حضرت سلطان شاہ ایران ہو خواہ امیر خراسان مذہبی لڑائی و چڑھائی کرنا جائز نہیں"
(الاقتصاد فی مسائل الجہاد صفحہ ۲۵ طبع اول وکٹوریہ پریس)

3- سید احمد رضاء خان صاحب بریلوی لکھتے ہیں:-
"ہندوستان دارالسلام ہے۔ اسے دارالحرب کہنا ہرگز صحیح نہیں"۔ (نصرت الابرار صفحہ ۱۲۹ مطبوعہ لاہور)

4- سید محمد اسماعیل صاحب شہید سے ایک شخص نے انگریزوں سے جہاد کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا۔ "ایسی بے رو ریا اور غیر متعصب سرکار پر کسی طرح بھی جہاد کرنا درست نہیں ہے۔ اس وقت پنجاب کے سکھوں کا ظلم اس حد تک پہونچ گیا ہے کہ ان پر جہاد کیا جائے"۔

(سوانح احمدی صفحہ ۵۷ مرتبہ محمد جعفر تھانیسری)

5- خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی لکھتے ہیں:-

"انگریز نہ ہمارے مذہبی امور میں دخل دیتے ہیں۔ نہ اور کسی کام میں ایسی زیادتی کرتے ہیں جس کو ظلم سے تعبیر کر سکیں۔ نہ ہمارے پاس سامان حرب ہے۔ ایسی صورت میں ہم لوگ ہرگز ہرگز کسی کا کہنا نہ مانیں گے اور اپنی جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالیں گے۔ رسالہ شیخ سنوسی صفحہ ۱۷

6- مفتیان مکہ کے فتاویٰ کے بارے میں شورش کاشمیری مدیر چٹان لکھتے ہیں۔

"جمال دین ابن عبداللہ شیخ عمر حنفی مفتی مکہ' احمد بن ذہنی شافعی مفتی مکہ معظمہ اور حسین بن ابراہیم مالکی مفتی مکہ سے بھی فتاویٰ حاصل کیے گئے۔ جن میں ہندوستان کے دارالاسلام ہونے کا اعلان کیا گیا تھا"۔ (کتاب سید عطاء اللہ شاہ بخاری صفحہ ۱۳۱ مولفہ شورش کاشمیری)

سید احمد شہید جس وقت سکھوں سے جہاد کرنے جا رہے تھے تو کسی نے کہا کہ انگریزوں سے جہاد کیوں نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا۔ "سکھوں سے جہاد کرنے کی صرف یہی وجہ ہے کہ وہ ہمارے برادران اسلام پر ظلم کرتے اور اذان وغیرہ فرائض مذہبی کے ادا کرنے کے مزاحم ہو رہے ہیں۔ اگر سکھ اب یا ہمارے غلبہ کے بعد ان حرکات موجب جہاد سے باز آجائیں گے تو ہم کو ان سے لڑنے کی ضرورت نہ رہے گی اور سرکار انگریزی گو منکر اسلام ہے۔ مگر مسلمانوں پر کچھ ظلم اور تعدی نہیں کرتی اور نہ ان کو فرض مذہبی اور عبادت لازمی سے روکتی ہے۔ ہم ان کے ملک میں علانیہ وعظ کہتے اور ترویج مذہب کرتے ہیں۔ وہ کبھی مانع اور مزاحم نہیں ہوتی۔۔۔ پھر ہم سرکار انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں۔"

(سوانح احمدی مرتبہ مولوی محمد جعفر تھانیسری صفحہ ۷۱ '۷۲)

7- نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں:-

"جہاد بغیر شرائط شرعیہ کے اور بغیر وجود امام کے ہرگز جائز نہیں" (ترجمان وہابیہ صفحہ ۲۰)

8- سر سید احمد خاں صاحب لکھتے ہیں "مسلمان ہماری گورنمنٹ کے مستامن تھے کسی طرح گورنمنٹ کی عملداری میں جہاد نہیں کر سکتے تھے۔"

(اسباب بغاوت ہند مولفہ سرسید احمد خان صاحب صفحہ ۱۰۵ مطبوعہ ۱۸۵۸ء اردو اکیڈمی سندھ)

9- مولوی مسعود عالم صاحب ندوی لکھتے ہیں:-

"ہندوستان کی جماعت اہل حدیث۔۔۔۔۔ کے سرکردہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔۔۔ نے جہاد کی منسوخی پر ایک رسالہ (الاقتصاد فی مسائل الجہاد) فارسی زبان میں تصنیف فرمایا تھا"

(ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک صفحہ ۲۹)

10- جناب مولوی زاہد الحسینی کہتے ہیں۔ "آج کا دور جس دور میں کہ ہم جا رہے ہیں یہ جہاد بالقلم کا

دور ہے۔ آج قلم کا فتنہ بڑا پھیل گیا ہے۔ آج قلم کے ساتھ جہاد کرنے والا سب سے بڑا مجاہد ہے۔"

(ماہنامہ خدام الدین یکم اکتوبر ۱۹۶۵ء)

۲۔ جناب مودودی صاحب لکھتے ہیں۔

"ہمارے ہر اس شخص کو جسے اللہ تعالیٰ نے زبان و قلم سے کام لینے کی صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اس معاملہ میں اپنا فرض پوری طرح انجام دینا چاہئے۔ یہ جہاد تلوار کے جہاد سے اپنی اہمیت میں کچھ کم نہیں ہے۔ (روزنامہ مشرق لاہور ۱۲۔اکتوبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۲)

جہاد اصغر اور جماعت احمدیہ کا کردار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد بالسیف یا جہاد اصغر کے التواء کا اعلان فرمایا وہاں یہ بھی فرمایا "یہی جہاد (روحانی) ہے۔ جب تک خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کرے۔"

آپ کی وفات کے کافی عرصہ بعد پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد حالات تبدیل ہوئے تو اس کے متعلق جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد نے جماعت کی پالیسی کے بارہ میں فرمایا:۔

"ایک زمانہ ایسا تھا کہ غیر قوم ہم پر حاکم تھی اور وہ غیر قوم امن پسند تھی۔ مذہبی معاملات میں وہ کسی قسم کا دخل نہیں دیتی تھی۔ اس کے متعلق شریعت کا حکم یہی تھا کہ اس کے ساتھ جہاد جائز نہیں۔" پھر فرماتے ہیں:۔ "اب حالات بالکل مختلف ہیں۔ اب اگر پاکستان سے کسی ملک کی لڑائی ہو گئی تو حکومت کے ساتھ (تائید میں) ہمیں لڑنا پڑے گا اور حکومت کی تائید میں ہمیں جنگ کرنی پڑے گی۔" پھر فرماتے ہیں۔ "جب بھی جہاد کا موقعہ آئے.... ہمیں اپنے ملک اپنے اموال اور اپنی عزتوں کی حفاظت کیلئے قربانی کرنی پڑے تو ہم اس میدان میں سب سے بہتر نمونہ دکھانے والے ہوں۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۵۰ء صفحہ ۹، ۱۲، ۱۳)

واقعات اس بات پر شاہد ہیں کہ پاکستان کے ہر مشکل وقت میں احمدی مجاہدین نے شاندار کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد کے متعلق ایک کٹر مخالف لکھتا ہے۔

"میں ببانگ دہل کہتا ہوں کہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب صدر کشمیر کمیٹی نے تندہی محنت' ہمت' جانفشانی اور بڑے جوش سے کام کیا اور اپنا روپیہ بھی خرچ کیا اور اس کی وجہ سے میں ان کی عزت کرتا ہوں۔" (تحریک قادیان صفحہ ۴۲)

قیام پاکستان کے معاً بعد کی کشمیر میں ہونے والی لڑائی میں احمدی مجاہدین نے "فرقان بٹالین" کی صورت میں بھرپور حصہ لیا۔ چنانچہ گلزار احمد صاحب فدا ایڈیٹر اخبار جہاد سیالکوٹ لکھتے ہیں۔

2. "فرقان بٹالین نے مجاہدین کشمیر کے شانہ بشانہ ڈوگرہ فوجوں سے جنگ کی اور اسلامیان کشمیر کے اختیار کردہ موقف کو مضبوط بنایا۔ (اخبار جہاد سیالکوٹ ۲۱۔ جون ۱۹۵۰ء)

3. میجر جنرل اختر حسین ملک صاحب ان کے بارے میں ۱۹۶۵ء کی جنگ میں شاندار خدمات پر ہفت روزہ الفتح کراچی اپنے کالم احوال واقعی میں لکھتا ہے۔

"۱۹۶۵ء کی جنگ میں انہوں نے انتہائی دانشوری' اعلیٰ ماہرانہ صلاحیتوں اور بہادری سے کام لیتے ہوئے دشمن کے چھکے چھوڑا دیئے۔۔۔۔ فوجی ماہرین کا کہنا ہے اگر کمان اختر ملک کے پاس رہتی تو کشمیر فتح ہو گیا تھا۔ (الفتح ہفت روزہ کراچی ۱۳ تا ۲۰ فروری ۱۹۷۶ء صفحہ ۸)

4. جنرل عبدالعلی ملک :۔ یہ ملک اختر حسین کے بھائی ہیں۔ آپ کے متعلق الحاج عرفان راشدی داعی مجلس علمائے پاکستان یوں لکھتے ہیں۔

کر رہا تھا غازیوں کی جب کماں عبدالعلی   تھا صفوں میں مثل طوفان رواں عبدالعلی

ہند کا وہ آتشیں طوفان مقابل اس کے وہ عزم و ثبات

ٹینک یوں گرتے گئے دشمن کے جیسے خشک پات   جب ہوئی تاریخ کی سب سے بڑی ٹینکوں کی جنگ

فتح پائی غازیوں نے کس طرح دنیا ہے دنگ   یہ جگہ یہ دن یہ ساعت عالمی تاریخ میں

ثبت ہے اب در حقیقت عالمی تاریخ میں

5. میجر جنرل افتخار جنجوعہ شہید :۔ ۱۹۶۵ء میں رن کچھ میں اور ۱۹۷۱ء کی جنگ میں چھمب کے محاذ پر زبردست کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ چھمب افتخار آباد کے نام سے موسوم ہو کر آج بھی آپ کی یاد تازہ کر رہا ہے۔ (کتاب رن کچھ سے چونڈہ تک صفحہ ۳۵)

6. بریگیڈیئر ممتاز ہلال جرات :۔ ۱۹۷۱ء میں حسینی والا سیکٹر میں شجاعت کے باب روشن کرتے رہے۔

(امروز لاہور ۵۔ دسمبر ۱۹۷۱ء صفحہ ۱)

7. ریٹائرڈ ایئر مارشل ظفر چوہدری :۔ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں ان کی نمایاں خدمات کے اعتراف کے طور پر انہیں ستارہ قائد اعظم دیا گیا۔ (امروز لاہور ۵۔ مارچ ۱۹۷۲ء صفحہ ۳)

خلاصہ کلام یہ کہ دوسرے فرقے تو جہاد کے صرف دعوے کرتے ہیں لیکن دعویٰ ہی نہیں بلکہ جماعت احمدیہ ہر قسم کے جہاد میں شامل ہونے کے لحاظ سے نمایاں اور اعلیٰ اور منفرد مقام رکھتی ہے۔

اعتراض :۔ احمدیت انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے

حضرت بانی جماعت احمدیہ کی وہ تحریر جس کی بناء پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ آپ اور آپ کی جماعت

انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے وہ تحریر درج ذیل ہے۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"بعض فاسد اور بداندیش جو بوجہ اختلاف عقیدہ یا کسی اور وجہ سے مجھ سے بغض اور عداوت رکھتے ہیں یا جو میرے دوستوں کے دشمن ہیں۔ میری نسبت اور میرے دوستوں کی نسبت خلاف واقعہ امور گورنمنٹ عالیہ کے دل میں بدگمانی پیدا کر دہ تمام جانفشانیاں پچاس سالہ میرے والد مرحوم مرزا غلام مرتضیٰ اور میرے حقیقی بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی جن کا تذکرہ سرکاری چٹھیات اور سرلیپل گرفن کی کتاب تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے۔ اور نیز میری قلم کی وہ خدمات جو میرے اٹھارہ سال کی تالیفات سے ظاہر ہے۔ سب کی سب ضائع اور برباد نہ جائیں اور خدانخواستہ سرکار انگریزی اپنے ایک قدیم وفادار اور خیر خواہ خاندان کی نسبت کوئی تکدر خاطر اپنے دل میں پیدا کرے۔ اس بات کا علاج تو غیر ممکن ہے کہ ایسے لوگوں کا منہ بند کیا جائے کہ جو اختلاف مذہبی کی وجہ سے یا نفسانی حسد اور بغض اور کسی ذاتی غرض کے سبب سے جھوٹی مخبری پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ صرف یہ التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جانثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریز سے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے۔"

(اشتہار ۲۴۔ فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ تبلیغ رسالہ جلد نمبر ۷ صفحہ ۱۹، ۲۰)

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے خود کو خود کاشتہ پودا قرار نہیں دیا بلکہ آپ کا یہ فقرہ اپنے خاندان کے متعلق ہے۔ اگر کوئی کہے کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے حکومت کی تعریف کیوں کی ہے؟ واضح رہے کہ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے عیسائی مذہب کی تعریف نہیں کی۔ بلکہ ان کے مذہب اور مصنوعی خدا کو مردہ ثابت کیا ہے۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں۔

"خوب یاد رکھو کہ بجز موت مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آسکتی۔ سو اس سے فائدہ کیا کہ برخلاف تعلیم قرآن اس کو زندہ سمجھا جائے۔ اس کو مرنے دو تا یہ دین زندہ ہو" (کشتی نوح صفحہ ۱۵)

پھر فرمایا :۔ تم عیسیٰ کو مرنے دو کہ اس میں اسلام کی حیات ہے۔" (الملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۵۸)

پھر فرمایا :۔ عیسویت ایک کمزور مذہب ہے۔ اس واسطے سائنس کے آگے فوراً گر گیا ہے لیکن اسلام طاقتور ہے یہ اس پر غالب آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ (الملفوظات جلد نمبر ۷ صفحہ ۳۸۸)

انگریز کی تعریف کا پس منظر

حضرت بانی جماعت احمدیہ نے انگریز حکومت کے عدل و انصاف کی تعریف فرمائی ہے۔ اس کی وجہ یہ

ہے انگریز حکومت کے قیام سے قبل ہندوستان کے مسلمانوں خصوصاً پنجاب کے مسلمانوں کی حالت زار اس درجہ تک خراب ہو چکی تھی کہ ان کا کوئی بھی حق باقی نہیں رہا تھا اور سکھوں کی حکومت نے ایسے ایسے مظالم توڑے تھے کہ اس کی کوئی نظیر دوسری جگہ نظر نہیں آتی۔ اس جلتے اور دہکتے ہوئے تنور سے انگریزی حکومت نے آکر ہمیں نکالا۔ اور ہمارے جملہ حقوق بحال کئے۔ اسی بناء پر حضرت مرزا صاحب نے انگریز حکومت کے عدل و انصاف کی تعریف فرمائی اور انسانی شرافت کا بھی یہی تقاضا ہے کہ احسان کو احسان کے ساتھ یاد کیا جائے۔ مسلمانوں کی حالت زار کے بارے میں (جو سکھوں کے دور میں تھی) تلسی رام صاحب اپنی کتاب "شیر پنجاب مطبوعہ ۱۸۷۲ء میں لکھتے ہیں۔

"ابتداء میں سکھوں کا طریق غارت گری اور لوٹ مار کا تھا۔ جو ہاتھ میں آتا تھا لوٹ کر اپنی اپنی جماعت میں تقسیم کر لیا کرتے تھے۔ مسلمانوں سے سکھوں کو بڑی دشمنی تھی۔ لواون یعنی بانگ کی آواز بلند نہیں ہونے دیتے تھے۔ مسجدوں کو اپنے تحت میں لیکر ان میں گرنتھ پڑھنا شروع کر دیتے اور اس کا نام موت گزار رکھتے تھے۔ اور شراب خور ہوتے۔ دیکھنے والے کہتے ہیں کہ جہاں وہ پہونچتے تھے جو کوئی برتن مٹی استعمالی کسی مذہب والے کا پڑا ہو ان کو ہاتھ آجاتا۔ پانچ چھتر مار کر اس پر کھانا پکا لیتے تھے۔ یعنی پانچ جوتے اس پر مارنا اس کو پاک ہونا سمجھتے تھے"۔

(شیر پنجاب مطبوعہ ۱۸۷۲ء)

اسی طرح "سوانح احمدی" (مولفہ محمد جعفر تھانیسری) میں حضرت سید احمد صاحب بریلوی کا ایک بیان شائع شدہ ہے جس میں سکھوں کے دور کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"ہم اپنے اثناء راہ ملک پنجاب میں ایک کنویں پر پانی پینے کو گئے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ چند سکھنیاں (سکھوں کی عورتیں) اس کنویں پر پانی بھر رہی ہیں ہم لوگ دیسی زبان نہیں جانتے تھے ہم نے اپنے مونہوں پر ہاتھ رکھ کر ان کو بتلایا کہ ہم پیاسے ہیں۔ ہم کو پانی پلاؤ۔ تب ان عورتوں نے ادھر ادھر دیکھ کر پشتو زبان میں ہم سے کہا کہ ہم مسلمان افغان زادیاں فلانے ملک اور بستی کی رہنے والی ہیں یہ سکھ لوگ ہم کو زبردستی اٹھا لائے"۔ ("سوانح احمدی صفحہ ۲۲")

تعریف کی وجہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

"پس سنو اے نادانو! میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ایسی گورنمنٹ سے جو دین اسلام اور دینی رسوم پر کچھ دست اندازی نہیں کرتی اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کیلئے ہم پر تلواریں چلاتی ہے۔ قرآن شریف کی رو سے جنگ مذہبی کرنا حرام ہے۔ کیونکہ وہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی"۔ (کشتی نوح حاشیہ صفحہ ۷۵، ۷۶ ۵ دسمبر ۱۹۵۲ء)

پھر فرمایا۔ "میری طبیعت نے کبھی نہیں چاہا کہ ان متواتر خدمات کا اپنے حکام کے پاس ذکر بھی کروں۔ کیونکہ میں نے کسی صلہ اور انعام کی خواہش سے نہیں بلکہ ایک حق بات کو ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھا"۔

(روحانی خزائن جلد نمبر ۱۳ صفحہ ۳۴۰)

پھر فرمایا۔ "میں اس گورنمنٹ کو کوئی خوشامد نہیں کرتا جیسا کہ نادان لوگ خیال کرتے ہیں کہ اس سے کوئی صلہ چاہتا ہوں بلکہ میں انصاف اور ایمان کی رو سے اپنا فرض دیکھتا ہوں کہ اس گورنمنٹ کا شکریہ ادا کروں"۔

(تبلیغ رسالت جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۱۲۳)

کیا غیر مسلم عادل حکومتوں کی تعریف کا جواز موجود ہے؟

رسول پاک ﷺ نے بھی غیر مسلم بادشاہوں کی تعریف کی ہے۔ چنانچہ نجاشی کے بارے میں فرمایا۔

"لو خرجتم الی ارض الحبشة فان بها ملكا لا يظلم عنده احد وهی ارض صدق حتى يجعل الله لكم فرجا مما انتم فيه" "اگر تم لوگ سرزمین حبشہ کو چلے جاؤ (تو بہتر ہوگا) کہ وہاں کے بادشاہ کے پاس کسی پر ظلم نہیں کیا جاتا اور وہ سچائی والی سرزمین ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے ان آفتوں سے جن میں تم ہو کوئی کشائش پیدا کر دے۔

(سیرۃ ابن ہشام جلد اول ذکر الهجرة الاولى الی ارض الحبشة)

شیعہ عالم علی حائری اپنی کتاب "موعظہ تحریف قرآن" صفحہ ۶۸ میں فرماتے ہیں:

"پیغمبر اسلام علیہ والہ السلام نے نوشیرواں عادل کے عہد سلطنت میں ہونے کا ذکر مدح اور فخر کے رنگ میں بیان فرمایا ہے"۔ موعظہ تحریف قرآن صفحہ ۶۸

انگریزوں کے بارے میں علامہ اقبال کے خیالات

ملکہ وکٹوریہ کی وفات پر آپ نے ایک مرثیہ لکھا اس میں فرماتے ہیں۔

میت اٹھی ہے شاہ کی تعظیم کیلئے — اقبال اڑ کے خاک سر رہ گزار ہو
صورت وہی ہے نام میں رکھا ہوا ہے کیا — دیتے ہیں نام ماہ محرم کا ہم تجھے ا
کہتے ہیں آج عید ہوئی ہے ہوا کرے — اس عید سے تو موت ہی آئے خدا کرے

(باقیات اقبال ۷۳، ۷۶ مرتبہ سید عبد الواحد معینی ایم۔اے، آکسن "آئینہ ادب" چوک مینار انار کلی، لاہور)

علامہ اقبال نے تعریف کر کے یہاں تک بس نہیں کہ بلکہ انگریزوں کو سایہ خدا کہا ہے۔ لکھتے ہیں۔

اے ہند تیرے سر سے اٹھا سایہ خدا — اک غمگسار تیرے مکینوں کی تھی، گئی
ہلتا ہے جس سے عرش یہ رونا اسی کا ہے — زینت تھی جس سے تجھ کو جنازہ اسی کا ہے۔

اہل حدیث اور دیوبند علماء کی نظر میں انگریزی حکومت :-

مولانا نذیر احمد دہلوی فرماتے ہیں:-

"ہمارے ہندوستان کی عافیت اسی میں ہے کہ کوئی اجنبی حاکم اس پر مسلط رہے جو نہ ہندو ہو نہ مسلمان ہو کوئی سلاطین یورپ میں سے ہو (انگریزی نہیں جو بھی مرضی ہو یورپ کا ہو سہی) مگر خدا کی بے انتہا مہربانی اسکی مقتضی ہوئی کہ انگریز بادشاہ ہوئے" (مجموعہ لیکچرز مولانا نذیر احمد دہلوی صفحہ ۴، ۵ مطبوعہ ۱۸۹۰ء)

پھر فرماتے ہیں:- کیا گورنمنٹ جابر اور سخت گیر ہے توبہ توبہ ماں باپ سے بڑھ کر شفیق"
(مجموعہ لیکچرز مولانا نذیر احمد دہلوی صفحہ ۱۹)

مولانا محمد حسین بٹالوی اور انگریز

"سلطان روم..... ایک اسلامی بادشاہ ہے لیکن امن عامہ اور حسن انتظام کے لحاظ سے "مذہب سے قطع نظر" برٹش گورنمنٹ بھی ہم مسلمانوں کیلئے کچھ کم فخر کا موجب نہیں ہے اور خاص گروہ اہل حدیث کیلئے تو یہ سلطنت بلحاظ امن و آزادی اس وقت کی تمام اسلامی سلطنتوں (روم، ایران خراسان) سے بڑھ کر فخر کا محل ہے"۔ (رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۹۲ جلد نمبر ۶)

پھر فرماتے ہیں:-

"اس امن و آزادی عام و حسن انتظام برٹش گورنمنٹ کی نظر سے اہل حدیث ہند اس سلطنت کو از بس غنیمت سمجھتے ہیں۔ اور اس سلطنت کی رعایا ہونے کو اسلامی سلطنتوں کی رعایا ہونے سے بہتر جانتے ہیں"۔ (رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱۰ صفحہ ۲۹۳ جلد نمبر ۶)

مولانا ظفر علی خان اور انگریز

"مسلمان ..... ایک لمحہ کیلئے بھی ایسی حکومت سے بدظن ہونے کا خیال نہیں کر سکتے (یعنی انگریزوں سے ..... ناقل) ..... اگر کوئی مسلمان گورنمنٹ سے سرکشی کی جرات کرے تو ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ وہ مسلمان نہیں"۔ (اخبار زمیندار لاہور ۱۱۔ نومبر ۱۹۱۱ء)

"اپنے بادشاہ عالم پناہ کی پیشانی کے ایک قطرے کی بجائے اپنے جسم کا خون بہانے کیلئے تیار ہیں اور یہی حالت ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی ہے"۔ (اخبار زمیندار لاہور ۲۳۔ نومبر ۱۹۱۱ء)

پھر نظم کی صورت میں فرماتے ہیں:-

جھکا فرط عقیدت سے میرا سر ہوا جب تذکرہ کنگ ایمپرر کا

جلالت کو ہے کیا کیا ناز اس پر کہ شہنشاہ ہے وہ بحر و بر کا
زہے قسمت جو ہو اک گوشہ حاصل ہمیں اس کی نگاہ فیض اثر کا !

(اخبار زمیندار لاہور ۹۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء)

وہابی انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہیں

شورش کاشمیری ایڈیٹر چٹان لکھتے ہیں:۔

"انگریز کے اولی الامر ہونے کا اعلان کیا اور فتویٰ دیا کہ ہندوستان دارالاسلام ہے۔ انگریز کا یہ خود کاشتہ پودا کچھ دنوں بعد ایک مذہبی تحریک بن گیا" (چٹان لاہور ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۶۲ء شمارہ نمبر ۴۲)

پھر مدیر طوفان ملتان لکھتا ہے:۔

"انگریزوں نے بڑی ہوشیاری اور چالاکی کے ساتھ تحریک نجدیت کا پودا (یعنی اہل حدیث جسے وہابی تحریک یا تحریک نجدیت بھی کہتے ہیں) ہندوستان میں بھی کاشت کیا اور پھر اس وقت اسے اپنے ہاتھ سے ہی پروان چڑھایا"۔ (طوفان ۷۔ نومبر ۱۹۶۲ء)

انگریزوں سے جاگیریں کسے ملیں؟

حضرت بانی جماعت احمدیہ کو انگریزوں کی طرف سے کوئی جاگیر نہیں ملی تھی۔ بلکہ انگریز حکومت نے تو آپ کے خاندان سے وہ بھی جائیدادیں چھین لیں جو آپ کے آباء و اجداد کی تھیں۔ اس خاندان کے ساتھ جو انگریز حکومت نے سلوک کیا اس کا ذکر "پنجاب چیفس" میں درج ہے۔

"پنجاب کے الحاق کے وقت اس خاندان کی تمام جاگیریں ضبط کرلی گئیں۔ کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا۔ سوائے (چند گاؤں کے) دو تین گاؤں پر مالکانہ حقوق تھے اور مرزا غلام مرتضیٰ اور ان کے بھائیوں کیلئے سات سو روپے کی ایک پنشن مقرر کردی گئی"۔ (پنجاب چیفس صفحہ ۴۱ عنوان گورداسپور ڈسٹرکٹ)

اس کے برعکس جو انگریز حکومت کی طرف سے علماء پر نوازشات تھیں وہ بلاوجہ نہیں تھیں بلکہ ان تعریفوں کے نتیجہ میں انہیں جاگیریں ملی تھیں۔ چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی کو انگریز کی خوشامد کے نتیجہ میں چار مربع زمین الاٹ ہوئی اور علامہ اقبال "سر" بن گئے۔ مولوی مسعود عالم صاحب ندوی لکھتے ہیں۔

"ہندوستان کی جماعت اہل حدیث ..... کے سرکردہ مولوی محمد حسین بٹالوی ..... نے سرکار انگریزی کی اطاعت کو واجب قرار دیا ..... جہاد کی منسوخی پر ایک رسالہ "الاقتصاد فی مسائل الجہاد" فارسی زبان میں تصنیف فرمایا تھا اور مختلف زبانوں میں اس کے تراجم بھی شائع کرائے تھے۔ معتبر اور ثقہ راویوں کا بیان ہے کہ اس کے معاوضے میں سرکار انگریز سے انہیں جاگیر بھی

ملی تھی"۔

(کتاب ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک صفحہ ۲۹)

مولوی محمد حسین بٹالوی کا اعتراف

"اراضی جو خدا تعالیٰ نے گورنمنٹ سے مجھے دلوائی ہے چار مربع ہے از انجملہ دو مربعوں کی کاشت زمین انتظام کا اختیار حافظ عبدالشکور اور اس کے بھائیوں کے سپرد رہے۔ دو مربعوں کی کاشت وغیرہ کا اختیار عبدالرشید اور اس کے بھائیوں کے سپرد رہے"۔ (اشاعۃ السنہ صفحہ ا نمبر ا جلد ۱۹)

اگر حضرت بانی جماعت احمدیہ اور آپ کی جماعت انگریز کا خود کاشتہ پودا تھی تو؟

- ☆ حضرت بانی جماعت احمدیہ کو حکومت کا باغی مولوی صاحبان کیوں قرار دیتے رہے اور افسران بالا کو آپ کے خلاف کیوں ابھارتے رہے۔
- ☆ انگریز حکومت نے کیوں نہ ایسی باتیں سکھلائیں جن سے گورنمنٹ کی تائید ہوتی۔
- ☆ حضرت بانی جماعت احمدیہ نے کیوں انگریزی حکومت کے خدا کو مارا بلکہ زندہ رہنے دیتے۔
- ☆ حضرت بانی جماعت احمدیہ کیوں پادریوں سے مباحثے کرتے رہے اور انہیں ہر جگہ شکست سے دوچار ہونا پڑا۔
- ☆ حضرت بانی جماعت احمدیہ پر کیوں جھوٹے مقدمات بنائے گئے اور آپ کو عدالتوں میں کیوں لایا گیا۔
- ☆ امرتسر کے ڈی۔ سی۔ اے مارٹینو نے حضرت بانی جماعت احمدیہ کے خلاف قاعدہ وارنٹ گرفتاری کیوں جاری کیا۔
- ☆ قادیان جانے والوں اور حضرت بانی جماعت احمدیہ سے ملنے والوں کے نام کیوں نوٹ کرتے تھے اور خفیہ رپورٹیں کیوں حاصل کی جاتی تھیں۔
- ☆ جب سر ڈگلس صاحب گورداسپور آئے تو پادریوں نے انہیں بار بار کیوں کہا کہ مرزا غلام احمد ہمارے دین کی ہتک کرتا ہے۔ اسے کسی نہ کسی طرح ضرور سزا ملنی چاہئے۔
- ☆ مقدمہ قتل میں پادری ڈاکٹر کلارک حضرت بانی جماعت احمدیہ کی مدد کرتا لیکن اس نے مخالفت کی اور اس کی تائید مولوی محمد حسین بٹالوی نے کی۔

کیا یہ ایجنٹوں والا سلوک ہے۔ کیا خود کاشتہ پودا کے ساتھ ایسا سلوک کیا جاتا ہے۔ ہرگز نہیں ہرگز

نہیں۔ بلکہ ان کے ساتھ اچھا سلوک ہوتا ہے۔ انہیں ہر قسم کی سہولتیں ملتی ہیں اور دولت دی جاتی ہے اور ان کی ہر ضرورت زندگی کو مدنظر رکھ کر پورا کیا جاتا ہے۔ مگر حضرت بانی جماعت احمدیہ اور آپ کی جماعت کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا گیا بلکہ دشمنوں والا سلوک کیا گیا ہے۔

"احمدیت خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے"

حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں۔۔

"دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بد قسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں۔ جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ ...... اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو آخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کیلئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرے ..... پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو۔ کاذبوں کے منہ اور ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا۔۔۔ جس طرح خدا نے پہلے مامورین اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا۔ اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے مامورین کے آنے کیلئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کردو"۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲-۱۳)

اعتراض :- حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (علیہ السلام) نے لکھا ہے کہ :-

آنحضرت ﷺ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ اس میں سور کی چربی پڑتی ہے" اس تحریر سے مرزا صاحب نے آنحضور ﷺ کی ہتک کی ہے۔

جواب:- اول یہ کہ یہ محض بدظنی ہے اور قرآن کریم ہمیں اس سے روکتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا "یا ایھا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم" (سورۃ الحجرات : ۱۳)
یعنی اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو۔ کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں۔
دوسرے یہ کہ اس مذکورہ بالا عبارت میں اور اس کے سیاق و سباق میں شک کا مضمون چل رہا ہے اور

شک کبھی بھی یقین کے مقابل پر کام نہیں دے سکتا۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ "ان الظن لا یغنی من الحق شیئا" (سورۃ النجم ۲۹) یعنی وہم حق کے مقابل میں کچھ بھی فائدہ نہیں دیتا۔

مفتی عزیز الرحمان دیوبندی سے دریافت کیا گیا کہ کسی کھیت کا اگر کچھ حصہ خنزیر وغیرہ کھا جائے تو باقی کا کھانا کیسا ہے؟ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ "کھانا اس کا جائز ہے لعدم الیقین و عموم البلوی" (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد اول صفحہ ۲۱۰)

مراد یہ کہ شک کی بناء پر فصل کو چھوڑا نہیں جا سکتا۔ پس قرآن کریم ہمیں زیادہ شکوک و شبہات میں پڑنے سے منع فرماتا ہے۔ اس وضاحت کے بعد اب مرزا صاحب کی اصل تحریر درج کی جاتی ہے:

آپ نے منشی محمد حسین صاحب کلرک دفتر سرکاری وکیل لاہور کے خط کے جواب میں لکھا۔

"آپ اپنے گھر میں سمجھا دیں کہ اس طرح شک و شبہ میں پڑنا بہت منع ہے۔ شیطان کا کام ہے۔ جو ایسے وسوسے ڈالتا ہے۔ ہرگز وسوسہ میں نہیں پڑنا چاہئے۔ گناہ ہے اور یاد رہے کہ شک کے ساتھ غسل واجب نہیں ہوتا۔ اور نہ صرف شک سے کوئی چیز پلید ہو سکتی ہے۔ ایسی حالت میں بے شک نماز پڑھنا چاہئے اور میں انشاء اللہ دعا بھی کروں گا۔ آنحضرت ﷺ اور آپ کے اصحاب وہمیوں کی طرح ہر وقت کپڑہ صاف نہیں کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اگر کپڑہ پر منی گرتی تھی تو ہم اس منی خشک شدہ کو صرف جھاڑ دیتے تھے۔ کپڑہ نہیں دھوتے تھے۔ ایسے کنواں کے پانی پیتے تھے جس میں حیض کے لتے پڑتے تھے۔ ظاہری پاکیزگی کی معمولی حالت پر کفایت کرتے تھے۔ عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے۔ حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔ اصول یہ تھا کہ جب تک یقین نہ ہو ہر ایک چیز پاک ہے۔ محض شک سے کوئی چیز پلید نہیں ہوتی۔ اگر کوئی شیر خوار بچہ کسی کپڑے پر پیشاب کر دے تو اس کپڑے کو دھوتے نہیں تھے محض پانی کا ایک چھینٹا اس پر ڈال دیتے تھے اور بار بار آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ روح کی صفائی کرو۔ صرف جسم کی صفائی اور کپڑے کی صفائی بہشت میں داخل نہیں کرے گی اور فرمایا کرتے تھے کہ کپڑوں کے پاک کرنے میں وہم سے بہت مبالغہ کرنا اور وضوء پر بہت پانی خرچ کرنا اور شک کو یقین کی طرح سمجھ لینا یہ سب شیطانی کام ہیں اور سخت گناہ ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کسی مرض کے وقت میں اونٹ کا پیشاب بھی پی لیتے تھے۔"

(الفضل ۲۲۔ فروری ۱۹۲۴ء صفحہ ۹ نمبر ۶۳ جلد نمبر ۱۱)

حضرت مرزا صاحب کی اس تحریر سے اول:۔ خود بخود مذکورہ بالا الزام کی تردید ہو جاتی ہے کیونکہ کہیں بھی یہ نہیں لکھا گیا کہ باوجود صحیح اور یقینی طور پر معلوم ہونے کے حضور ﷺ نے وہ پنیر استعمال فرمایا۔ بلکہ یہ تحریر فرمایا کہ پنیر کے متعلق صرف مشہور تھا۔

دوم:۔ قرآن کریم اہل کتاب کے کھانے حلال قرار دیتا ہے۔ سوائے اس کے کہ قطعی طور پر ان

میں کوئی حرمت والی چیز معلوم ہو۔ مثلاً مردار۔ خنزیر کا گوشت وغیرہ چنانچہ فرماتا ہے۔ "طعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم" (سورۃ المائدہ : ۶) یعنی تمہارے لئے ان لوگوں کا (پکا ہوا) کھانا جنہیں کتاب دی گئی تھی حلال ہے۔

علامہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی لکھتے ہیں:۔

"عن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم لما فتح مکة رای جبنة فقال ماهذا فقالوا طعام یصنع بارض العجم۔ فقالوا ضعوا فیه السکین وکلوا و روی احمد و البیهقی عنه۔ اتی صلی الله علیه وسلم بجبنة فی غزوة تبوک فقال این صنعت هذه قالوا بفارس و نحن نری ان یجعل فیها میتة فقال صلی الله علیه وسلم اطعموا۔ وفی روایة ضعوا فیها السکین واذکروا اسم الله تعالی وکلوا۔ قال الخطابی اباحه صلی الله علیه وسلم علی ظاهر الحال ولم یمتنع من اکله۔ (زرقانی شرح المواہب اللدنیہ جلد نمبر ۴ صفحہ ۳۲۵) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے مکہ فتح کیا تو آپ ﷺ نے پنیر دیکھ کر فرمایا۔ یہ کیا ہے؟ صحابہ نے کہا یہ کھانا ہے۔ جو عجمی علاقہ میں تیار کیا جاتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس میں چھری رکھو اور اسے کھاؤ۔ (یعنی چھری سے کاٹ کر کھاؤ ...... ناقل) احمد اور البیہقی نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں غزوہ تبوک میں پنیر پیش کیا گیا تو آپ نے پوچھا یہ کہاں تیار ہوا ہے صحابہ نے عرض کی فارس میں اور ہمارا خیال یہ ہے کہ اس میں مردار ڈالا جاتا ہے (یعنی مردار کی چربی ..... ناقل) حضور ﷺ نے فرمایا کھاؤ اور ایک اور روایت میں ہے کہ فرمایا اس میں چھری رکھو اور اللہ کا نام لیکر کھاؤ۔ ان حدیثوں کی بناء پر خطابی نے کہا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اس پنیر کو اس کی ظاہری حالت کی بناء پر مباح (جائز) ٹھہرایا۔ اور اس کے کھانے سے ممانعت نہیں فرمائی۔

"وکان علیه الصلوة والسلام یراعی صفات الاطعمة و طبائعها" یعنی حضور ﷺ کھانے کے رنگ و بو اور ظاہری شکل وصورت کا خیال رکھتے تھے۔ زرقانی شرح المواہب اللدنیہ جلد ۴ صفحہ ۳۲۵

حضرت مرزا صاحب نے پنیر کے متعلق "مشہور" ہونے کا لفظ استعمال فرمایا ہے جبکہ اسی قسم کے الفاظ فتح المعین شرح قرۃ العین میں زیر عنوان باب الصلوۃ زیر قاعدہ مہمہ مطبوعہ مصر مولفہ ۹۸۲ھ میں لکھا ہے:۔

"وجوخ اشتهر عملة بلحم الخنزیر و جبن شامی اشتهر عملة بانفحة الخنزیر وقد جاءه صلی الله علیه وسلم جبنة من عندهم ولم یسئل من

ذا لک "یعنی جوخ کے متعلق مشہور تھا کہ اس کے بنانے میں سور کی چربی استعمال ہوتی ہے۔ اور شامی پنیر کے متعلق مشہور تھا کہ مائع سور (چربی وغیرہ) سے بنایا جاتا ہے رسول کریم ﷺ کے پاس ان کے پاس سے (شام) پنیر آیا پس حضور ﷺ نے اس سے کھایا اور اس کی بابت کچھ نہ پوچھا۔

اسی طرح رسالہ "اظہار حق" درباب "جواز طعام اہل کتاب" شائع کردہ خان احمد شاہ صاحب قائم مقام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوشیارپور مطبوعہ اتالیق ہند لاہور صفحہ ۲۱ جس پر مولوی سید نذیر حسین دہلوی۔ مولوی محمد حسین بٹالوی۔ مولوی عبدالحکیم کلانوری۔ مولوی غلام علی قصوری اور دیگر علماء ہند کے دستخط و مواہیر ثبت ہیں۔ اس رسالہ میں فتح المعین کی شرح قرۃ العین کی مذکورہ بالا عبارت نقل کی گئی ہے مراد یہ ہے کہ ان اصحاب کے نزدیک بھی جب تک قطعی طور پر کسی چیز کے حرام ہونے کا کوئی ثبوت نہ ملے اسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کی تحریر اور دوسرے حوالہ جات کی روشنی میں یہ کہنا غلط ہے کہ یہ ہتک رسول ہے۔ اگر یہ ہتک رسول کی بات ہے تو یہ الزام سیدنا حضرت مسیح موعود پر نہیں آتا بلکہ ان بزرگوں پر آئے گا جنہوں نے آپ سے پہلے ایسا تحریر فرمایا۔

اعتراض :- له خسف القمر المنیر وان لی ۔ غسا القمران المشرقان اتنکر

اس شعر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضور ﷺ کیلئے چاند کو گرہن اور اپنے لئے دو چاندوں کے گرہن کے نشان ظاہر ہونے کا ذکر فرمایا ہے۔ اس سے اپنی فضیلت اور آنحضور ﷺ کی تنقیص ہوتی ہے۔

جواب :- یہ اعتراض حضرت مسیح موعود کی بے انداز تحریروں کے خلاف ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کو الگ کیا جاتا اور کل نبی جو اس وقت تک گزر چکے تھے سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ ﷺ نے کی۔ ہرگز نہ کرسکتے ان میں وہ دل اور قوت نہ تھی جو ہمارے نبی ﷺ کو ملی تھی اگر کوئی کہے کہ یہ نبیوں کی سوء ادبی ہے تو وہ نادان مجھ پر افتراء کرے گا میں نبیوں کی عزت اور حرمت کرنا اپنے ایمان کا جزو سمجھتا ہوں لیکن نبی کریم ﷺ کی فضیلت کل انبیاء پر میرے ایمان کا جزو اعظم اور میرے رگ و ریشہ میں ملی ہوئی بات ہے۔ یہ میرے اختیار میں نہیں کہ اس کو نکال دوں"۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۷۴)

پھر آپ حقیقت الوحی میں فرماتے ہیں:-

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی ﷺ جس کا نام محمد ﷺ ہے (ہزاروں ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق

شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے۔ جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع انسان کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین اور آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی"۔

اپنے منظوم کلام (جو کہ درثمین کے نام سے طبع شدہ ہے) میں آپ فرماتے ہیں:۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا — نام اس کا ہے محمد دلبر میرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر — لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے — اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں — وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

پھر عربی منظوم کلام آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں:۔

"انظر الی برحمۃ و تحنن — یا سیدی انا احقر الغلمان"

اس شعر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو احقر الغلمان کہا ہے کہ اے میرے محبوب آقا ﷺ میری طرف نظر شفقت فرما کیونکہ میں تیرے غلاموں میں سے بھی احقر ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس شعر میں آنحضرت ﷺ کی بیان کردہ ایک پیشگوئی کا ذکر کیا ہے۔ جو خسوف و کسوف کے نشان کے طور پر اپنے امام مہدی کے بارے میں پوری ہونے پر مشتمل ہے۔ اس پیش گوئی کا ذکر حدیث دار قطنی صفحہ ۱۸۸ میں ہے۔ یہ نشان ۱۸۹۴ء/۱۳۱۱ھ میں رمضان کے مہینہ میں روز روشن کی طرح پورا ہوا۔ اس حدیث میں آپ نے فرمایا تھا کہ "ان لمھدینا اٰیتین" کہ ہمارے مہدی کیلئے دو نشان ظاہر ہوں گے (وہ نشان یہی ہیں جس کا تذکرہ مذکورہ بالا شعر میں کیا گیا ہے) چنانچہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق ان نشانوں کا ظاہر ہونا بذات خود آنحضور ﷺ کی صداقت کے نشان ٹھہرے۔ اس طرح پر آپ کے تین نشان ہوئے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ آنحضور ﷺ کیلئے ایک اور اپنے لئے دو نشانوں کا تذکرہ کیوں کیا۔ دراصل اس شعر میں حضور نے صرف اس قدر بتایا ہے کہ اگر رسول اللہ ﷺ کی صداقت ایک نشان سے ثابت ہو جاتی ہے تو میری صداقت دو نشانوں سے کیوں ثابت نہیں ہو سکتی۔ آپ کا مقصد فضیلت بیان کرنا نہیں بلکہ آپ تو فرماتے ہیں:۔ "جو کچھ ہماری تائید میں نازل ہوتا ہے دراصل وہ سب آنحضرت ﷺ کے معجزات ہیں۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۵)

حضرت مسیح موعود پھر فرماتے ہیں:-

"سو میں نے خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے۔ جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا۔ اس پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان۔ بجز پیروی اس نبی ﷺ کے خدا تک نہیں پہونچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۳)

"بعض افراد امت محمدیہ کو جو کمال عاجزی اور تذلل سے آنحضرت ﷺ کی متابعت اختیار کرتے ہیں اور خاکساری کے آستانہ پر پڑ کر بالکل اپنے نفس سے گئے گزرے ہوتے ہیں خدا ان کو فانی اور ایک مصفیٰ شیشہ کی طرح پاکر اپنے رسول مقبول ﷺ کی برکتیں ان کے وجود بے نمود کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے اور جو کچھ منجانب اللہ ان کی تعریف کی جاتی ہے یا کچھ آثار اور برکات اور آیات ان سے ظہور پذیر ہوتی ہیں حقیقت میں مرجع تام ان تمام تعریفوں کا اور مصدر کامل ان تمام برکات کا رسول کریم ﷺ ہی ہوتا ہے"۔ (براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۲۵۸)

الزامی جواب

اگر حضرت مرزا صاحب کے اس شعر سے واقعی فضیلت مراد ہے تو درج ذیل تحریر سے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ فتدبروا۔ حضرت بایزید بسطامیؒ کے بارہ میں لکھا ہے کہ:-

"گویا حق تعالیٰ بایزید کی زبان پر خود بات کرتا ہے اور وہ یہ کہ "میرا جھنڈا محمدی ﷺ جھنڈے سے بڑا ہے..... جس طرح درخت سے انی انا اللہ کی آواز کا آنا جائز سمجھتے ہو۔ اسی طرح لوائی اعظم من لواء محمد۔ و سبحانی ما اعظم شانی میرا نشان نشان محمدی سے بڑا ہے اور میں پاک ہوں اور میری شان کیا ہے اعلیٰ ہے کا بایزید کے وجود کے درخت سے نکلنا جائز سمجھ لو"۔

(تذکرۃ الاولیاء فارسی صفحہ ۱۱۵ اردو ترجمہ صفحہ ۱۶۳)

پس حضرت مرزا صاحب پر یہ افتراء ہے کہ آپ نے آنحضرت ﷺ پر اپنی فضیلت ظاہر کی ہے۔

اعتراض :- حضرت مسیح موعودؑ نے نجم الہدیٰ صفحہ ۱۰ میں تحریر فرمایا ہے کہ :-

"ان العدا صاروا خنازیر الفلا ونساءھم من دونھن الاکلب"

یعنی دشمن جنگل کے سور اور ان کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں۔ اس شعر میں خطاب مسلمانوں کو کیا گیا ہے۔

جواب :- اس شعر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کو مخاطب نہیں کیا بلکہ آنحضور ﷺ کے دشمنوں کو مخاطب کیا ہے۔ چنانچہ اس شعر سے اگلے بیت میں اس کی وضاحت موجود ہے۔

"سبوا وما ادری لای جریمة۔ سبوا انعصی الحب او متجنب" (نجم الہدیٰ صفحہ ۱۰)

کہ انہوں نے گالیاں دی ہیں (رسول کریم ﷺ) کو اور میں نہیں جانتا کہ آپ کے کس جرم کی پاداش میں ایسا کیا گیا ہے۔ مگر ان کی گالیوں کی وجہ سے کیا ہم اپنے محبوب آقا ﷺ کو چھوڑ دیں گے؟ ہرگز نہیں۔

مسلمان تو آنحضور ﷺ کو گالیاں نہیں دیتا۔ اس سے یقیناً وہی شخص مراد ہیں جنہوں نے آنحضور ﷺ کو گالیاں دیں۔ جواباً اظہار حق کیلئے سخت الفاظ کا استعمال منع نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی قرآن کریم میں دشمنان آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے :-

"وجعل منهم القردة والخنازير وعبدالطاغوت اولئک شر مكانا"

(المائدہ : ۶۱)

"ان الذين كفروا من اهل الكتاب والمشركين فى نار جهنم خالدين فيها اولئک هم شر البرية" (سورۃ البینہ آیت نمبر ۷)

اسی طرح بر بتوں اور ان کے بزرگوں کو "حصب جهنم" (سورۃ الانبیاء : ۹۹) (انما المشركون نجس) (سورۃ توبہ : ۲۹) اور "شر الدواب" (انفال : ۲۳) اور اسی طرح "عتل بعد ذالک زنيم" (سورۃ القلم : ۱۴) کہا گیا۔ لیکن ایسے تمام الفاظ گالی کے طور پر نہیں بلکہ اظہار واقعہ کے طور پر تھے اور ایسے مخالفین سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں نہ تھے۔ بلکہ محض چند افراد تھے جن کی ریشہ دوانیاں منظر عام پر آچکی تھیں۔ بعینہٖ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اول تو ان کو مخاطب ہی نہیں کیا۔ بفرض محال یہ تصور کر ہی لیا جائے تب بھی آپ کے چند اشد معاندین مراد ہیں نہ کہ عام صالح علماء۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"نعوذ بالله من هتک العلماء الصالحين و قدح الشرفاء المهذبين سواء كانوا من المسلمين او المسيحين او الاريه۔" (لجۃ النور صفحہ ۶۷)

ترجمہ :- کہ ہم صالح علماء کی ہتک اور شرفاء کی توہین سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ خواہ ایسے لوگ مسلمان ہوں یا عیسائی یا آریہ۔ پھر فرماتے ہیں :-

"لیس کلا منا هذا فی اخیار هم بل فی اشرار هم" (الھدیٰ صفحہ ۶۸)

ترجمہ:۔ ہمارا یہ کلام شریر علماء کے متعلق ہے نیک علماء اس سے مستثنیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور مامورین کے خلاف اشد معاندین ہی ہمیشہ گندی زبان استعمال کرتے رہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے انبیاء جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے مظہر ہوتے ہیں ہمیشہ ان کیلئے رحمت کے طلبگار رہے اور ان کی ہدایت کیلئے دعا کرتے رہے۔ لیکن جب معاندین اپنی اشد ترین ایذا دہی سے باز نہ آتے تو بالآخر ان کی حقیقت حال کا بیان کرنے کیلئے انبیاء بھی ان کے خلاف سخت الفاظ استعمال کرتے رہے۔ ایسے الفاظ ہرگز ہرگز گالی کا رنگ نہیں رکھتے بلکہ اظہار حقیقت کے ساتھ ساتھ ان کو تنبیہ بھی مدنظر ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے بھی اپنے اشد ترین مخالفوں اور معاندین کو یوں فرمایا:۔

"اس زمانہ کے برے اور زناکار لوگ (مجھ سے) نشان طلب کرتے ہیں"۔ (متی باب ۱۶ آیت نمبر ۴)

پھر فرمایا۔"اے سانپ کے بچو" (متی باب ۱۲ آیت نمبر ۳۴)

"اے سانپو۔ اے افعی کے بچو! تم جہنم کی سزا سے کیونکر بچو گے"۔ (متی باب ۲۳ آیت نمبر ۳۳)

یہ سب باتیں بطور گالی نہیں بلکہ اظہار واقعہ اور بطور تنبیہ ہیں۔ اسی طرح رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں بھی اس قسم کا الزام لگایا گیا۔ چنانچہ تاریخ میں آتا ہے۔:

"اشراف قریش ابوسفیان کی معیت میں ابو طالب کے پاس پہونچے اور کہا کہ آپ کا بھتیجا ہمارے معبودوں کی مذمت اور ہمارے دین پر اعتراض کرتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ وہ ہماری عقل پر ہنستا اور ہمارے بزرگوں کو گمراہ خیال کرتا ہے۔ اسے سمجھا دیجئے کہ ہم سے تعرض نہ کرے۔ یا پھر اسے ہمارے حوالے کر دیجئے ہم خود اس سے نپٹ لیں گے"۔

("سیرت الرسول صفحہ ۱۸۸" از ڈاکٹر محمد حسین ہیکل اردو ترجمہ مولانا محمد وارث کامل مطبوعہ گارڈن پریس' لاہور بار دوم ۱۹۶۷)

قرآنی اسلوب کے مطابق اپنے محل پر مظلوم کی طرف سے جواباً سخت الفاظ استعمال کرنا بعض اوقات جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"لا یحب الله الجهر بالسوء من القول الا من ظلم" (سورۃ نساء آیت نمبر ۱۴۸)

یعنی اللہ تعالیٰ بری بات کے اظہار کو پسند نہیں فرماتا ہاں مگر جن پر ظلم کیا گیا ہو۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود اپنے مظلومیت کا اظہار ان الفاظ میں فرماتے ہیں:۔

"مخالفوں کے مقابل پر تحریری مباحثات میں کسی قدر میرے الفاظ میں سختی استعمال میں آئی تھی۔

وہ ابتدائی طور پر سختی نہیں ہے۔ بلکہ وہ تمام تحریر میں نہایت سخت حملوں کے جواب میں لکھی گئی ہے۔ مخالفوں کے الفاظ ایسے سخت اور دشنام دہی کے رنگ میں تھے جن کے جواب میں کسی قدر سختی مصلحت تھی۔ اس کا ثبوت اس مقابلہ سے ہوتا ہے جو میں نے اپنی کتابوں اور مخالفوں کی کتابوں کے سخت الفاظ اکٹھے کر کے کتاب مثل مقدمہ مطبوعہ کے ساتھ شامل کئے ہیں۔ جس کا نام میں نے کتاب البریہ رکھا ہے اور باایں ہمہ میں نے ابھی بیان کیا ہے کہ میرے سخت الفاظ جوابی طور پر ہیں۔ ابتداء سختی کی مخالفوں کی طرف سے ہے اور میں مخالفوں کے سخت الفاظ پر بھی صبر کر سکتا تھا۔ لیکن دو مصلحت کے سبب میں نے جواب دینا مناسب سمجھا تھا۔ اول۔ یہ کہ تا مخالف لوگ اپنے سخت الفاظ کا سختی میں جواب پا کر اپنی روش بدلا لیں اور آئندہ تہذیب سے گفتگو کریں۔ دوم۔ یہ کہ مخالفوں کی نہایت ہتک آمیز اور غصہ دلانے والی تحریروں سے عام مسلمان جوش میں نہ آویں۔ اور سخت الفاظ کا جواب بھی کسی قدر سخت پا کر اپنی پر جوش طبیعتوں کو اس طرح سمجھا لیں کہ اس طرف سے سخت الفاظ استعمال ہوئے تو ہماری طرف سے بھی کسی قدر سختی سے جواب ان کو مل گیا"۔ (کتاب البریہ صفحہ ۱۱)

اعتراض :۔ کتاب ایک غلطی کا ازالہ کی عبارت "حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں" پر معترض نے اعتراض کیا ہے کہ اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت فاطمہؓ کی توہین کی ہے۔

جواب :۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کشف :۔ "ایک نہایت ہی روشن کشف یاد آیا اور وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ نماز مغرب کے بعد عین بیداری میں ایک تھوڑی سی غیبت حس سے جو خفیف سے نشہ سے مشابہ تھی ایک عجیب عالم ظاہر ہوا کہ پہلے یکدفعہ چند آدمیوں کے جلد جلد آنے کی آواز آئی جیسی بسرعت چلنے کی حالت میں پاؤں کی جوتی اور موزہ کی آواز آتی ہے۔ پھر اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہ اور مقبول اور خوبصورت سامنے آ گئے۔ یعنی جناب پیغمبر خدا ﷺ و حضرت علی و حسنین و فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہم اجمعین اور ایک نے ان میں سے اور ایسا یاد پڑتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نہایت محبت اور شفقت سے مادر مہربان کی طرح اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا"۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۵۰۳)

کشف کی حقیقت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی متعدد کتب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مادر مہربان اور اپنے آپ کو فرزند اور بیٹے کی حقیقت دیتے ہوئے خود اپنے اس کشف کی حقیقت کو ظاہر فرمایا ہے۔

آپ فرماتے ہیں:-

1-1 "میرے پر ظاہر کیا گیا کہ میرا سر بیٹوں کی طرح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ران پر ہے"۔
(نزول المسیح حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۳۹)

2. "حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں"۔ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۹)

3. حضرت فاطمہؓ نے کمال محبت اور مادرانہ عطوفت کے رنگ میں اس خاکسار کا سر اپنی ران پر رکھ لیا"
(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ بھی کئی بزرگوں نے آپ کی طرح کے کشوف و خواب دیکھے ہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشف سے توہین لازم آتی ہے تو پھر یہ بزرگ اور اولیاء سلف بھی آپ کے ساتھ شامل اور مرتکب توہین قرار پائیں گے۔

بزرگانِ سلف

1. حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ نے فرمایا کہ:-

"رایت فی المنام کانی فی حجر عائشۃ ام المومنین رضی اللہ عنہا و انا ارضع ثدیھا الایمن ثم اخرجت ثدیھا الایسر فرضعتہ" یعنی میں نے خواب میں دیکھا کہ میں حضرت عائشہ کی گود میں ہوں اور ان کے دائیں پستان کو چوس رہا ہوں پھر میں نے بایاں پستان باہر نکالا اور اس کو چوسا۔ (قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبد القادر مطبوعہ مصر صفحہ ۲۷ ترجمہ اردو صفحہ ۸۱ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی)

2. حضرت مولانا محمد اسماعیل شہید نے مشہور بزرگ حضرت سید احمد بریلوی کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ "ایک دن جناب ولایت مآب نے حضرت کرم اللہ وجہہ اور جناب سیدۃ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو خواب میں دیکھا پس جناب علی مرتضیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ مبارک سے غسل دیا اور آپ کے بدن کو خوب اچھی طرح سے شست و شو کی۔ جس طرح والدین اپنے بیٹوں کو نہلاتے اور شست و شو کرتے ہیں اور جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے نہایت عمدہ و نفیس قیمتی لباس اپنے ہاتھ مبارک سے ان کو پہنایا"۔ (صراط المستقیم صفحہ ۱۷۶)

3. محمد علی صاحب اپنے مرشد قطب و غوث زماں مولانا فضل الرحمان کے خواب کے متعلق اپنی کتاب "ارشاد رحمانی و فضل یزدانی" (صفحہ ۵۸ مطبع فیض شاہجہانپور) میں فرماتے ہیں کہ:-

"ایک شب حضرت عالی اس نیاز مند سے اپنے بعض واردات اور معاملات بیان فرماتے تھے ان میں ایک یہ ارشاد ہوا کہ ایک مرتبہ حضرت علی ﷺ فرمانے لگے کہ ہمارے گھر میں جاؤ مجھے

جاتے ہوئے شرم آئی اس لئے تامل کیا حضرت نے مکرر فرمایا کہ جاؤ ہم کہتے ہیں میں گیا اندر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف رکھتی تھیں آپ نے سینہ مبارک بالکل کھول کر مجھے سینہ سے لگالیا اور بہت پیار کیا"۔ (درویش پریس دہلی کے صفحہ ۵۰ پر یہی عبارت ہے)

پس نہ یہ بزرگ اپنے خوابوں کی بناء پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی توہین کے مرتکب ہوئے ہیں اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشف سے کسی قسم کی توہین لازم آتی ہے۔ کیونکہ کشف ہمیشہ تعبیر طلب ہوتے ہیں جیسا قرآن کریم میں حضرت یوسف سورج' چاند اور گیارہ ستارے دیکھنا کہ وہ حضرت یوسفؑ کو سجدہ کر رہے ہیں۔ ظاہر پرست تو اس پر بھی اعتراض کر سکتا ہے لیکن تعبیر پر کوئی اعتراض نہیں۔

اعتراض :- حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسلمانوں کو "ذریتہ البغایا" کہا ہے۔

جواب :- "کل مسلم یقبلنی و یصدق دعوتی الا ذریۃ البغایا"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷'۵۴۸ مطبوعہ ریاض ہند)

یہی لفظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور جگہ پر بیان فرمایا اور اس کا ترجمہ بھی خود فرمایا۔

اذیتنی خبثا فلست بصادق
ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء

(انجام آتھم صفحہ ۲۸۲)

یعنی خباثت سے تو نے مجھے ایذاء دی ہے پس اگر اب تو رسوائی سے ہلاک نہ ہوا تو میں اپنے دعویٰ میں سچا نہ ٹھہروں گا۔ "اے سرکش انسان" (الحکم جلد ۱۱ نمبر ۷ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

ذریتہ البغایا کے الفاظ انہی معنوں میں حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام نے بھی استعمال فرمائے ہیں چنانچہ ابو حمزہ سے مروی ہے۔

"عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت لہ ان بعض اصحابنا یفترون ویقذفون من خالفھم۔ فقال الکف عنھم اجمل ثم قال واللہ یا ابا حمزۃ ان الناس کلھم اولاد البغایا۔ ما خلا شیعتنا" (فروع کافی جلد ۳ کتاب الروضہ مطبوعہ نو کشور صفحہ ۱۳۵)

"میں نے امام باقر علیہ السلام سے کہا کہ بعض لوگ اپنے مخالفین پر افتراء باندھتے ہیں اور بہتان لگاتے ہیں آپ نے فرمایا۔ ایسے لوگوں سے بچ کر رہنا اچھا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اے ابو حمزہ خدا کی قسم ہمارے گروہ کے علاوہ باقی تمام لوگ اولاد بغایا ہیں (یعنی دشمنان اہل بیت سرکش

ہیں!"

اسکی وضاحت اخبار مجاہد لاہور ۳-مارچ ۱۹۳۶ء یوں بیان کرتا ہے۔"ولد البغایا۔ابن الحرام۔ولد الحرام۔ ابن الحلال۔بنت الحلال وغیرہ یہ سب عرب کا اور ساری دنیا کا محاورہ ہے۔جو شخص نیکو کاری کو ترک کر کے بدکاری کی طرف جاتا ہے اسکو باوجودیکہ اسکے حسب ونسب درست ہو صرف اعمال کی وجہ سے ابن الحرام۔ولد الحرام کہتے ہیں۔اندریں حالات امام علیہ السلام کا اپنے مخالفین کو اولاد بغایا کہنا بجا اور درست ہے۔

اخبار مجاہد لاہور ۳-مارچ ۱۹۳۶ء

لغت کے اعتبار سے ذرّیّۃ البغایا کا مفہوم

1۔ "البغیۃ فی الولد نقیض الرشد و یقال ھو ابن بغیۃ" (تاج العروس جلد ۱۰ صفحہ ۳۰)
یعنی کسی کو ابن۔بغیہ کہنا سے مراد یہ ہے کہ وہ ہدایت سے دور ہے۔روحانیت سے عاری ہے کیونکہ یہ رشد کی نقیض ہے۔

2۔ "مقدمۃ الجیش" (تکون قبل ورود الجیش)(تاج العروس جلد ۱۰ صفحہ ۳۰) ہراول دستہ
یعنی ایسے لوگ جو اپنے آپ کو پیشوا سمجھتے ہیں۔یعنی مولوی لوگ (۳) اسی طرح نیزے کی انی بھی مراد ہے۔یعنی ایسے مخالفین جو لیڈر ہیں اور مخالفت میں پیش پیش ہیں۔اس طرف آنحضور ﷺ نے ایک حدیث میں اشارہ فرمایا ہے۔

"علماء ھم شر من تحت ادیم السماء"

(مشکوۃ جلد ا کتاب العلم الفصل الثالث صفحہ ۷۸ مطبع احمدی لاہور)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو یہ سمجھتے ہیں کہ ابھی ان میں نیک فطرت لوگ موجود ہیں۔اس لئے سارے لوگ کس طرح مراد ہو سکتے ہیں۔آپ فرماتے ہیں:۔"ہر ایک جو سعید ہوگا وہ مجھ سے محبت کرے گا اور میری طرف کھینچا جائے گا"۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۶۷)

"سو ہماری اس کتاب اور دوسری کتابوں میں کوئی لفظ یا کوئی اشارہ ایسے معزز لوگوں کی طرف نہیں ہے جو بدزبانی اور کمینگی کے طریق اختیار نہیں کرتے" پھر فرماتے ہیں:۔ (ایام الصلح ٹائیٹل پیج صفحہ ۲)

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

زیر بحث عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام سے ہے اور خود حضور نے اس کا ترجمہ بھی بیان فرمایا ہے۔چنانچہ ذریتہ البغایا کی تشریح میں بیان فرمایا۔"الذین طبع اللہ علی قلوبھم" یعنی ذریتہ البغایا کے وہ لوگ مراد ہیں جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر کردی ہے اور حق کو قبول نہ کرنے اور مخالفت میں حد سے زیادہ بڑھ جانے والے باغی' سرکش لوگ نہ کہ کنجنیوں کی

اولاد۔

اعتراض

حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب انجام آتھم سے یہ حوالہ "آپ کا (یعنی حضرت عیسیٰ کا) خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا"۔ درج کر کے آپ پر توہین مسیح علیہ السلام کے مرتکب ہونے کا الزام لگایا ہے۔

الزامی جواب

1 "هذا ما كتبنا من الاناجيل على سبيل الالزام وانا نكرم المسيح ونعلم انه كان تقيا ومن الانبياء الكرام" (البلاغ صفحہ ۷۹ از حضرت مسیح موعود)

یعنی ہم نے یہ سب باتیں از روئے اناجیل بطور الزام خصم لکھی ہیں ورنہ ہم تو مسیحؑ کی عزت کرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ پارسا اور برگزیدہ نبیوں میں سے تھے۔

2. "ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دیکر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں"۔
(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۸)

3. ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان مقدس کا بہر حال لحاظ ہے ...... سخت الفاظ کے عوض میں ایک فرضی مسیح کا بالمقابل ذکر کیا گیا ہے۔ اور وہ بھی سخت مجبوری سے"۔ (مکتوبات احمد جلد ۳ صفحہ ۱۴)

4. "عیسائی لوگ در حقیقت ہمارے اس عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتے جو اپنے تئیں صرف بندہ اور نبی کہتے تھے ...... بلکہ ایک شخص یسوع کو مانتے ہیں ...... اور کہتے ہیں اس شخص نے خدائی کا دعویٰ کیا ...... پڑھنے والوں کو چاہیے کہ ہمارے بعض سخت الفاظ کا مصداق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ سمجھ لیں بلکہ وہ کلمات یسوع کے متعلق لکھے گئے ہیں۔ جس کا قرآن و حدیث میں نام و نشان نہیں"

(آریہ دھرم ٹائیٹل پیج آخر)

5. "ہم نے اپنے کلام میں ہر جگہ عیسائیوں کا فرضی مسیح مراد لیا ہے اور خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ عیسیٰ بن مریم جو نبی تھا جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ وہ ہمارے درشت مخاطبات میں ہرگز مراد نہیں"۔

(تبلیغ رسالت جلد ۳ صفحہ ۶۴، ۶۵)

6- موسیٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا اور محمدی سلسلہ میں میں مسیح موعود ہوں۔ سو میں اس کی عزت کرتا ہوں جس کا ہم نام ہوں اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح میں اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں"۔ (کشتی نوح صفحہ ۲۵۰)

سید آل حسن نے بھی عیسائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:۔

7- "ذرا اپنے گریباں میں سر ڈال کر دیکھو کہ معاذاللہ حضرت عیسیٰ کے نسبت ولادت میں دو جگہ تم آپ ہی زنا ثابت کرتے ہو۔ (استفسار بحوالہ مقدمہ بہاولپور صفحہ ۱۳۴)

پادری عمادالدین کا اقرار

"راحاب تو کسبی تھی اور تمر بھی حرام کار تھی بنت سبع بھی بدکار تھی اس نے داؤد سے زنا کیا"
(انجیل متی کی تفسیر صفحہ ۷)

بائیبل کا بیان

1- یہود نے حضرت مسیح علیہ السلام کی جن دادیوں، نانیوں کو (جو آپ کے نسب نامہ میں درج ہیں) زناکار قرار دیا ہے۔ ان کا ذکر بائبل میں مختلف مقامات پر آیا ہے۔ مثلاً (۱) تمر کے ہاں اپنے خسر یہوداہ کے ساتھ مباشرت سے دو بیٹے (توام) زارح اور فارص پیدا ہوئے"۔
(پیدائش ۱۸، ۳۰-۲۸ : ۳۸)

2- "راحاب ایک کسبی عورت تھی جس کے ہاں جاسوس چھپے تھے"۔ (یشوع ۱ : ۲)

3- "بنت سبع العام کی بیٹی اور حتی اوریاہ کی بیوی تھی داؤد نے اس سے صحبت کی اور وہ حاملہ ہو گئی۔ اور پھر اس کے خاوند کو ایک جنگ میں مروا دیا اور اس کی بیوی کو اپنے گھر لے آیا"۔ (۲ سموئیل ۲۷-۴۵ : ۱۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیوں کے آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس پر پے در پے گندے حملوں اور گالیوں سے تنگ آ کر الزامی جواب والا طریق اختیار کیا۔ اور ان کی ہی کتب سے ان کا چہرہ دکھایا آپ فرماتے ہیں۔

یہ طریق ہم نے چالیس برس تک پادری صاحبوں کی گالیاں سن کر اختیار کیا ہے۔ (نور القرآن نمبر ۲ صفحہ ۱۳)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیوں کو ان کا چہرہ ان کے آئینے میں دکھایا ہے اور نقل کفر کفر نہ باشد۔

عیسائیت

مضمون	حوالہ
واقعات صلیب اور بائیبل	
1. مصلوب لعنتی ہوا کرتا ہے۔	1-استثناء ۲۱: ۲۲-۲۳ 2-گلتیوں ۳: ۱۳
2. مسیح کو مصلوب ہونا پسند نہ تھا۔ اس لئے وہ یہودیہ جانا نہ چاہتا تھا	یوحنا ۷: ۱
3. (i) مسیح کو واقعہ صلیب کے بارے پہلے سے خدا نے اطلاع دے دی تھی۔	۱-مرقس ۸: ۳۱ ۲-یوحنا ۳: ۱۴
ii اسی لئے نشان مانگنے والوں کو یوناہ کا نشان دکھانے کا ذکر کیا۔	متی ۱۲: ۳۹-۴۰، ۱۶: ۴
iii واقعہ صلیب سے ایک رات قبل مشہور معروف طبیب کو بلا کر دوا بنانے کا کہا۔	یوحنا ۱۹: ۳۹
iv چنانچہ نکودیمس حضرت مسیح کی ہدایت کے مطابق مرہمی دوائی تیار کر کے لایا۔	یوحنا ۱۹: ۴۰
4. واقعہ صلیب سے بچنے کے لئے مسیح نے خود دعا کی۔	۱-متی ۲۶: ۳۸-۳۹، یوحنا ۱۲: ۲۷-۲۸ ۲-مرقس ۱۴: ۳۵-۳۶ ۳-لوقا ۲۲: ۴۲
شاگردوں کو بھی حکم دیا کہ میرے لئے دعا کرو۔	۱-متی ۲۶: ۳۶ ۲-مرقس ۱۴: ۳۲-۳۳ ۳-لوقا ۲۲: ۴۰
5. کیونکہ مسیح جانتا تھا کہ	

حوالہ	مضمون
یعقوب ۱۷-۱۵: ۵	"دعا ایمان کے ساتھ ہو تو قبول ہوتی ہے۔
امثال ۲۹: ۱۵	i خداوند شریروں سے دور اور صادقوں کی سنتا ہے۔
زبور ۴۰-۳۶: ۳۷	ii صادق کو خدا نجات دیتا ہے۔
زبور ۷-۶: ۱۷	iv خدا توکل کرنے والوں کو مخالفوں سے بچاتا ہے۔
یوحنا ۳۱: ۹	v- خدا گنہگار کی دعا نہیں سنتا نیک کی ضرور سنتا ہے۔
زبور ۱۵-۱۴: ۵۰	vi خدا کا وعدہ ہے تو مصیبت میں مجھے پکار میں تیری سنوں گا اور تجھے بچاؤں گا۔
متی ۷: ۷	vii مسیح خود لوگوں کو ہدایت دیتے رہے کہ مانگو تو دیا جائے گا۔
عبرانیوں ۷: ۵	6- چنانچہ خدا ترسی کے باعث اس کی دعا سنی گئی
لوقا ۴۳: ۲۲	7- مسیح نے آسمان سے فرشتے کو اترتے دیکھا جس نے آکر
یوحنا ۳۰-۲۸: ۱۲	مسیح کو تسلی دی۔
متی ۲۰-۱۳: ۲	8- (ا) خدا تعالیٰ بھی مسیح کا خون بہانا نہیں چاہتا تھا۔ اس لئے مسیح کو بچپن میں مصر میں لے جانے کی تلقین کی گئی۔
متی ۱۹: ۲۷	ii گرفتاری کی رات پیلاطوس کی بیوی کو انذاری خواب آئی۔
1- یوحنا ۱۳: ۱۹	iv کرسی عدالت پر پیلاطوس نے بیوی کا پیغام سن کر
2- متی ۱۸-۱۷: ۲۷	مسیح کو چھوڑنے کی کوشش کی۔
3- مرقس ۱۰-۹: ۱۵	
1- مرقس ۲۲: ۲۳	v پیلاطوس نے پوچھا کہ اس میں کیا برائی ہے۔
2- لوقا ۱۴: ۱۵	
1- لوقا ۲۰-۱۴: ۲۳	vi چھوڑنے کے ارادہ سے کہا میں اس میں کوئی جرم نہیں پاتا۔
2- یوحنا ۳۹-۳۸: ۱۸	
3- یوحنا ۴: ۱۹	
متی ۲۴-۱۷: ۲۷	vii جب یہودی نہ مانے تو پیلاطوس نے بریت کے اظہار کے لئے اپنے ہاتھ دھوئے۔
1- مرقس ۳۵: ۱۵	9- ساتھ صلیب پر چڑھنے والے ڈاکوؤں نے طعن کیا۔
2- متی ۴۴: ۲۷	

مضمون	حوالہ
10- لوگوں نے طعن کے طور پر کہا سچا ہے تو نیچے اتر آ ہم ایمان لے آئیں۔	۱- متی ۲۷: ۴۰
	۲- مرقس ۱۵: ۳۲
	۳- لوقا ۲۳: ۳۵
11- مسیح کو بے ہوش کرنے کے لئے شراب کے نام پر کوئی چیز دی گئی۔	1- متی ۲۷: ۳۴، ۴۸
	2- مرقس ۱۵: ۲۳
	3- یوحنا ۱۹: ۲۹-۳۰
12- مسیح نے درد بھری آواز میں دعا کی۔ ایلی ایلی لما سبقتنی	متی ۲۷: ۴۶
13- پیلاطوس سے جب لاش مانگی گئی تو اس نے تعجب کیا اور تصدیق چاہی کہ فی الواقعہ مسیح مرگیا ہے۔	مرقس ۱۵: ۴۴-۴۵
14- مسیح صلیب پر صرف ۳ گھنٹے رہا	متی ۲۷: ۴۶
	یوحنا ۱۹: ۱۴
ii- مسیح صلیب پر صرف ۶ گھنٹے رہا	مرقس ۱۵: ۲۵
15- پیشگوئی کے مطابق مسیح کی ٹانگیں نہ توڑی گئیں۔	زبور ۲۲: ۱۵-۳۴
	یوحنا ۱۹: ۳۳
زلزلہ اور آندھی آئی	متی ۲۷: ۵۱-۵۲
16- برچھی چبھونے پر پانی اور خون فی الفور بہہ نکلا	یوحنا ۱۹: ۳۴-۳۵
17- پروگرام کے مطابق خلاف قانون پیلاطوس نے یوسف ارمتیاکو مسیح کو لے جانے دیا۔	متی ۲۷: ۵۸
	مرقس ۱۵: ۴۳
	لوقا ۲۳: ۵۲
	یوحنا ۱۹: ۳۸
18- پروگرام کے مطابق نکودیمس ۱۰۰ پونڈ وزنی مرہم تیار کر کے لایا جو مسیح کے بدن پر لیپ کی گئی اور مسیح کو کھلی کمرہ نما زیر زمین جگہ پر رکھا گیا۔	یوحنا ۱۹: ۴۰-۴۲
19- خدا تعالیٰ نے پہلے یہ خبر دے رکھی تھی کہ مسیح صلیب سے بچایا جائے گا۔	زبور ۲۲: ۱-۲۴
	زبور ۳۰: ۱-۱۲
	زبور ۲۸: ۱-۹

حوالہ	مضمون
	واقعہ صلیب کے بعد
متی ۲۷: ۶۳-۶۴	یہودیوں کو شک تھا کہ مسیح نہیں مرا۔
متی ۲۸: ۱۲	1- قبر پر موجود سپاہیوں کو پیسے دے کر ساتھ ملایا گیا۔
لوقا ۲۴: ۴-۵	2- بعض لوگوں نے حفاظت کی غرض سے نگرانی کی
یوحنا ۲۰: ۱۲	ذمہ داری ادا کی۔
لوقا ۲۴: ۱۳-۳۱	3- یسوع مسیح شناخت سے بچنے کے لئے اپنا حلیہ تبدیل کرتے رہے۔
یوحنا ۲۰: ۱-۷	
یوحنا ۲۰: ۱۴	i حتیٰ کہ محبوبہ تک نہ پہچان سکی۔
یوحنا ۲۱: ۴	
لوقا ۲۴: ۱۶-۱۷	ii جب مسیح خدا کی رہنمائی میں فلسطین سے نکلے تو نہ تو کوئی ان کو پہچان سکا نہ پیچھا کیا۔
(روایت حضرت ابو ہریرہؓ کنزل العمال جلد دوم)	
لوقا ۲۴: ۳۶	4- حواریوں سے چھپ کر ملاقات کرتے رہے۔
یوحنا ۲۰: ۱۹	
لوقا ۲۴: ۳۹	5- حواریوں کو یقین دہانی کرائی کہ میں وہی ہوں۔
لوقا ۲۴: ۴۱-۴۳	i- ان کی تسلی کے لئے مچھلی کا ٹکڑا لے کر کھایا
لوقا ۲۴: ۳۹	ii- مزید بتایا کہ روح کی ہڈی اور گوشت نہیں ہوتے۔
یوحنا ۲۰: ۱۷	6- بتایا کہ میں ابھی تک اپنے باپ کے پاس نہیں گیا۔
لوقا ۲۴: ۵	7- مریم مگدلینی کو کہا زندہ کو مردوں میں کیوں تلاش کرتی ہو۔
اعمال ۲: ۲۴-۳۲	8- نہ وہ عالم ارواح میں چھوڑ گیا اور نہ جسم کے سڑنے کی نوبت آئی۔
یوحنا ۲۱: ۱۹	9- ان باتوں سے اس نے ظاہر کر دیا کہ وہ کس قسم کی موت سے جلال ظاہر کرے گا۔
متی ۲۸: ۱۰	10- واقعہ صلیب کے بعد گلیل کو روانگی
1- یوحنا ۱۱: ۵۲	تاکہ خدا کے پراگندہ فرزندوں کو جمع کر کے ایک کر دے
2- یسعیاہ ۸: ۵۶	

مضمون	حوالہ
	3۔یوحنا ۲۰: ۱۷
	4-1 پطرس ۲: ۲۵
پولوس کو بھی مسیح کی طرح مردہ سمجھا گیا مگر وہ زندہ تھا۔	اعمال ۲۰-۱۹: ۱۴
11۔ مسیح نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ میری اور بھی بھیڑیں جو اس بھیڑخانہ کی نہیں۔	یوحنا ۱۶: ۱۰
12۔ مسیح کو اور ان کی والدہ کو فلسطین چھوڑنا پڑا اور مختلف ملکوں سے ہوتے ہوئے ایک دور کی سرزمین کی طرف سفر اختیار کرنا پڑا۔	تفسیر ابن جریر جلد ۳ صفحہ ۱۹۷ بحوالہ حضرت مسیح کشمیر میں فوت ہوئے۔ (انذر باس قابر قیصر)
<u>اگر مسیح صلیب پر مرجاتے تو ان کی صداقت مشتبہ ہو جاتی</u> کیونکہ خدا کا فیصلہ ہے۔	
1۔ جھوٹا نبی قتل کیا جائے۔	استثناء ۲۰-۱۹: ۱۸
2۔ جھوٹے نبی تلوار اور کال سے ہلاک ہوں گے۔	یرمیاہ ۱۵: ۱۴
3۔ میرا ہاتھ جھوٹے نبی کے خلاف چلے گا۔	حزقیل ۹: ۱۳
4۔ مسیح کو ملعون ثابت کرنے میں یہودیوں کامیاب ہو جاتے۔	استثناء ۲۳-۲۲: ۲۱
5۔ حالانکہ مسیح کو کوئی ملعون نہیں کہتا۔	1۔کرنتھیوں ۳: ۱۲
6۔ خدا کا یہ وعدہ کہ وہ نیکوں کی دعا کو قبول کرتا ہے اور انہیں مصیبت سے بچاتا ہے جھوٹا ثابت ہوتا۔	۱۔امثال ۲۹: ۱۵
	۲۔یعقوب ۱۷-۱۵: ۵
	۳۔زبور ۴۰-۳۶: ۳۷
	۴۔زبور ۱۹-۱۵: ۵۰
	زبور ۲۲-۱۵: ۳۴
	۵۔یوحنا ۳۱: ۹
13۔ یوناہ نبی کے نشان کا جو وعدہ مسیح نے کیا جھوٹا ثابت ہوتا۔ کیونکہ	متی ۴۰-۳۹: ۱۲
1۔ یوناہ نبی سمندر میں پڑ کر باوجود موت کے تمام اسباب کے زندہ رہا۔	یوناہ ۱۷: ۱
2۔ مچھلی کے پیٹ میں موت کے تمام اسباب مکمل ہونے کے باوجود زندہ رہا۔	یوناہ ۲-۱: ۲

مضمون	حوالہ
3- خدا نے یوناہ نبی کی دعا کو سن کر مچھلی کے پیٹ سے زندہ نکال دیا۔	یوناہ ۲:۱۰
4- یوناہ نبی کی قوم ان پر ایمان لائی۔	یوناہ ۳:۵
5- یہی بات مسیح نے کہی کہ میری اور بھیڑیں ہیں جو میری آواز سنیں گی۔	یوحنا ۱۰:۱۶
5.. اگر مسیح قربانی دینے کی غرض آیا تھا تو قربانی دینے سے کیوں کتراتا رہا۔	یوحنا ۱۲:۲۷
6 گرفتار کرانے والے حواری یہوداہ اسکریوطی سے نفرت کا اظہار کیوں؟ اور اسے شیطان کیوں کہا گیا۔	یوحنا ۶:۷۰
کفارہ کی حقیقت	
کیا آدم نے گناہ کیا؟	
1- گناہ یہ ہے کہ انسان اچھے اور برے کی صلاحیت رکھنے کے باوجود عمداً برا کام کرے جبکہ	
2- آدم اور حوا میں اچھے اور برے کی صلاحیت ہی نہ تھی۔	پیدائش ۲:۱۷ پیدائش ۳:۳
3- پھل نافرمانی کی غرض سے نہ کھایا بلکہ سانپ نے بہکایا۔	پیدائش ۳:۴ پیدائش ۳:۶
4- خدا نے سانپ کو تو سزا دی مگر	پیدائش ۳:۱۴-۱۷
5- آدم حوا کو پہننے کو لباس مہیا کیا	پیدائش ۳:۲۱
6- پھل کھا کر آدم کو نیک بد کی تمیز حاصل ہوئی۔ (سزا نہ دی گئی)	پیدائش ۳:۲۲
7- آدم اور حوا کو نیک و بد کی تمیز میں خدا کی مانند ہونے میں مزید ترقی کے امکان کی وجہ سے نکالا گیا تاکہ ہمیشہ کی زندگی نہ پائیں۔	پیدائش ۳:۲۲ پیدائش ۳:۲۳
8- آدم جنت میں ہمیشہ رہنے کے لئے پیدا نہ ہوا تھا بلکہ زمین میں پھلنے پھولنے کے لئے پیدا ہوا۔	پیدائش ۱:۲۸ پیدائش ۲:۱۵

حوالہ	مضمون
پیدائش ۲۶:۱	9- جنت میں آدم و حوا مثل بچہ کے تھے جب نیک و بد کی تمیز کے قابل ہوئے تو منصوبہ بندی کے تحت انہیں زمین میں بھیج دیا گیا' نہ کہ سزا کے طور پر
	کیا آدم کی اولاد میں گناہ آیا
	1- جب آدم نے گناہ کیا ہی نہیں تو گناہ کہاں سے آگیا۔
خروج ۱۳:۱-۲	2- آدم کو فرمایا پہلا بچہ (نر و مادہ) پاک ہے۔
لوقا ۲:۲۳	3- حضرت عیسیٰ کو اسی قانون کے تحت گرجا میں لایا گیا۔
مرقس ۱۰:۱۳-۱۵	4- حضرت عیسیٰ بھی بچوں کو پاک سمجھتے تھے۔ اس لئے
مرقس ۱۰:۱۳-۱۵	5- حضرت عیسیٰ نے حواریوں کو بچہ بننے کا حکم دیا۔
	6- بائیبل میں مسیح سے قبل نیک اور پاک لوگوں کا ذکر موجود ہے۔ جو بتا رہا ہے کہ نیک بننے کے لئے انہیں مسیح کے خون کی ضرورت نہ تھی۔ اگر اس وقت نہیں تو اب کیوں؟
	کیا مسیح خود پاک تھا کہ کفارہ دے سکے
ایوب ۱۴:۴؛ ۱۵:۱۴	1- جو عورت سے پیدا ہوا وہ کیونکر پاک ٹھہرا۔
متی ۳:۱۵	2- مسیح نے پاک ہونے کے لئے بپتسمہ لیا۔
متی ۳:۱۶	3- بپتسمہ لینے کے بعد مسیح پر روح القدس نازل ہوا۔
لوقا ۱:۱۵	4- جبکہ یوحنا پیٹ میں ہی روح القدس سے بھر گیا۔
متی ۱۱:۱۱	5- اسی لئے مسیح نے یوحنا کو سب سے بڑا قرار دیا۔
مرقس ۱۰:۱۸	6- مسیح نے اپنے نیک ہونے کی خود نفی کر دی۔
پیدائش ۳:۶	7- پہلے عورت نے کھایا اور اپنے خاوند کو بھی دیا۔
پیدائش ۳:۱۶	8- عورت کو سزا دی کہ دردِ زہ سے بچہ جنے گی۔
پیدائش ۳:۱۹	9- مرد کو سزا دی کہ خون پسینے کی محنت سے روٹی کمائے گا۔ کفارہ کے بعد یہ سزا باقی ہے۔ کیوں؟ بانجھ کے بارے کیا خیال ہے؟
	10- کفارہ کا تصور پہلے موجود نہ تھا بلکہ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے۔
ہوسیع ۶:۶	1- میں قربانی نہیں رحم پسند کرتا ہوں۔

حوالہ	مضمون
۲۔ متی ۹: ۱۳	
۳۔ متی ۱۲: ۷	
۱۔ یسعیاہ ۵۵: ۷	2۔ بدکار بھی توبہ کر کے معافی حاصل کر سکتے ہیں۔
۲۔ حزقیل ۱۸: ۲۸	
حزقیل ۱۸: ۲۷	3۔ اگر شریر شرارت سے باز آئے تو زندہ رہے گا۔
حزقیل ۱۸: ۲۱-۲۲	4۔ گناہ سے باز آئے تو زندہ رہے۔
گنتی ۱۴: ۱۹-۲۰	5۔ خدا نے معافی کی درخواست پر معاف کر دیا۔
۲ تواریخ ۷: ۱۴	6۔ عاجزی سے دعا کرنے پر معافی اعلان
حزقیل ۱۸: ۲۷	7۔ جو جان گناہ کرتی ہے وہی مرتی ہے۔
حزقیل ۱۸: ۲۰-۲۱	
یرمیاہ ۳۱: ۲۹-۳۰	
یرمیاہ ۳۱: ۳۰	8۔ ہر ایک اپنی ہی بدکاری سے مرے گا۔
حزقیل ۱۸: ۱۴-۱۷، ۲۰	9۔ بیٹا باپ کے گناہ کے عوض نہ مرے گا۔
۲ سلاطین ۱۴: ۶	10۔ بیٹا باپ کے بدلے اور باپ بیٹے کے بدلے نہ مارا جائے۔
استثناء ۲۴: ۱۶	
۲ تواریخ ۲۵: ۴	
یسعیاہ ۴۳: ۱۱	11۔ صرف خدا ہی بچانے والا اور نجات دینے والا ہے۔
یسعیاہ ۴۵: ۱۵	12۔ اے اسرائیل کے خدا نجات دینے والے
امثال ۱۳: ۸	13۔ آدمی کی جان کا کفارہ اس کا مال ہے۔
امثال ۱۳: ۹	14۔ صادق کا چراغ روشن رہے گا لیکن شریر کا دیا بجھا دیا جائے گا۔
امثال ۲۱: ۱۸	15۔ شریر صادق کا فدیہ ہو گا۔ دغا باز راست باز کے بدلے دیا جائے گا۔
	مسیح کے خون کی گناہوں کی معافی کے لئے ضرورت نہیں۔
متی ۱۲: ۳۷	1۔ تو اپنی باتوں کے سبب راست باز اور قصوروار ہو گا۔

مضمون	حوالہ
2- توبہ کرو تا تمہارے گناہ مٹائے جائیں۔	اعمال ۳: ۱۹
	اعمال ۲: ۳۸
3- اگر جنت میں جانا چاہتا ہے تو یہ عمل کر۔	متی ۱۹: ۲۱-۲۲
4- اگر توبہ نہ کرو تو آسمانی بادشاہت میں داخل نہ ہوگے۔	متی ۱۸: ۳
5- اگر گناہوں کا اقرار کریں تو خدا معاف کردے گا۔	1- یوحنا کا خط نمبر ۱ ۱: ۹
	2- متی ۳: ۸-۹
	3- اعمال ۲: ۳۸
	4- اعمال ۱۳: ۲۴
	5- مرقس ۱: ۴
	6- لوقا ۳: ۳
6- لوگوں کے گناہ معاف کرو خدا تمہارے گناہ معاف کرے گا۔	متی ۶: ۱۴
7- اگر توبہ نہ کروگے تو سب ہلاک ہو جاؤ گے۔	لوقا ۱۳: ۳-۴
8- اعمال سے انسان راستباز ٹھہرتا ہے	یعقوب کا خط ۲: ۲۴
i- ابن آدم کو گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔ (تو پھر قربانی دینے کی کیا ضرورت تھی)	متی ۹: ۶
ii- حواریوں کو بھی گناہ معاف کرنے کا اختیار دیا۔	یوحنا ۲۰: ۲۲-۲۳
iii میرا جسم کچھ نہیں بلکہ تعلیم ہے جو بچا سکتی ہے۔	یوحنا ۶: ۶۳
iv پطرس کو حکم دیا ستر بار گناہ معاف کرو	متی ۱۸: ۲۱-۲۲
<u>کفارہ پر ایمان کا نتیجہ</u>	
1- سننے میں آیا ہے کہ حرامکاری بڑھ گئی ہے۔	۱- کرنتھیوں ۵: ۱
2- میں صاف کہہ دوں گا میری تم سے کبھی واقفیت نہ تھی	متی ۷: ۲۳
کفارہ کے عقیدہ پر تبصرہ	
1- (ا) خدا نے آدم کو پاک پیدا کرکے زمین کو پاک لوگوں سے بھرنے کا ارادہ کیا تو سانپ نے آدم کو گناہ گار بنا کر خدائی منصوبہ ناکام بنا دیا جس کا خدا کو غم پہنچا۔ کیا ایسا خدا قادر مطلق خدا ہو سکتا ہے؟	پیدائش ۶: ۶

مضمون	حوالہ
2- اگر خدا عادل ہونے کی وجہ سے گناہ معاف نہیں کر سکتا تو یہ حل شروع میں کیوں نہ سوچا- کیونکہ ہزارہا سال لوگوں کو گناہ گار مرتے دیکھتا رہا- سانپ کو لعنتی قرار دینے کے علاوہ کچھ نہ کر سکا- اس صورت میں یہودی' یہودہ اور پیلاطوس انعام کے مستحق ہیں جنہوں نے خدائی عدل میں مدد دی- یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ باقی لوگ تو گناہ کی وجہ سے ہمیشہ کی موت مر گئے مگر خدا نے اپنے بیٹے کو تیسرے دن ہی زندہ کر کے کونسا عدل کا تقاضا پورا کیا- یہ عارضی موت مستقل موت کا بدل کس طرح ہو سکتی ہے- اگر خدا اپنے بیٹے کو ہمیشہ کے لئے مار کر حقیقی قربانی نہیں کرنا چاہتا تھا تو یہ ڈرامہ ہی کیوں کیا؟ حقیقت یہ ہے کہ کوئی قربانی نہیں ہوئی یہی وجہ ہے کہ عیسائی آج بھی کفارہ پر ایمان کے باوجود سزا بھگت رہے ہیں-	
آنحضرت ﷺ کے بارے بائیبل کی پیشگوئیاں	
ا تیرے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا-	استثناء ۱۸: ۱۸
	اعمال ۳: ۲۲
بنی اسماعیل بنی اسرائیل کے بھائی ہیں-	پیدائش ۲۱: ۱-۴
	پیدائش ۱۷: ۱-۸
	پیدائش ۲۵: ۱۲-۱۹
ب انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا	سورۃ المزمل ۱۵
2- دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ فاران سے آیا	استثناء ۳۳: ۲
3- فاران مکہ میں ہے-	پیدائش ۲۱: ۲۰-۲۱
4- عرب کی بابت بار نبوت	یسعیاہ ۲۱: ۱۳-۱۷
5- قدوس فاران سے آیا	حبقوق ۳: ۳-۶

حوالہ	مضمون
یسعیاہ ۴۲: ۱۰-۱۷ یسعیاہ ۳۵: ۲-۱۰	6. قیدار اور سلع کے لوگ گیت گائیں
یسعیاہ ۶۰: ۷-۸	7. قیدار کی سب بھیڑیں جمع ہوں گی اور میں اپنے گھر کو جلال بخشوں گا۔
	ب۔قیدار حضرت اسماعیل کے بیٹے کا نام تھا۔
زبور ۱۱۸: ۲۰-۲۶ میکاہ ۵: ۲ متی ۲۳: ۳۹	8. مبارک وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے۔
یسعیاہ ۹: ۶-۸	ایک بچہ ہوگا جس کا نام عجیب ہوگا ...... حکومت کی ذمہ داری اس کے کندھے پر
یوحنا ۱: ۱۹-۲۲	مسیح کی بعثت کے وقت یہودی ایلیاہ، مسیح اور وہ نبی کے منتظر تھے۔
متی ۱۱: ۱۵ متی ۱۷: ۱۰-۱۳	مسیح نے وضاحت کردی کہ ایلیا یوحنا کے وجود میں آچکا ہے۔
یوحنا ۱۶: ۷-۱۳	مجھے بہت سی باتیں کرنی ہیں ... جب روح حق آئے گا تو سب کچھ بتائے گا۔
یوحنا ۱۴: ۱۶	دوسرے مددگار کے لئے درخواست کروں گا۔
یوحنا ۱۴: ۳۰	دنیا کا سردار آتا ہے۔
یوحنا ۱۴: ۲۵-۲۶ یوحنا ۱۵: ۲۶	باپ میرے نام سے بھیجے گا
۱-کرنتھیوں ۱۳: ۱۰	جب کامل آئے گا تو ناقص جاتا رہے گا۔
یسعیاہ ۲۹: ۱۱-۱۲	میں نہیں پڑھ سکتا
۱-متی ۲۱: ۳۳-۴۱ ۲-لوقا ۱۳: ۱-۹ ۳-لوقا ۲۰: ۹-۱۸	باغ کے ٹھیکہ کی مثال کہ آخر پر باغ کا مالک خود آئے گا
اعمال ۳: ۱۷-۲۱	مسیح دوبارہ نہیں آسکتا جب تک وہ نبی نہ آئے۔
یوحنا ۱۶: ۷	میرا جانا بہتر ہے جاؤں گا تو اسے بھیج دوں گا۔

مضمون	حوالہ
واقعہ پینتیکوس میں روح القدس کا ظہور مصداق نہیں بن سکا۔	یوحنا نمبر۱ ۴: ۱-۳
مسیح نے تو خود اپنے حواریوں کو فرمایا "روح القدس لو"	یوحنا ۲۰: ۲۲
مسیح کی بعثت کی غرض	
یہ اعلان کرتا تھا کہ	
1- خدا کی بادشاہت قریب آگئی ہے۔	متی ۴: ۱۷
2- مجھے اور شہروں میں خوشخبری دینی ہے اسی غرض کے لئے بھیجا گیا ہوں	لوقا ۴: ۴۳
3- یسوع نے منادی کہ بادشاہی قریب آگئی ہے۔	مرقس ۱: ۱۵
4- حواریوں کو حکم دیا کہ منادی کرو کہ بادشاہی قریب آگئی ہے۔	۱- متی ۱۰: ۷ ۲- لوقا ۹: ۲، ۱۰
5- اور شہروں میں جا کر منادی کریں اسی لئے نکلا ہوں۔	مرقس ۱: ۳۸-۳۹
6- دعا سکھلائی کہ "تیری بادشاہی آئے"	متی ۶: ۱۰
7- ابن آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے۔	لوقا ۱۹: ۱۰
سفید گھوڑے پر سوار کو کھلے آسمان سے آتے دیکھا۔	مکاشفہ ۱۹: ۱۱-۱۶
	دانیال ۲: ۴۴، ۷: ۱۳-۱۴
	۹: ۲۴-۲۷
	مکاشفہ ۱۰: ۶-۷، ۵: ۱-۵
	یسعیاہ ۱۱: ۱-۱۰، یسعیاہ ۳۲: ۱-۳
	یسعیاہ ۳۴: ۲، ملاکی ۴: ۱-۳
	زبور ۲: ۱-۹
	امثال ۲: ۱۰-۵
	زبور ۲۵: ۲۱-۲۵
	یرمیاہ ۱۸: ۱۵-۱۸، ۳۱: ۳۱-۳۴
	زبور ۱۷: ۹-۲

حوالہ	مضمون
متی ۳	آنے والا روح القدس سے بپتسمہ دے گا جبکہ مسیح نے خود بپتسمہ لیا۔
	## بائیبل میں خدا کے بیٹے کا محاورہ
	مسیح خدا کے حقیقی، سوتیلے، متبنیٰ یا منہ بولے بیٹے میں سے کیا تھے۔ جبکہ حقیقی اور سوتیلا بیٹا خدا کی بیوی کا تقاضا کرتا ہے۔ متبنیٰ کمزوری اور نعوذ باللہ فنا کو چاہتا ہے جو کہ ناممکن ہے۔ استعارہ اور منہ بولے بیٹے کی مثالوں کا بائیبل میں ذکر موجود ہے مثلاً
زبور ۲: ۷	1. تو میرا بیٹا ہے آج مجھ سے پیدا ہوا ہے۔
مکاشفہ ۲۱: ۷	2. میں اس کا خدا اور وہ میرا بیٹا ہوگا۔
خروج ۴: ۲۲	3. یعقوب میرا پہلا بیٹا ہے۔
یرمیاہ ۳۱: ۹	4. میں خدا اسرائیل کا باپ ہوں۔
لوقا ۳: ۳۸	5. آدم خدا کا بیٹا تھا۔
پیدائش ۶: ۲	6. خدا کے بیٹوں نے آدمیوں کی بیٹیوں کو دیکھا۔
ایوب ۳۸: ۷	7. خدا کے سب بیٹے خوشی سے للکارتے تھے۔
رومیوں ۸: ۱۴	8. ہم خدا کے بیٹے ہیں جو خدا سے ہدایت پاتے ہیں۔
لوقا ۶: ۳۵	9. تم خدا کے بیٹے ٹھہرو گے۔
متی ۵: ۹	10. جو صلح کراتے ہیں وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔
زبور ۶۸: ۵	11. یتیموں کا باپ خدا ہے۔
مرقس ۱۱: ۲۵ متی ۶: ۱۴	12. اگر بخشو گے تو آسمانی باپ تمہیں بخشے گا۔
رومیوں ۸: ۱۴	13. جنہوں نے خدا کی روح سے ہدایت پائی خدا کے بیٹے ہیں۔
۲-کرنتھیوں ۶: ۱۷-۱۸	14. ناپاک چیزوں کو نہ چھوؤ تو میں تمہارا باپ اور تم میرے بیٹے ہوگے۔
یوحنا کا خط نمبر ۱ ۳: ۹-۱۰	15. خدا کے فرزند گناہ نہیں کرتے
یوحنا ۱: ۱۲	16. اس نے انہیں خدا کا فرزند ہونے کا حق بخشا۔

مضمون	حوالہ
17۔ وہ پکارے گا تو میرا باپ ہے۔	1۔ زبور ۲: ۷
	2۔ زبور ۸۹: ۲۶
18۔ جو میرا گھر بنائے گا وہ میرا بیٹا ہو گا۔	1 تواریخ ۲۲: ۱۰
19۔ جو یسوع مسیح پر ایمان لاتا ہے وہ خدا کا بیٹا ہے۔	یوحنا نمبر ۱، ۵: ۱
20۔ تمہارا آسمانی باپ۔	متی ۵: ۴۸
	متی ۶: ۱
21۔ سچے پرستار اپنے باپ کی پرستش روح سے کریں	یوحنا ۴: ۲۳
22۔ جو خدا کے حکموں پر عمل کرتے ہیں وہ خدا کے بیٹے ہیں۔	یوحنا ۸: ۳۸-۴۴
23۔ تم سب خدا ہو۔	یوحنا ۱۰: ۳۴-۳۶
24۔ اے موسیٰ تو خدا ہو گا۔	خروج ۴: ۱۶، ۷: ۱-۲

یسوع کے علاوہ نیک لوگ

مضمون	حوالہ
1۔ نوح خدا کے ساتھ چلتا تھا۔	پیدائش ۵: ۲۴
2۔ یوسف میں خدا کی روح تھی۔	پیدائش ۴۱: ۳۸
3۔ بضلی ایل بن اوری روح اللہ سے معمور تھا	1۔ خروج ۳۱: ۳-۵
	2۔ گنتی ۲۷: ۱۸
4۔ یشوع بن نون حکمت کی روح سے بھرا ہوا تھا۔	استثناء ۳۴: ۹
5۔ داؤد کو خدا نے چن لیا	1۔ سلاطین ۱۱: ۳۴
6۔ داؤد راست باز تھا۔	1۔ سلاطین ۳: ۸
7۔ خدا حزقیل کے ساتھ تھا	۲ سلاطین ۱۸: ۷
8۔ یسعیاہ نبی صالح تھا	۲ سلاطین ۲۰: ۳
9۔ یوسیاہ نے وہ کیا جو راست تھا۔	۲ سلاطین ۲۲: ۲
10۔ ایوب راست باز تھا	ایوب ۱: ۱
11۔ نوح دانی ایل اور ایوب صادق تھے۔	حزقی ایل ۱۴: ۱۴-۲۰
12۔ دانی ایل نیک اور راست باز تھا۔	دانی ایل ۶: ۴
13۔ یوحنا سب سے زیادہ راست باز تھا۔	متی ۱۱: ۱۱
14۔ زکریا اور اس کی بیوی راست باز تھے۔	لوقا ۱: ۵-۶

مضمون	حوالہ
15- یوحنا ماں کے پیٹ میں روح سے بھر گیا۔	لوقا ۱:۱۵
16- مسیح سے قبل شمعون پر روح کا سایہ تھا۔	لوقا ۲:۲۵
17- دانی ایل میں مقدس روح ہے۔	دانی ایل ۴:۸-۹
18- اسرائیلی خیموں پر خدا کی روح نازل ہوئی۔	گنتی ۲۴:۲
19- زکریا روح سے بھر گیا۔	لوقا ۱:۶۷
20- حضرت مریم پر روح القدس نازل ہوا۔	لوقا ۱:۳۵
21- وہ سب روح القدس سے بھر گئے۔	لوقا ۲:۴
22- خدا تم سب میں ہے	افسیوں ۴:۶
23- شمعون نیک آدمی اور روح القدس سے لگتا تھا۔	لوقا ۲:۲۵
24- ہابیل نیک تھا۔	عبرانیوں ۱۱:۴
بائبل میں ایک خدا کا تصور پایا جاتا ہے	
1- میرے حضور تو غیر معبودوں کو نہ ماننا۔ خداوند تیرا خدا میں ہوں۔	خروج ۲۰:۱-۳
2- واحد خدا خداوند کو چھوڑ کر قربانی دے تو نابود ہو۔	خروج ۲۲:۲۰
3- خداوند ہی خدا ہے اس کے سوا اور کوئی نہیں۔	استثناء ۴:۳۵، استثناء ۴:۳۹
4- تیرے سوا کوئی خدا نہیں۔	تواریخ ۸:۶ تواریخ ۱۷:۲۰
5- تیرا خدا میں ہی ہوں	زبور ۵۰:۷
6- یارب تیرے جیسا کوئی نہیں	زبور ۸۶:۸
7- نہ مجھ سے پہلے کوئی خدا ہوا اور نہ بعد میں ہوگا۔	یسعیاہ ۴۳:۱۰-۱۱
8- میں ہی اول ہوں اور میں ہی آخر ہوں۔	یسعیاہ ۴۴:۶
9- میں ہی خداوند ہوں اور کوئی نہیں۔	یسعیاہ ۴۵:۵،۶،۱۸،۲۱،۲۲ یسعیاہ ۴۶:۹
10- تیرے سوا اور کوئی ہے ہی نہیں۔	۱-سموئیل ۲:۲ ۲-سموئیل ۷:۲۲
11- تیرے سوا آسمان کے اوپر اور زمین کے نیچے کوئی خدا	۱-سلاطین ۸:۲۳

مضمون	حوالہ
نہیں۔	۱-سلاطین ۸: ۲۳
12- تو خداوند اپنے خدا کو سجدہ کر	متی ۴: ۱۰
13- تمہارا باپ ایک ہی ہے جو آسمانی ہے۔	متی ۲۳: ۹
14- ہمارا خداوند ایک ہی خدا ہے۔	مرقس ۱۲: ۲۹
15- اکیلا خدا ہی نیک ہے۔	مرقس ۱۰: ۱۸
16- سوائے اس کے کوئی خدا نہیں۔	مرقس ۱۲: ۳۲
17- نیک تو صرف ایک ہی ہے۔	لوقا ۱۸: ۱۹
18- عزت جو خدائے واحد کی طرف سے ہوتی ہے۔	یوحنا ۵: ۴۴
19- میرا خدا مجھ سے بڑا ہے۔	یوحنا ۱۴: ۲۸
20- اس زندہ خدا کی طرف پھر۔	اعمال ۱۴: ۱۵
21- جس خدا نے زمین و آسمان پیدا کیا۔	اعمال ۱۷: ۲۴
22- خدا ایک ہی ہے۔	گلتیوں ۳: ۲۰
23- سوائے ایک کے اور کوئی خدا نہیں۔	۱-کرنتھیوں ۸: ۴، ۶
24- مسیح کو خدا نہیں کہتا۔	۱-کرنتھیوں ۳: ۲۳
25- ہماری امید اس زندہ خدا پر ہے جو ایمانداروں کا منجی ہے۔	۱-تمتھیس ۴: ۱۰
26- سب کا خدا اور باپ ایک ہی ہے۔	افسیوں ۴: ۶
27- تو ایمان رکھتا ہے کہ خدا ایک ہی ہے۔	یعقوب ۲: ۱۹
مسیح میں خدائی صفات نہ تھیں	
1- بدی تیرے ساتھ نہیں رہ سکتی۔	زبور ۵: ۴
نہ تو خدا بدی سے آزمایا جاتا ہے نہ وہ کسی کو آزماتا ہے۔	یعقوب ۱: ۱۳
مسیح شیطان سے آزمایا گیا اور شیطان مسیح کے ساتھ چالیس دن تک رہا۔	متی ۴: ۱
2- وہی زندہ خدا ہے جو ہمیشہ سے قائم ہے اس کی سلطنت کو زوال نہیں۔	دانی ایل ۶: ۲۶
جبکہ مسیح نے چلا کر جان دی۔	رومیوں ۵: ۶
	یوحنا ۱۹: ۳۰، متی ۲۷: ۵۰

مضمون	حوالہ
3. خدا گرتے کو سنبھالتا اور اسے کھڑا کرتا ہے۔	زبور ۱۵: ۳۵
(ii) خداوند دعا کو سنتا اور اسے معاف کر دیتا ہے۔	تبہاسلاطین ۳۸: ۸
مسیح نے خود خداوند کے حضور دعا کی اور نجات چاہی۔	لوقا ۲۲: ۵، مرقس ۳۶: ۴، متی
	۲۸: ۳۹
4. اے خداوند تیرا کوئی نظیر نہیں ..... کون ہے جو تجھ سے نہ ڈرے۔	یرمیاہ ۶-۷: ۱۰
i. مسیح نے کہا کسی کو نہ بتانا کہ میں مسیح ہوں۔	متی ۲۰: ۲۱
ii. بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں۔	یوحنا ۲۸، ۸: ۳۰، ۵
iii دائیں بائیں بٹھانا میرا کام نہیں۔	مرقس ۳۶-۴۰: ۱۰
5. خداوند تھکتا نہیں بلکہ زور بخشتا ہے۔	یسعیاہ ۲۹-۲۸: ۴۰
یسوع تھکا ماندہ آکر کوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گیا۔	یوحنا ۶: ۴
6. خدا اردگرد والوں سے زیادہ مہیب ہے۔	زبور ۷: ۸۹
i. وہ کمزوری کے سبب مصلوب ہوا۔	نمبر۲کرنتھوں ۴: ۱۳
ii. ابن آدم کو سر دھرنے کی جگہ نہیں۔	متی ۲۰: ۸
7. میری دعاؤں کو سن	زبور ۱-۲: ۵
مسیح نے رو رو کر خدا کے حضور دعائیں کیں۔	متی ۳۶-۳۹: ۲۶
8. جو روح القدس سے بولتا ہے وہ مسیح کو خدا نہیں کہتا۔	تبہاکرنتھوں ۳: ۱۲
9. اس گھڑی کو کوئی نہیں جانتا نہ فرشتے نہ بیٹا مگر باپ	متی ۳۶: ۲۴، مرقس ۳۲: ۱۳
خدا سے کچھ پوشیدہ نہیں۔	یرمیاہ ۲۳: ۲۴
مسیح کو اتنا بھی معلوم نہ تھا کہ انجیر میں کوئی پھل نہیں۔	متی ۱۸-۱۹: ۲۱
کسی نے چھوا تو پوچھا مجھے کس نے چھوا ہے۔	مرقس ۳۰: ۵
	لوقا ۴۶: ۸
کسی کو دائیں بائیں بٹھانا میرا کام نہیں۔	متی ۲۳: ۲۰
	مرقس ۴۰: ۱۰
خدا کو کسی جگہ کی ضرورت نہیں۔	اعمال ۲۸-۲۹: ۷
مسیح جگہ کا محتاج	متی ۲۰: ۸
خدا تعالیٰ پناہ اور مصیبت میں مدد کرتا ہے۔	زبور ۱: ۴۶

حوالہ	مضمون
متی ۲۷: ۴۶	مسیح مدد کے لئے پکارتا ہے۔
	باپ میں ہونے کی حقیقت
یوحنا ۱۴: ۲۰	1- تم مجھ میں اور میں تم میں ہوں۔
یوحنا ۱۵: ۴	2- تم مجھ میں میں تم میں قائم ہوں۔
یوحنا ۱۷: ۲۱	3- وہ بھی ہم میں ہوں۔
اعمال ۱۷: ۲۸	4- اسی میں ہم جیتے اور چلتے ہیں۔
نمبر۱ یوحنا کا خط ۲: ۲۹	5- راستباز راستبازی سے پیدا ہوتا ہے۔
نمبر۱ یوحنا کا خط ۳: ۹	6- جو خدا سے پیدا ہوئے وہ گناہ نہیں کرتے۔
نمبر۱ یوحنا کا خط ۵: ۶-۸	
نمبر۱ یوحنا کا خط ۲: ۲۴	7- جو تم سے سنا اس پر قائم رہے تو تم خدا اور بیٹے میں رہو گے۔
یوحنا ۴: ۲۲	8- خدا اور اس کی محبت ہم سب میں ہے۔
افسیوں ۴: ۶	9- خدا تم سب میں ہے۔
یوحنا ۱۷: ۲۱	10- باپ مجھ میں اور میں تم میں ہوں اور وہ بھی ہم میں
یوحنا ۱۴: ۲۰	ہوں۔
	خدا کا کلام
امثال ۸: ۲۲-۲۸	سلیمان کو کائنات سے پہلے پیدا کیا۔
مکاشفہ ۱۹: ۱۱-۱۶	سفید گھوڑے پر سوار سچا برحق خدا کا کلام ہے۔ جو بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوند کا خداوند ہے۔
یوحنا ۱۵: ۲۶-۲۷	سچائی کا روح جو باپ سے صادر ہوتا ہے۔ وہ میری گواہی دے گا۔
	مسیح کے معجزات الوہیت کا ثبوت نہیں بن سکتے
	کیونکہ
متی ۷: ۲۲	1- جھوٹے لوگ مسیح کے نام پر معجزات دکھائیں گے۔
مرقس ۱۳: ۲۲	2- جھوٹے مسیح معجزات دکھا کر لوگوں کو گمراہ کریں گے۔
متی ۱۷: ۲۰	3- مسیح نے کہا۔ اگر رائی کے برابر ایمان تم میں ہو گا

حوالہ	مضمون
مرقس ۲۳ :۹	تو معجزات دکھلا سکوں گا۔
متی ۱ :۱۰، مرقس ۲۱ :۳	4- حواریوں کو بدروحوں کو نکالنے کی طاقت دی۔
۲سلاطین ۳۵-۳۲ :۴	5- الیشع نے مردہ زندہ کردیا۔
۲سلاطین ۸ :۲	6- ایلیاہ نے پانی دو ٹکڑے کردیا۔
۲سلاطین ۲۱ :۱۳	7- الیشع کی ہڈیوں کے لگنے سے مردہ زندہ ہو گیا۔
۲سلاطین ۱۴،۱۰ :۵	8- الیشع نے نعمان کوڑھی کو شفا دی۔
خروج ۲۰ :۷	9- موسیٰ نے لاٹھی مار کر پانی کو خون بنا دیا۔
یشوع ۱۷-۱۶ :۳	10- یشوع نے ایک جگہ پانی ڈھیرے کردیا اور بنی اسرائیل گزر گئے۔
یشوع ۱۳-۱۲ :۱۰	11- یشوع نے سورج اور چاند کو ایک جگہ روک دیا۔
حزقیل ۱۰ :۳۷	12- حزقیل نے ہڈیوں میں پھونک مار کر انہیں زندہ کردیا۔
خروج ۱۷ :۸	13- ہارون نے گرد کو جوئیں بنا دیا۔
یوحنا ۱۲ :۱۴	14- جو ایمان لائے مجھ سے بڑے کام کرے گا۔
مرقس ۱۸ :۱۶	15- بیماروں پر ہاتھ رکھ کر اچھا کریں گے۔
افسیوں ۵-۱ :۲	16- مسیح نے ہم کو زندہ کیا جب ہم گناہ کے سبب مردہ تھے۔
اعمال ۱۰ :۱۴	17- پولوس نے لنگڑا اچھا کردیا۔
اعمال ۱۳-۲۲	18- حننیاہ نے ساؤل کو آنکھیں دیں۔
اعمال ۴۱-۳۶ :۹	19- پطرس نے تبیتانامی عورت کو یافا میں زندہ کردیا۔
اعمال ۳۵-۳۲ :۹	20- پطرس نے اینیاس مفلوج کو ٹھیک کردیا۔
یعقوب ۱۷ :۵	21- ایلیاہ کی دعا سے ۳ برس بعد بارش ہوئی۔
	معجزات کی حقیقت
افسیوں ۵-۱ :۲	1- قصور کے سبب سے مردہ تھے۔
۱پطرس ۲۴ :۲	2- ہم گناہ سے مریں اور نیکی سے زندہ ہوں۔
احبار ۵ :۱۸	3- زندہ رہتا ہے تو حکموں پر عمل کرو۔
متی ۱۷ :۱۹	
متی ۱۴ :۱۵، ۱۶ :۲۳	4- اندھے راہ بتانے والے ہیں۔

مضمون	حوالہ
5. لڑکی مری نہیں بلکہ سوتی ہے۔	متی ۹: ۲۴
6. یسوع ان سے تمثیل میں کلام کرتا تھا۔	متی ۱۳: ۳
7. اگر تم میں خدا کا روح ہے تو تمہارے فانی وجود کو زندہ کرے گا۔	رومیوں ۸: ۱۱
8. اتنے معجزات دیکھے مگر ایمان نہ لائے۔	یوحنا ۱۲: ۳۷
مسیح آسمان پر نہیں گیا	
ایلیا آسمان پر چلا گیا۔	۲ سلاطین ۲: ۱۱-۱۲
ایلیا تو آچکا ہے۔	متی ۱۷: ۱۰-۱۲
خاک سے جا ملے اور روح خدا سے	واعظ ۱۲: ۷-۸
آسمان پر کوئی نہیں چڑھا سوائے اس کے جو آسمان اترا یعنی ابن آدم جو آسمان میں ہے۔	یوحنا ۳: ۱۳
آسمان سے اس لئے نہیں اترا کہ اپنی مرضی کروں۔	یوحنا ۶: ۳۸
پولوس نے کہا خدا نے ہمیں زندہ کیا اور آسمان پر مسیح کے ساتھ بٹھایا۔	افسیوں ۲: ۵-۷
پیشگوئیاں جو پوری نہ ہو سکیں	
1. جو یہاں کھڑے ہیں موت کا مزہ نہ چکھیں کہ ابن آدم آجائے گا۔	متی ۱۶: ۲۸ مرقس ۹: ۱
2. اسرائیل کے تمام شہروں میں نہ پھر چکو گے کہ ابن آدم آجائے گا۔	متی ۱۰: ۲۳
3. ہم جو زندہ ہیں خداوند کے آنے تک زندہ رہیں گے۔	۱ تھسلنیکیوں ۴: ۱۵
4. جنہوں نے اسے چھیدا وہ بھی اسے دیکھیں گے۔	مکاشفہ ۱: ۷
5. اے بھائیوں خداوند کے آنے تک صبر کرو۔	یعقوب ۵: ۷-۸
6. میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک یہ باتیں پوری نہ ہوں یہ نسل تمام نہ ہوگی۔	متی ۲۴: ۲۹-۳۴
7. تم ابن آدم کو اترتا دیکھو گے۔	متی ۲۶: ۶۴
8. چور کو کہا آج تو میرے ساتھ فردوس میں ہوگا۔	لوقا ۲۳: ۴۳

حوالہ	مضمون
یوحنا ۲۰: ۱۷	9- کئی دن بعد حواریوں کو بتایا میں ابھی تک باپ کے پاس نہیں گیا۔
متی ۱۹: ۲۸	10- یہودا کے مرتد ہونے سے بارہ حواریوں کا بارہ قبیلوں کا قیامت کے دن فیصلہ کرنا بھی غلط ثابت ہوا۔
یوحنا ۱۲: ۳۲	11- اگر اونچے پر چڑھایا جاؤں گا تو سب کو اپنے پاس کھینچ لوں گا۔
	صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے بائیبل
استثناء ۱۸: ۲۰، ۱۳: ۱-۴	1- جھوٹا نبی قتل کیا جائے۔
حزقیل ۱۳: ۹	2- میرا ہاتھ جھوٹی غیب دانی کرنے والے پر چلے۔
یرمیاہ ۱۴: ۱۵	
اعمال ۵: ۳۶-۴۰	3- جھوٹا نبی قتل اور ماننے والے پراگندہ ہو جاتے ہیں۔
یوحنا ۸: ۴۰	4- کبھی خدا والوں نے بھی قتل کی کوشش کی۔ ابراہیم نے ایسا نہ کیا۔
تذکرہ صفحہ ۷	i- حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خدا نے وعدہ فرمایا۔ واللّٰہ یعصمک من الناس
تذکرہ صفحہ ۵۰	ii ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء
تذکرہ صفحہ ۵۰	iii یاتون من کل فج عمیق و یاتیک من کل فج عمیق
یعقوب ۵: ۱۵-۱۷	2- (i) دعا ایمان کا ساتھ ہو تو قبول ہوتی ہے۔
یوحنا ۹: ۳۱	(ii) خدا گنہگار کی دعا نہیں سنتا نیک کی ضرور سنتا ہے۔
ضرورت امام صفحہ ۲۲	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبولیت دعا کا نشان دیا گیا
متی ۱۵: ۱۳	3- خود دعویٰ کرے تو برباد ہو گا مگر خدا کی طرف سے ہے تو
اعمال ۵: ۳۸-۳۹	مغلوب نہ کر سکو گے۔
زبور ۳۴: ۱۵	i خدا کی نگاہ صادق پر اور کان ان کی فریاد پر۔
زبور ۳۵: ۱	ii خداوند جو مجھ سے لڑتے ہیں ان سے لڑ۔
	فرمایا:- انی مھین من اراد اھانتک وانی معین من اراد اعانتک ۔ دنیا میں ایک نذیر آیا مگر دنیا نے اس کو

مضمون	حوالہ
قبول نہ کیا۔ خدا اسے قبول کرے گا اور زور آور حملوں سے اس کو غالب کرے گا۔	تذکرہ صفحہ ۲۰۷، تذکرہ صفحہ: ۲۸۵
لیکھرام، سعد اللہ کشمیری، الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ، ڈوئی اور عبداللہ آتھم کا انجام۔	
4. تائید خداوند نشانات اور معجزات کے ذریعہ۔	اعمال ۲۲: ۲
حضرت مسیح موعود کے نشانات اور معجزات کے ذریعہ مدد کی گئی۔	تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۳۸
5. مبارک وہ جو ۱۳۳۵ روز تک انتظار کرتا ہے......۱۲۹۰ دن ہوں گے۔	دانی ایل ۱۲: ۵-۱۲
اس پیشگوئی کا مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔	حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۱
6. جیسے بجلی پورب سے پچھم تک دکھائی دیتی ہے ایسے ہی ابن آدم کا آنا ہوگا۔	متی ۲۴: ۲۷ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۳
7. صادق پر کوئی آفت نہیں آئے گی لیکن شریر بلا میں مبتلا کئے جائیں گے۔	امثال ۲۱، ۱۴، ۱۳، ۱۲: ۱۲
۔ انسان کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نہ تمہارے مکر کی خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار	درثمین
8. سورج، چاند کا گرہن، ستاروں کا گرنا	متی ۲۴: ۲۹
9. یہ نشان ۱۸۹۴ء میں ظاہر ہو چکا۔	سول ملٹری گزٹ ۱۷ اپریل ۱۸۹۴ء، سراج الاخبار ۱۱ جون ۱۸۹۴ء
10. طاعون کا ظہور	لوقا ۲۱: ۱۱
انی احافظ کل من فی الدار، احافظک خاصۃ	کشتی نوح
11. درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔	لوقا ۶: ۴۴
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ نے نیک اور صالح افراد کی جماعت پیدا کردی۔ علم و معرفت میں ترقیات	

مضمون	حوالہ
عطا فرمائیں فرمایا میں تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔	
12۔ تم میں کون مجھ پر گناہ ثابت کر سکتا ہے۔	یوحنا ۸: ۴۶
یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے ابتداء سے مجھے صدق پر قائم رکھا۔	تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۳
13۔ انسان نے کبھی ایسا کلام نہیں کیا۔	یوحنا ۷: ۴۶
قل لئن اجتمعت الانس والجن	بنی اسرائیل ۸۹
خدا نے صرف حضرت مسیح موعود کو اعجاز تحریر بخشا۔	ضرورۃ الامام صفحہ ۲۲ اعجاز احمدی صفحہ ۳۷ اعجاز المسیح
14۔ i۔ دیکھو اک جہاں اس کا پیرو ہو چلا ہے۔	یوحنا ۱۴: ۳۰
ii۔ میں دنیا میں غالب آیا ہوں۔	یوحنا ۱۶: ۳۳
حضرت مسیح موعود کی بعثت کی علامات	
1۔ آسمان کے ستارے اور کواکب بے نور ہو جائیں گے اور سورج طلوع ہوتے ہوتے تاریک ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔	یسعیاہ ۱۳: ۹-۱۰
2۔ جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی اور وہ اجاڑنے والی مکروہ چیز نصب کی جائے گی ایک ہزار دو سو نوے دن ہوں گے۔ مبارک وہ جو ایک ہزار تین سو پینتیس روز تک انتظار کرتا ہے۔	دانی ایل ۱۲: ۱۱-۱۲
3۔ قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی۔ جگہ جگہ کال پڑیں گے۔	متی ۲۴: ۵-۸ ، لوقا ۲۱: ۱۰-۱۱
4۔ سورج تاریک ہو جائے گا۔ چاند اپنی روشنی نہ دے گا۔ ستارے آسمان سے گریں گے۔	متی ۲۴: ۲۹-۳۱
5۔ جس گھڑی تم کو گمان بھی نہ ہو گا ابن آدم آ جائے گا۔	متی ۲۴: ۴۴
6۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ اب سے مجھے پھر ہرگز نہ دیکھو گے	

مضمون	حوالہ
جب تک نہ کہو گے کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے۔	متی ۲۳: ۳۹
7- میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں لیکن مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا	یوحنا ۱۴: ۲۵-۲۶
8- جیسا نوح کے دنوں میں ہوا تھا اسی طرح ابن آدم کے دن میں ہو گا	لوقا ۱۷: ۲۶-۳۰
9- خداوند کا دن چور کی طرح آجائے گا۔	۲ پطرس ۳: ۱۰
10- یہ جان رکھ کہ اخیر زمانہ میں برے دن آئیں گے کیونکہ آدمی خود غرض.....	۲ تیمتھیس ۳: ۱-۶
11- خداوند کا دن اس طرح آنے والا ہے جس طرح رات کو چور آتا ہے۔	۱ تھسلنیکیوں ۵: ۲-۵
12- جسے باپ میرے نام بھیجے گا۔ (یعنی مسیح خود نہ آئیں گے)	یوحنا ۱۴: ۲۵
13- خدا کی بادشاہی ظاہری طور پر نہ آئے گی۔	لوقا ۱۷: ۲۰
	لوقا ۲۱: ۲۵-۲۸
14- جب یہ ہو تو جان لو خدا کی بادشاہی قریب ہے۔	لوقا ۲۱: ۳۱
15- آسمان تاریک ہو جائے گا اور تارے گریں گے۔	متی ۲۴: ۲۹
16- تم کو معلوم نہ ہو گا ابن آدم آجائے گا۔	متی ۲۴: ۴۴
	لوقا ۱۲: ۳۹
17- چور کی طرح آتا ہو گا۔	۲ پطرس ۳: ۱۰
	۱ تھسلنیکیوں ۵: ۲
18- انہیں میرے نام پر دکھ دیا جائے گا۔ قید بند کی صعوبتیں ہوں گی۔	متی ۱۰: ۱۷-۲۳
	مرقس ۱۳: ۹-۱۳
	لوقا ۲۱: ۱۲-۱۹
	میکاہ ۷: ۶

حوالہ	مضمون
	## مسیحؑ ایک نبی تھے اور یہی اس وقت کے لوگ جانتے تھے
یوحنا ۷: ۱۶	1. میری تعلیم اپنی نہیں بلکہ اس کی ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔
یوحنا ۷: ۲۸	
یوحنا ۱۷: ۳، ۲۱	2. ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدا کو جانیں جس نے
یوحنا ۵: ۳۰، ۳۱	مجھے بھیجا ہے۔
یوحنا ۹: ۱۷	3. وہ ایک نبی ہے۔
یوحنا ۴: ۱۹	4. جناب تو تو نبی ہے۔
لوقا ۲۴: ۱۹	5. وہ (مسیحؑ) ایک طاقتور نبی تھا۔
لوقا ۱۳: ۳۳	6. کوئی نبی یروشلم سے باہر نہیں مر سکتا۔
لوقا ۱۰: ۴۲	7. دائیں بائیں بیٹھانا میرے بس میں نہیں۔
لوقا ۷: ۱۶	8. ایک بڑا نبی ہمارے درمیان ظاہر ہوا ہے۔
متی ۲۱: ۴۶	9. کیونکہ لوگ اسے نبی یقین کرتے تھے۔
متی ۲۱: ۱۰	10. کیونکہ وہ نبی ہے۔
متی ۱۳: ۵۷	11. ان کے اپنے گھر میں نبی باعزت نہیں۔
متی ۲۱: ۱۱	12. لوگوں نے کہا یہ ناصرت کا نبی یسوع ہے۔
مرقس ۶: ۱۵	13. بعض نے کہا یہ دوسروں نبیوں کی طرح ایک نبی ہے۔
مرقس ۶: ۴	14. مسیح نے کہا۔ ان کے گھر ان کے درمیان ایک نبی ہے۔
لوقا ۷: ۳۹	15. اگر یہ نبی ہوتا تو جانتا کہ یہ کون اور کیسی عورت ہے۔
یوحنا ۴: ۴۴	16. نبی اپنے وطن میں معزز نہیں ہوتا۔
یوحنا ۷: ۴۰	17. بعض نے کہا یہ سچا نبی ہے۔
یوحنا ۴: ۱۹	18. عورت نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ تو نبی ہے۔
مرقس ۸: ۲۹-۳۰	19. پطرس نے کہا تو مسیح ہے۔
	## مسیحؑ انسان اور خدا کا نبی تھا
	1. جس طرح نوح کے سیلاب نے سب کچھ ختم کر دیا ابن آدم

حوالہ	مضمون
متی ۲۳: ۳۹	بھی اسی طرح آئے گا۔
مرقس ۶: ۳	2۔ کیا یہ مریم کا بیٹا ترکھان نہیں؟ جس کے بھائی جیم، یوسف، جوس اور شمعون ہیں۔
لوقا ۲۲: ۴۷-۴۸	3۔ اے یسوع کیا تو چوم کر ابن آدم کو مروانا چاہتا ہے۔
یوحنا ۶: ۵۳-۵۴	4۔ تم ابن آدم کا گوشت کھاؤ گے اور خون پیؤ گے۔
یوحنا ۸: ۳۹-۴۰	5۔ تم اگر ابراہیم کے بیٹے ہوتے تو ایک انسان کو قتل نہ کرتے جو خدا کی بات بتاتا ہے۔
لوقا ۱۳: ۳۳-۳۴	6۔ ممکن نہیں کہ نبی یروشلم سے باہر ہلاک ہو۔
لوقا ۲۴: ۱۹	7۔ یسوع ناصری جو کام اور کلام میں قدرت والا نبی تھا۔
یوحنا ۴: ۴۴	8۔ نبی اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا۔
یوحنا ۱۷: ۳	9۔ یسوع مسیح جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔
یوحنا ۴: ۱۹	10۔ عورت نے کہا یہ سچا نبی ہے۔
	یسوع مسیح کا مشن صرف بنی اسرائیل تک محدود تھا
متی ۲: ۶، ۵	1۔ مسیح صرف یہود کا گورنر تھا۔
متی ۵: ۱۷-۱۸	2۔ توریت کو منسوخ کرنے نہیں مکمل کرنے آیا ہوں۔
متی ۷: ۱۲	3۔ توریت اور نبیوں کی تعلیم یہی ہے۔
متی ۱۰: ۵-۶	4۔ اسرائیل کے علاوہ کسی اور کے پاس نہ جانا۔
متی ۱۰: ۲۳	5۔ بنی اسرائیل کے سب شہروں میں نہ پھر چکو گے۔
متی ۱۵: ۲۴	6۔ اسرائیل کے علاوہ کسی اور کے پاس نہیں بھیجا گیا۔
متی ۷: ۶، ۱۵: ۲۶	7۔ پاک چیز کتوں کو نہ دو۔ اور نہ ہی موتی سوروؤں کو۔
متی ۱۹: ۲۸	8۔ اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے۔
متی ۲۱: ۵	9۔ صیہوں کی بیٹی سے کہو تیرا بادشاہ آتا ہے۔
لوقا ۱: ۵۴	10۔ اس نے اپنے خادم اسرائیل کو سنبھال لیا۔
لوقا ۲: ۳۴	11۔ اسرائیل کے بہتوں کے لئے گرنے اور اٹھنے کا نشان ہو گا۔
یوحنا ۱۰: ۱۶، لوقا ۱۹: ۱۰	12۔ میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانہ کی نہیں۔
یوحنا ۱۱: ۵۲	13۔ پراگندہ کو ایک جگہ جمع کردے۔

مضمون	حوالہ
14- یہود جو ساری دنیا میں پھیلے ہیں کی طرف جاؤ۔	یعقوب ۱:۱
15- یہود تمام ملکوں سے آئے۔	اعمال ۵ ۲
16- اگر تیری بات نہ سنیں تو غیر قوم اور محصول لینے والے جان۔	متی ۱۷ :۱۸
17- لڑکوں کی روٹی کتوں کو ڈالنا اچھا نہیں۔	مرقس ۲۷ :۷
18- اے اسرائیلو یسوع ناصری تمہاری طرف ایک رسول تھا۔	اعمال ۲۲ :۲
19- بے شرع لوگوں کے ہاتھ مصلوب کروایا۔	اعمال ۲۳ :۲
20- لوگوں نے پطرس سے غیر قوموں میں تبلیغ کرنے پر جھگڑا کیا	اعمال ۱-۳ :۱۱
21- حواری یہودیوں کے علاوہ کسی کو نہ سناتے تھے۔	اعمال ۱۹ :۱۱
22- یعقوب کا سلام بارہ قبیلوں کو پہنچے۔	یعقوب ۱ ۱
23- پطرس نے یہود کو دیکھ غیر قوموں کے ساتھ کھانا نہ کھایا۔	گلتیوں ۱۵-۱۱ :۲
24- غیر قوموں میں تبلیغ پولوس اور پطرس کی چال ہے۔	اعمال ۳-۶، ۴۴، ۳۰، ۲۷، ۱۴، ۶-۵، ۱۸۔
25- جو موسیٰ کو مانتا ہے وہ مجھے مانتا ہے۔	یوحنا ۴۵ :۵
26- غیروں کے بارے فرمایا میں کہہ دوں گا میں تم کو نہیں جانتا۔	متی ۲۳ :۷
27- میں اپنی بھیڑوں کو ہر جگہ ...... ہر ملک سے واپس لاؤں گا۔	حزقیل ۱۱-۱۳ :۳۴
28- ہر قوم میں سے جو آسمان تلے ہے خدا ترس یہودی یروشلم میں رہتے ہیں۔	اعمال ۵ :۲
29- شام کی حکومت کو ساری دنیا بتا گیا۔	لوقا ۱-۲ :۲

بائیبل میں تحریف اور باہمی اختلافات کی چند مثالیں

مضمون	حوالہ
1- لکھنے والے کے باطل قلم نے بطالت پیدا کی۔	یرمیاہ ۸ :۸
2- ہمارے خدا کے کلام کو بگاڑ ڈالا۔	یرمیاہ ۳۶ :۲۳
3- میں نے چاہا کہ ٹھیک ٹھیک دریافت کرکے ترتیب سے لکھوں۔	لوقا ۱-۳ :۱
4- باپ جب فوت ہوا تو اس عمر ۴۰ برس تھی۔	۲ تواریخ ۲۰ :۳۱

مضمون	حوالہ
مگر اس بیٹے کی عمر باپ کی وفات کے وقت ۴۲ سال تھی۔	۲-تواریخ ۲۲: ۲
5۔ یہویاکین ۱۸ سال کی عمر میں حکومت کرنے لگا۔	۲-سلاطین ۲۴: ۸
یہویاکین ۸ سال کی عمر میں حکومت کرنے لگا۔	۲-تواریخ ۳۶: ۹
6۔ اسرائیلی ۸ لاکھ اور یہودہ ۵ لاکھ تھے۔	۲-سموئیل ۲۴: ۹
اسرائیلی ۱۱ لاکھ اور یہودہ ۴ لاکھ ۷۰ ہزار تھے۔	۱-تواریخ ۲۱: ۵
7۔ سلیمان کے ہاں ۴۰ ہزار تھان تھے۔	۱-سلاطین ۴: ۲۶
سلیمان ہاں ۴ ہزار تھان تھے۔	۲-تواریخ ۹: ۲۵
8۔ ساؤل کو میں نے قتل کیا ہے اور یہ کنگن اور تاج ہے۔	۲-سموئیل ۱: ۱۰-۱۵
ساؤل نے خودکشی کی۔	۱-سموئیل ۳۱: ۴-۵
9۔ یسوع مسیح نے اپنی صلیب خود اٹھائی۔	یوحنا ۱۹: ۱۷
10۔ یسوع کی صلیب شمعون کرینی نے اٹھائی۔	متی ۲۷: ۳۲
	لوقا ۲۳: ۲۶
11۔ صوبیدار خود چل کر آیا۔	متی ۸: ۵
صوبیدار کو یہودیوں کے بزرگوں نے بھیجا۔	لوقا ۷: ۳-۷
12۔ یسوع کی پیدائش کی خوشخبری دینے فرشتہ مریم کے پاس آیا۔	لوقا ۱: ۲۶
یسوع کی خوشخبری دینے فرشتہ یوسف نجار کے پاس گیا۔	متی ۱: ۲۰
13۔ یوحنا نے مسیح سے کہا میں خود بپتسمہ لینے کا محتاج ہوں۔	متی ۳: ۱۴
یوحنا نے مسیح کی طرف آدمی بھیجا کہ پوچھے کہ کیا آنے والا تو ہی ہے یا کسی اور کی راہ دیکھیں۔	لوقا ۷: ۲۰
14۔ مبارک وہ جو صلح کراتے ہیں۔ کہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔	متی ۵: ۹
15۔ یہ مت خیال کرو کہ میں صلح کرانے آیا ہوں۔ صلح نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں۔	متی ۱۰: ۳۴
16۔ یہ عام لوگ جو شریعت سے واقف نہیں لعنتی ہیں۔	یوحنا ۷: ۴۹
17۔ شریعت کو ایمان سے واسطہ نہیں۔	گلتیوں ۳: ۱۲-۱۳
اور شریعت لعنت ہے۔	گلتیوں ۳: ۱۲

مضمون	حوالہ
بائیبل اور اسلامی عبادات	
1- عبادت سے قبل وضوء کر	
1- وضوء کرنے کی جگہ بنانے کا حکم	خروج ۳۰:۱۷-۲۰
2- عبادت گاہ میں آنے سے قبل وضوء کا حکم	خروج ۳۰:۱۷-۲۰
3- عبادت گاہ میں جانے سے پہلے وضوء کر	۴۰:۳۰-۳۲
4- وضوء کرنے کا طریق	یوحنا ۱۳:۳-۱۷
	سورۂ مائدہ ۵:۶
2- اذان دینے کا حکم	
1- گلا پھاڑ کر چلا۔	یسعیاہ ۵۸:۱-۲
2- بلند آواز میں خدا کی فریاد کی۔	نحمیاہ ۹:۴
3- بلند آواز میں کہا نجات خدا کی طرف سے ہے۔	مکاشفہ ۷:۱۰
3- عبادت گاہ میں جانے سے قبل جوتے اتارنے کا حکم	
1- اے موسیٰ اپنے جوتے اتار دے	خروج ۳:۵
2- یشوع نے جوتے اتار دیئے۔	یشوع ۵:۱۵
4- عبادت میں قیام کرنا	
1- عبادت کے لئے سب لوگ کھڑے ہو گئے۔	نحمیاہ ۸:۵
2- لاویوں نے کہا کھڑے ہو جاؤ۔	نحمیاہ ۹:۵
3- سب نے آمین کہا۔	نحمیاہ ۸:۶
4- ایک صف میں کھڑے ہو کر عبادت کی۔	نحمیاہ ۸:۳
5- ایک دل ہو کر عبادت کریں۔	صفنیاہ ۳:۹
6- عبادت میں کوئی تفریق نہیں۔	یعقوب ۲:۲-۵
5- سجدہ کرنے کا حکم	

مضمون	حوالہ
1- حضرت ابراہیم نے سجدہ کیا۔	پیدائش ۱۷: ۳، ۱۷
2- حضرت موسیٰ اور ہارون نے سجدہ کیا۔	گنتی ۲۰: ۶
3- داؤد اور بزرگوں نے سجدہ کیا۔	۱تواریخ ۲۱: ۲۱-۱۷
4- عزرا نے سجدہ کیا۔	نحمیاہ ۸: ۶
5- ایک پہر تک سجدہ کرتے رہے۔	نحمیاہ ۸: ۶
6- یشوع نے سجدہ کیا۔	یشوع ۵: ۱۴
7- مسیح نے سجدہ کیا۔	لوقا ۲۲: ۴۱
8-	متی ۲۶: ۳۸-۳۹
9- فرشتوں نے سجدہ کیا۔	مکاشفہ ۷: ۱۱
	مکاشفہ ۱۱: ۱۵-۱۷
6- روزہ	
1- مسیح نے روزہ رکھا۔	متی ۴: ۱-۲، متی ۲۰: ۴۱
2- ایلیا نے روزہ رکھا۔	۱ سلاطین ۱۹: ۸
3- داؤد نے روزہ رکھا۔	۲ سموئیل ۱۲: ۱۵-۱۷
4- نحمیاہ نے روزہ رکھا۔	نحمیاہ ۱: ۱-۵
5- سموئیل نے روزہ رکھا۔	۱ سموئیل ۷: ۵-۶
6- موسیٰ نے روزہ رکھا۔	خروج ۳۴: ۲۷
7- برنباس نے روزہ رکھا۔	اعمال ۱۳: ۱-۳
7- حج	
1- میں اپنے خدا کے گھر کا دربان ہوں۔	زبور ۸۴: ۱-۱۲
2- سب بھیڑیں تیرے پاس جمع ہوں۔	یسعیاہ ۶۰: ۶-۱۲
3- نذر کے ایام میں سر نہ منڈھیں۔	گنتی ۶: ۱-۵
4- اٹھ بیت ایل کو جا۔	پیدائش ۳۵: ۱۴-۱۵
5- قربان گاہ بنائی اور بیت ایل کے مشرق میں گیا۔	پیدائش ۱۲: ۶-۹
8- عبادت میں گانا بجانا	
1- گانا اور ناچ جسمانی لذت ہے۔	گلتیوں ۵: ۱۹-۲۱

مضمون	حوالہ
	رومیوں ۱۳ : ۱۳
2- تالی بجانا خدا کو نہ پسند ہے۔	حزقیل ۲۵ . ۶،۷
3- تالی بجانا خدا سے دور کر دیتا ہے۔	ایوب ۳۷ : ۳۴
4- ساز پر گانا خدا کو پسند نہیں۔	عاموس ۲۳ . ۵
	عاموس ۹،۳ ـ ۶
5- عورت چرچ میں نہ بولے۔	کرنتھیوں ۳۵ : ۱۴
	ا تیمتھیس ۱۱،۱۵ : ۲

9- شراب نوشی کی ممانعت

مضمون	حوالہ
1- شراب ناپاک ہے۔	احبار ۱۰،۱۰
2- شراب پی کر چرچ نہ جائے۔	احبار ۸-۱۱ . ۱۰
3- شراب کو نہ دیکھ	امثال ۳۲،۳۰،۳۱ : ۲۳
4- شراب، دف خدا کے کام نہیں۔	یسعیاہ ۱۱-۱۲ . ۵
5- افسوس ان پر جو شراب پیتے ہیں۔	یسعیاہ ۲۲ . ۵
6- افسوس ان پر جو شراب پیتے ہیں۔	یسعیاہ ۲۲ ۵
7- منت والا شراب نہ پیئے۔	گنتی ۱-۳ : ۶
8- نشہ نہ کریں۔	رومیوں ۱۳ : ۱۳
	رومیوں ۲۱ : ۱۴
9- نشہ کرنا جسم کے کام ہیں۔	گلتیوں ۱۹-۲۱ : ۵
10- شرابی آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہو گا۔	ا کرنتھیوں ۹،۱۰ : ۶

10- حرام اشیاء

مضمون	حوالہ
1- ...... تم گوشت کے ساتھ خون کو نہ کھانا۔	پیدائش ۴،۳ : ۹
2- اونٹ، خرگوش، سور اور جن کے پاؤں چیرے ہوئے نہیں یا جو جگالی نہیں کرتے حرام ہیں۔	استثناء ۷-۸ : ۱۴
	استثناء ۲۱ : ۱۴
	یسعیاہ ۲-۳ : ۶۵

11- سود کی حرمت کا حکم

مضمون	حوالہ
1- تو اس سے سود یا منافع نہ لینا۔	احبار ۳۵،۳۶ : ۲۵

مضمون	حوالہ
2. اپنے بھائی کو سود پر قرض نہ دینا۔	استثناء ۲۳: ۱۹
12- وہ آیات جو بائیبل کے متن سے نکال دی گئیں ہیں یا بریکٹ میں لکھ دی ہیں۔	
متی ۱۲: ۲۳، ۱۱: ۱۸، ۲۱: ۱۷	
مرقس ۹: ۲۰، ۱۶: ۴۴-۴۶، ۹: ۱۶، ۷: ۱۶	
لوقا ۱۷: ۳۶	
یوحنا ۱۱: ۱-۸، ۵۳: ۸، ۴: ۵	
اعمال ۲۹: ۲۸، ۷: ۲۴	
رومیوں ۲۴: ۱۶	
متفرق حوالہ جات	
1. حضرت ہاجرہ، حضرت ابراہیمؑ کی بیوی تھی نہ کہ لونڈی۔	پیدائش ۱۶: ۳
2. اسماعیل فاران کے بیابان میں رہتا تھا۔	پیدائش ۲۱: ۲۱
3. ختنہ کرانے کا حکم۔	پیدائش ۱۷: ۱۰-۱۴
4. حضرت ابراہیم کو اسماعیل اور اسحاق نے دفن کیا۔	پیدائش ۲۵: ۹
5. مرد عورت پر حکومت کرے گا۔	پیدائش ۳: ۱۶
6. خدا نے ساتویں دن آرام کیا۔	پیدائش ۲: ۲
7. خدا نے ساتویں دن آرام کیا۔	خروج ۳۱: ۱۷
8. جس نے میرا گناہ کیا اس کا نام مٹا دوں گا۔	خروج ۳۲: ۳۳
9. جو خدا کے لئے نذر مانے شراب نہ پئے۔	گنتی ۶: ۲-۴
10. شریعت موسوی کے دس احکام خدا نے خود لکھے۔	استثناء ۹: ۱۰
11. ایلیاہ رتھ میں آسمان پر چلا گیا۔	۲-سلاطین ۲: ۱۱
12. شریر کی روش سے نفرت اور صداقت سے محبت ہے۔	امثال ۱۵: ۹
13. خدا اپنے عہد کو نہ بدلے گا۔	زبور ۸۹: ۳۴
14. خدا کی روح نے مجھے بنایا اور اس کا دم مجھے زندگی بخشتا ہے	ایوب ۳۳: ۴
15. جو عورت سے پیدا ہوا کیونکر پاک ہو سکتا ہے۔	ایوب ۱۵: ۱۴

حوالہ	مضمون
ایوب ۲۵: ۳ حزقیل ۳۳: ۶-۲۳، ۳۱	16۔ اسرائیل پراگندہ ہو گئے۔
آستر ۸: ۹، ۱: ۱، ۳: ۸	17۔ یہودی ہندوستان سے کوش تک پھیلے تھے۔
متی ۱۷: ۱۱-۱۲، ۱۱: ۱۰	18۔ ایلیا تو آچکا۔
متی ۲۴: ۳۲	19۔ باغ کو ٹھیکہ پر دینے کی تمثیل
متی ۲۴: ۳۰-۳۱	20۔ یہ نسل تمام نہ ہوگی کہ ابن آدم آجائے گا۔
متی ۱۳: ۱۳	21۔ مسیح محاورات میں کلام کرتا تھا۔
متی ۷: ۲۲	22۔ میں کہہ دوں گا میں تمہیں نہیں جانتا۔
متی ۱۶: ۲۳	23۔ پطرس کو کہا اے شیطان دور ہو۔
متی ۸: ۲۰	24۔ ابن آدم کے لئے سر دھرنے کی جگہ نہیں۔
متی ۱۹: ۲۹	25۔ میری خاطر چھوڑو گے تو آخرت میں سو گنا ملے گا۔
متی ۲۷: ۴۵	26۔ چھٹے گھنٹے سے نویں تک اندھیرا چھایا رہا۔
متی ۱۵: ۱۸-۲۰	27۔ جو بات منہ سے نکلتی ہے ناپاک کرتی ہے۔
متی ۲۷: ۵۱-۵۲	28۔ مقدس کا پردہ پھٹ گیا۔
متی ۲۷: ۵۷	29۔ یوسف ارمتیہ یسوع کا شاگرد تھا۔
متی ۲۱: ۲۱-۲۲	30۔ جو کچھ دعا میں مانگو گے ملے گا۔
متی ۲۶: ۳۱-۳۲	31۔ صلیب سے قبل مسیح نے دعائیں کیں۔
مرقس ۱۴: ۵۰	32۔ یسوع کے شاگرد بھاگ گئے۔
متی ۲۴: ۱۳	33۔ اس گھڑی کو کوئی نہیں جانتا۔
متی ۱۷: ۱۴	34۔ پطرس نے مسیح کو پہچاننے سے انکار کر دیا۔
متی ۳۲: ۱۵	35۔ دونوں ڈاکو یسوع کو طعن کرتے تھے۔
متی ۱: ۹	36۔ دوبارہ آتا نہ دیکھ لیں موت کا مزہ ہرگز نہ چکھیں گے۔
لوقا ۱۷: ۲۹	37۔ آسمان زمین ٹل سکتے ہیں۔ مگر شریعت نہیں بدل سکتی۔
لوقا ۱۰: ۹	38۔ ابن آدم گمشدہ کو تلاش کرنے اور نجات دینے آیا ہو۔
لوقا ۲۳: ۳	39۔ جیسا کہ خیال کیا جاتا تھا کہ وہ یوسف کا بیٹا ہے۔
لوقا ۵۶: ۲۳	40۔ حواریوں نے سبت کو آرام کیا۔
لوقا ۱۶: ۳	41۔ یسوع اپنے دوستوں کے ساتھ سبت کو چرچ گیا۔

مضمون	حوالہ
42- آسمان پر کوئی نہیں چڑھا مگر جو آسمان سے آیا۔	یوحنا ۱۳، ۳
43- تم مجھ میں اور میں تم میں ہوں۔	یوحنا ۲۰، ۱۴
44- میں اس دنیا کا نہیں اور وہ بھی۔	یوحنا ۱۴: ۱۷
45- میرا جسم نہیں بلکہ تعلیم ہے جو بچا سکتی ہے۔	یوحنا ۶۳، ۶
46- بیٹا ہونے کی حقیقت	یوحنا ۴۴-۳۸: ۸
47- تھوڑی دیر دیکھو گے پھر نہیں دیکھو گے۔	یوحنا ۱۶، ۱۰
48- یسوع کے بھائی اس پر ایمان نہ لائے۔	یوحنا ۵، ۷
49- مسیح عید پر پوشیدہ طور پر گیا۔	یوحنا ۱۰، ۷
50- مسیح قربانی سے کتراتا رہا۔	یوحنا ۲-۱: ۷
51- یہودی مسیح اور لعزر دونوں کو مارنا چاہتے تھے۔	یوحنا ۱۱-۹: ۱۲
52- ہمارے خدا کے کلام کو بگاڑ دیا۔	یرمیاہ ۸: ۸
53- ابتداء میں عیسائی سبت مناتے تھے۔	اعمال ۱۳: ۱۹
54- پولوس نے شریعت میں دخل اندازی۔	اعمال ۲۱-۵: ۱۵
55- بت پرستی عیسائیت میں بعد کی ایجاد ہے۔	اعمال ۱۷: ۱۷
56- خدائی صفات	اعمال ۲۷-۲۴، ۱۷
57- انطاکیہ میں پہلی مرتبہ مسیحی کرسچن کہلائے۔	اعمال ۲۶: ۱۱
58- آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی۔	اعمال ۲۲-۱۷: ۳
59- یہودی تمام ملکوں سے آئے۔	اعمال ۵: ۲
60- بپتسمہ لو تو روح القدس نازل ہو گا۔	اعمال ۳۹-۳۸، ۲
61- غیر یہودیوں میں تبلیغ پولوسی چال ہے۔	اعمال ۴۶: ۱۳
62- یسوع کو خدا نے جلایا۔	اعمال ۳۲: ۲
63- ہر نبی کو مختلف اعجاز ملتا ہے۔	۱ کرنتھوں ۱۱-۴: ۱۲
64- ہر عورت خاوند اور خاوند بیوی کرے۔	۲ کرنتھوں ۷-۱: ۷
65- مسیح بے دینوں کے لئے مرا۔	رومیوں ۹،۶: ۵
66- اپنے آپ کو گناہ کے اعتبار سے مردہ سمجھو۔	رومیوں ۱۱: ۸
67- اگر تم میں خدا کا روح ہے تو وہ تم کو زندہ کرے گا۔	رومیوں ۱۱: ۸
68- ہم خدا کے بیٹے ہیں۔	رومیوں ۱۴: ۸

مضمون	حوالہ
69- نہ ناچ رنگ اور نہ نشہ بازی کریں۔	رومیوں ۱۳: ۱۳
70- اگر برگشتہ ہو جائیں تو مسیح دوبارہ مصلوب نہ ہو گا۔	عبرانیوں ۶: ۶
71- گناہ کریں تو کوئی اور قربانی باقی نہیں۔	عبرانیوں ۱۰: ۲۶
72- خدا ترسی کے باعث یسوع کی دعا سنی گئی۔	عبرانیوں ۵: ۷
73- جو لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔	گلتیوں ۳: ۱۳
74- مسیح ہمارے گناہوں کی خاطر مرا۔	گلتیوں ۱: ۴
75- اپنی پوشاک بیچ کر تلوار خرید لے۔	لوقا ۲۲: ۳۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خلافت راشدہ

مضمون	حوالہ
1۔ ھو الذی یصلی علیکم و ملئکتہ لیخرجکم من الظلمت الی النور	الاحزاب: ۴۴
i۔ جن پر خدا اور فرشتے درود بھیجیں وہ غلط آدمی کا انتخاب نہیں کر سکتے۔	
ii۔ لیخرجکم من الظلمت اہل بیت کی نفی کر رہا ہے۔	
2۔ والذین استجابوا لربھم واقاموا الصلوۃ وامرھم شوریٰ بینھم...... خلفاء ثلاثہ اس آیت پر عمل کرنے والے تھے۔	الشوریٰ: ۳۹
3۔ ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامنت الی اھلھا	النساء ۵۹
i۔ خلفاء ثلاثہ اہل تھے تو امانت سپرد ہوئی ورنہ حضرت علیؓ اہل ہونے کا اعلان کرتے۔	
ii۔ حضرت علیؓ نے خلفاء ثلاثہ کی مشاورت کر کے خود تائید کر دی۔	
4۔ لوانفقت ما فی الارض جمیعا ما الفت بین قلوبھم و لکن اللہ الف بینھم خدا نے صحابہ کو خلفاء ثلاثہ کے ہاتھ پر جمع کر کے ان کی خلافت کی صداقت پر تصدیق کر دی۔	الانفال: ۶۴
i مہاجرین جنہیں خدا نے اولئک ھم الصادقون فرمایا نے خلفاء ثلاثہ کی تائید کی۔	الحشر: ۹

مضمون	حوالہ
ii انصار جن کو قرآن کریم نے اولئک هم المفلحون فرمایا خلفاء ثلاثہ پر ایمان لائے	الحشر ۱۰
iii فیہ رجال یحبون ان یتطهروا والله یحب المطهرین کے مصداق اہل قبا نے خلفاء ثلاثہ کو تسلیم کیا۔	توبہ ۱۰۸
iv یدخلون فی دین الله افواجا کے مصداق لوگوں نے تصدیق کی۔	نصر ۳
5. انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون خلفاء ثلاثہ سے حفاظت قرآن کا کام لیا گیا	حجر ۱۰
i حالانکہ ان علینا جمعه و قرانه جمع قرآن خدا نے اپنے ذمہ لیا	القیامۃ ۱۸:
ii بایدی سفرۃ ۞ کرام بررۃ جمع قرآن کرنے والے لوگوں کو معزز اور نیکو کار قرار دیا گیا	عبس ۱۶ ۱۵
6. ستدعون الی قوم اولی باس شدید کے وعدہ کے پورے ہونے کا وقت خلفاء ثلاثہ کے زمانہ میں آیا جن کی اطاعت پر اجر حسن اور نافرمانی پر عذاب الیم کا انذار کیا گیا ہے۔	الفتح ۱۷
7. یا ایها الذین امنوا من یرتد منکم عن دینه فسوف یاتی الله بقوم یحبهم و یحبونه اذلة علی المومنین اعزة علی الکافرین یجاهدون فی سبیل الله.......	المائدہ ۵۵
i اس آیت کے مطابق محبوب خدا لوگوں کی جماعت مرتدین کے خلاف جہاد کرے گی۔	
ii حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مرتدین کا قلع قمع کیا۔	
iii فسوف میں "فاء کا حرف" مستقبل قریب کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔	
8. آیت استخلاف کے مطابق تمام شرائط خلفاء ثلاثہؓ میں موجود ہیں یعنی خلفاء ثلاثہ کے زمانہ میں	

مضمون	حوالہ
i- فتنہ ارتداد کا تدارک ہوا۔ ii- قرآن مجید محفوظ کیا گیا iii- جنگوں میں فتوحات ہوئیں iv- اسلامی سلطنت کو ترقی اور استحکام حاصل ہوا v- نظام دین جاری ہوا۔ جس پر آج تک عمل ہو رہا ہے اعتراض۔ آیت استخلاف میں وعدہ ساری قوم سے ہے نہ کہ چند افراد سے۔ جواب۔ چند افراد کی نمائندگی سے مراد نیابت کے طور پر تمام قوم ہوا کرتی ہے۔ مثلاً i- چند انگریز بادشاہ ہوئے مراد قوم لی جاتی ہے۔	
ii- وجعلکم ملوکا کیا تمام یہودی بادشاہ بنے تھے؟	المائدہ :۲۰
iii- ...... قالوا نومن بما انزل علینا کیا ہر یہودی پر کتاب اتری؟	بقرۃ :۹۱
iv- ...... لا ینال عہدی الظلمین کیا ہر شخص آل ابراہیم کا امام بنا؟ معلوم ہوا قومی انعام بعض افراد کو مل جائیں تو پوری قوم ہی منعم علیہ سمجھی جاتی ہے۔ "منکم" میں من بیانیہ نہیں بلکہ جنسیہ ہے۔ کیونکہ ضمیر پر من بیانیہ کبھی نہیں آتا	بقرۃ :۱۲۴
حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل	
1 شیعہ دلیل۔ آیت انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوۃ ویئوتون الزکوۃ وھم راکعون میں حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل کا ذکر ہے۔ جواب۔ انما کلمہ حصر ہے والذین امنو سے مراد اگر حضرت علیؓ ہی مراد ہیں تو بقیہ شیعہ عقیدہ کے ائمہ حضرات ولی نہ رہے۔ ولی کے معنے دوست، خیرخواہ اور حاکم کے ہیں۔ لفظ مشترک،	المائدہ :۵۵

مضمون	حوالہ
کسی ایک معنے میں بغیر کسی دلیل کے قطعی حجت نہیں ہو سکتا	
۱۰ ادفع بالتی هی احسن فاذا الذی بینک و بینه عداوة کانه ولی حمیم ۞ اگر ولی کے معنے صرف حاکم لئے جائیں تو اس آیت کے مطابق کیا دشمن حسن سلوک سے حاکم بن جائے گا؟	سجدہ ۳۵۰
۱۱ یابت انی اخاف ان یمسک عذاب من الرحمن فتکون للشیطن ولیا ۞ کیا حضرت ابراہیمؑ کو یہ خوف تھا کہ ان کا باپ شیطان کا حاکم نہ بن جائے۔	مریم ۴۶۰
۱۲ ولی بمعنے حاکم اس لئے بھی ناممکن ہے کہ یہ جملہ اسمیہ ہے جو کہ حال کو چاہتا ہے۔ حضرت علیؓ تو نزول آیت کے وقت محکوم تھے اور ایک عرصہ تک محکوم رہے۔	
۱۳ "والذین امنوا" کی ایک صفت "یئوتون الزکوۃ" بیان ہوئی ہے۔ حضرت علیؓ کا صاحب نصاب زکوۃ ہونا ہی ثابت کرنا مشکل ہے۔	
۱۴ "الذین امنوا" کا صلہ تو "هم الغالبون" بیان ہوا ہے۔ حضرت علیؓ کا معاملہ ہی برعکس ہے۔	المائدہ ۵۷.
۱۵ حضرت علیؓ نے خود اعلان کیوں نہ کیا کہ میں اس آیت کا مصداق ہوں۔	
۱۶ جب مجبور کرکے لوگ حضرت علیؓ کی بیعت کرنے لگے تو فرمایا دعونی والتمسوا غیری۔ وانا لکم وزیرا خیرا لکم منی امیرا۔	نہج البلاغہ خطبہ نمبر۹۲ زیر عنوان جب قتل عثمان کے بعد لوگوں نے حضرت علیؓ کو خلافت پیش کی۔ ۲-ناسخ التواریخ جلد دوم صفحہ ۱۷
۱۷ فالله ما کانت لی فی الخلافة رغبة ولا فی الولایة اربة۔ و لکنکم دعوتمونی الیها و حملتمونی علیها۔ خدا کی قسم مجھے تو کبھی خلافت کی خواہش نہیں ہوئی تمہیں لوگوں نے مجھے اس کی طرف دعوت دیکر آمادہ کیا۔	نہج البلاغہ ترجمہ حواشی سید شریف رضی خطبہ نمبر ۲۰۳ صفحہ ۷۱
۱۸ —— وبسطتم یدی فکففتها و مددتموها	

مضمون	حوالہ
فقبضتھا۔ تم نے (بیعت کرنے کی خاطر) میرا ہاتھ پھیلانا چاہا تو میں نے اسے روک لیا تم نے اسے کھینچنا چاہا تو میں نے اسے سمیٹ لیا۔	نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۲۲ صفحہ ۱۵۴
2۔ شیعہ دلیل۔ انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهر کم تطهیرا۔ آیت تطہیر اہل بیت کی معصومیت کا اعلان کررہی ہے۔ معصوم کی موجودگی میں غیر معصوم خلیفہ کس طرح بن سکتا ہے؟	الاحزاب ۳۳
جواب۔ لیذهب عنکم الرجس پیدائشی معصومیت سے انکار کا اظہار ہے۔	
i شیعہ عقیدہ کے مطابق اہل بیت تو معصوم ہیں یزکیھم کے تحت رسول نے تزکیہ کس کا کیا۔	سورۃ الجمعہ ۲
ii اگر معصومیت ہی جواز خلافت بلافصل ہے تو حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ خلیفہ بلافصل کیوں نہیں؟	
تطہیر کا لفظ فی الحقیقت صحابہ رسول اور ازواج کے لئے ہے	
i ما یرید الله لیجعل علیکم من حرج و لکن یرید لیطهر کم	المائدہ :۶
ii وینزل علیکم من السماء ماء لیطهر کم به یذهب منکم رجز الشیطن	الانفال :۱۱
iii اہل بیت میں ازواج النبی شامل ہیں کیونکہ آیت کے سیاق و سباق میں ازواج النبی کا ہی ذکر ہے۔	
iv قالوا اتعجبین من امر الله رحمت الله و برکته علیکم اهل البیت......	ہود :۷۳
v فقالت هل ادلکم علی اهل بیت یکفلونه لکم	القصص :۱۲
vi قال ینوح انه لیس من اهلک انه عمل غیر صالح	ہود :۴۶
2 سلمان منا اهل البیت	منار الہدیٰ صفحہ ۱۴۳ ان علیہا صلوات اللہ علیہ منصوص

مضمون	حوالہ
3 عن الصادق من اتق الله منکم و اصلح فھو منا اھل البیت ..... قال الباقر ومن احبنا فھو منا اھل البیت.. ...	تفسیر القمی زیر آیت ان اکرمکم عند الله اتقکم صفحہ ۳۲
4- عن انس° قال سئل رسول الله ﷺ من ال ک فقال کل تقی و تلا رسول الله ﷺ ان اولیاء ه الا المتقون حضرت انس° کی روایت ہے کہ آنحضور ﷺ سے پوچھا گیا آپ ﷺ کی آل میں کون شامل ہے۔ فرمایا ہر متقی شخص پھر آپ ﷺ نے ان اولیاء ہ الا المتقون آیت پڑھی	المعجم الصغیر باب الجیم من اسم جعفر صفحہ ۱۱۵- نیل الاوطار جلد ۲ صفحہ ۲۸۵ در منثور جلد ۳ صفحہ ۱۸۳ کشف الغمہ باب الصلوۃ علی النبی ﷺ جلد اول صفحہ ۱۹۶
5 قیل ھم الامۃ جمیعا قال النووی فی شرح مسلم و مواظھرھا .. . . الیه ذھب نشوان الحمیری امام اللغۃ و من شعرہ فی ذ لک آل النبی اتباع ملتہ من الاعاجم والسودان العرب لو لم یکن آلہ الا قرابتہ صلی المصلی علی الطاغی ابی لھب نبی ﷺ کی آل سے مراد نبی ﷺ کی پیروی کرنے والی امت ہے خواہ عجمی ہوں یا عرب کے سردار۔ صرف خاندانی قرابت کسی کو آل نہیں بناتی کیا درود شریف پڑھنے والا شخص ابو لہب سرکش پر درود بھیجے گا۔	
6 ..... قالت ام سلمۃ وانا معھم یا نبی الله؟ قال انت علی مکا نک وانت علی خیر جب حضرت ام سلمہ° نے عرض کی اے اللہ کے نبی! میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ فرمایا تم تو پہلے ہی بہترین مقام پر فائز ہو۔	ترمذی ابواب التفسیر سورۃ احزاب جلد ۲ صفحہ 473
3- شیعہ دلیل- فقل تعالوا ندع ابناء نا و ابناء کم..... آیت مباہلہ نے اہل بیت کی وضاحت کردی- حضرت علی° اہل	آل عمران : 82

مضمون	حوالہ
بیت ہونے کی وجہ سے خلافت کے زیادہ حقدار اور اہل ہیں۔ جواب۔ آیت مباہلہ میں انفسنا میں حضرت علیؓ ہرگز شامل نہیں۔ جمع کے لفظ میں اپنے نفس کو بلانا محاورہ ہے مراد آنحضرت ﷺ کی اپنی ذات ہے	
i- بل سولت لکم انفسکم امرا	یوسف ۱۸
ii- فطوعت له نفسه قتل اخیه	المائدہ ۳۰
2- لفظ انفس، ہم نسبت، ہم قوم اور ہم خیال کے معنوں میں ہے۔	
i- ولا تخرجون انفسکم من دیارکم	بقرۃ ۸۵
ii- ولا تلمزوا انفسکم	الحجرات ۱۱
3- انفسنا میں حضرت علیؓ اس لئے بھی شامل نہیں کیونکہ وہ آنحضرت ﷺ کی صفات رسالت، خاتم النبیین، ایک وقت میں ۴ سے زائد شادیاں جیسی صفات میں شامل نہیں۔ بعض صفات میں مماثلت خلافت بلا فصل کا ہرگز جواز نہیں بن سکتا۔	
4- یہ آیت شیعہ عقیدہ کے مطابق صرف پنج تن کو محبان رسول خدا ثابت کرتی ہے جو کہ صرف حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل کی دلیل نہیں بن سکتی۔	
5- اگر شیعہ حضرات کی بات مان لی جائے تو مباہلے کے موقع پر ازواج مطہرات کو شامل نہ کرنے کی وجہ آیت قرآنی ولا یتمنونه ابدا بما قدمت ایدیهم کی وجہ سے حضور ﷺ کو علم تھا کہ وہ مقابل پر ہرگز نہ آئیں گے۔	الجمعہ ۷
6- صرف ازواج مطہرات کو لانا یہ تصور اور تاثر دے سکتا تھا کہ یہ غیر ہیں۔ اس لئے اولاد کو قربانی کے لئے پیش کرنا حقیقت کا اظہار تھا۔	
7- حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضوان اللہ عنہم اپنی اپنی اولاد کے ساتھ مباہلہ میں شامل	

مضمون	حوالہ
ہونے کے لئے آئے۔	ترجمان القرآن جلد اول صفحہ ۲۴۶ زیر آیت مباہلہ
5. واقعہ افک کی روایات میں متعدد مرتبہ اھل کا لفظ اہل خانہ اور ازواج مطہرات کے لئے استعمال ہوا ہے۔	
I حضرت اسامہؓ نے عرض کی۔ ھم اھلک یا رسول اللہ	تیسیر الوصول الباب الثانی فی اسباب النزول
II فرمایا فو اللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا خدا کی قسم! مجھے اپنے اہل کے بارے سوائے بھلائی کچھ علم نہیں۔	سورۃ النور ۲۰: I- تیسیر الوصول الی جامع الاصول من حدیث الرسول جلد اول الباب الثانی فی اسباب النزول سورہ النور صفحہ 150 II- بخاری کتاب التفسیر سورۃ النور
4. شیعہ دلیل۔ حجتہ الوداع سے واپسی پر غدیر خم کے مقام پر ایک لاکھ بائیس ہزار صحابہ کے سامنے فرمایا "من کنت مولاہ فعلی مولاہ" پگڑی حضرت علیؓ کے سر پر رکھی اور فرمایا علیؓ کی بیعت کرو۔ حضرت ابو بکرؓ نے بھی اس وقت حضرت علیؓ کی بیعت کی تھی۔ الجواب۔ فرضی واقعہ اور من گھڑت بات ہے۔ روایت درست بھی ہو تو۔ 1. مولیٰ معنے محبوب، دوست اور مددگار کے ہیں نہ کہ حاکم کے۔ اگلا فقرہ بھی وضاحت کر رہا ہے۔ "اللھم وال من والاہ وعاد من عادہ" 2. مال غنیمت کی تقسیم کے سلسلہ میں بعض اصحاب کو حضرت علیؓ سے شکوہ پیدا ہوا تو اس کے ازالہ کے لئے یہ فرمایا۔ 3. جملہ اسمیہ ہونے کے باعث یہ حال کو چاہتا ہے۔ آنحضور ﷺ کی زندگی میں حضرت علیؓ محکوم رہے۔ خلفاء ثلاثہ کے زمانہ میں محکوم رہے۔	

مضمون	حوالہ
4۔ حضرت علیؓ نے کبھی یہ حدیث اپنے حق میں پیش نہ کی نہ ہی امیر معاویہ کو بتائی۔	
5۔ مولیٰ کا لفظ قرآن مجید میں دوست، مددگار کے معنے میں استعمال ہوا ہے۔	
i۔ فان لم تعلموا اباء هم فاخوا نكم فى الدين و مواليكم	الاحزاب :٦
ii وان تظهرا عليه فان الله هو موله و جبريل	التحریم ۵۰
6۔ غزوہ تبوک میں امیر مقرر کیا جانا بھی خلیفہ بلا فصل ثابت نہیں کرتا کیونکہ۔ حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضرت ابو دجانہؓ، غزوہ بدر کے موقع پر حضرت ابولبابہؓ اور حضرت ابن ام مکتومؓ امیر مقرر ہوتے رہے۔ اور تمام غزوات میں کسی نہ کسی صحابی کو امیر مقرر کیا جاتا رہا ہے۔ اتخلفنى فى النساء و الصبيان حضرت علیؓ کی عرض سے ہی واضح ہے کہ حضرت علیؓ کا امیر مقرر کیا جانا کوئی خاص مرتبہ نہ تھا۔ خصوصاً جبکہ امام الصلوۃ کسی اور کو مقرر کیا گیا تھا۔	
5۔ شیعہ دلیل۔ حدیث الثقلین تركت فيكم الثقلين كتاب الله و عترتى کے تحت حضرت علیؓ آنحضور ﷺ کی عترت میں شامل ہیں اگر ان کی اطاعت کی جاتی تو امت میں تفرقہ اور اختلاف پیدا نہ ہوتا۔ جواب۔ عترت کے معنے ذریت کے ہیں اور حضرت علی ذریت نہیں۔	
i عترت خلافت بلا فصل کا جواز ہے تو حسنین خلیفہ بلا فصل کیوں نہیں ہوسکتے۔	
ii شیعہ روایت میں لن يتفرقا حتى يردا على الحوض کے مطابق امام اور کتاب اللہ الگ الگ نہیں ہوسکتے۔ اگر	

مضمون	حوالہ
قرآن موجود ہے تو امام کہاں ہے۔ اس سے امام کی غیوبت کا تصور بھی باطل ہو جاتا ہے۔	احزاب ۶۰
iv روحانی ذریت میں ائمہ، مجددین اور اولیاء سب شامل ہیں ازواجہ امہاتہم اسی لئے فرمایا گیا ہے۔ کونوا مع الصادقین	التوبہ ۱۱۹
v لن تضلوا بعدہ۔ شیعہ اختلافات کا شکار کیوں ہو گئے۔	
vi خلفاء ثلاثہ کی بیعت کر کے حضرت علیؓ سمیت تمام مسلمانوں نے ان کی خلافت کو تسلیم کرلیا۔ اس لئے اس حدیث کے وہ معنے نہیں جو شیعہ لیتے ہیں۔	
ii حضرت علیؓ کی خلافت کا امیر معاویہؓ، خوارج نے انکار کردیا۔ اس وقت حضرت علیؓ نے یہ حدیث کیوں پیش نہ کی۔	
iii حضرت حسینؓ نے یزید کے مقابل پر اپنے آپ کو حق پر سمجھ کر خروج کیا جان تک دے دی۔ حضرت علیؓ حق پر تھے تو خلفاء ثلاثہ کے خلاف خروج کیوں نہ کیا۔ کوئی آیت یا حدیث کیوں پیش نہ کی۔	
حضرت علیؓ کی خلافت بلافصل اور خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت	
1. اگر حضرت علیؓ خدا تعالیٰ کی طرف سے خلیفہ بلافصل تھے تو ایسا کیوں نہ ہوا۔ جبکہ	
i واللہ غالب علی امرہ	یوسف ۲۲:
ii وما انتم بمعجزین فی الارض ولا فی السماء	العنکبوت ۲۳:
iii وما کان اللہ لیعجزہ من شیء فی السموات ولا فی الارض	الفاطر ۴۵۔
iv لا تحسبن الذین کفروا معجزین فی الارض	النور ۵۸:
v وان یردک بخیر فلا رآد بفضلہ	یونس ۱۰۸
vi فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ ان اللہ عزیز	

مضمون	حوالہ
ذو انتقام	ابراہیم: ۴۸
ان تمام آیات سے ثابت ہے کہ خدا تعالیٰ کے فیصلے کوئی نہیں بدل سکتا۔ اگر خدا کا فیصلہ حضرت علیؓ کو خلیفہ بلا فصل بنانا تھا تو کوئی بھی خدا کو اس فیصلہ میں عاجز نہیں کر سکتا تھا۔	
2۔ خلفاء ثلاثہ غاصب خلافت تھے تو کامیاب کیوں ہوئے حالانکہ	
i ان حزب الشیطن هم الخاسرون۔	مجادلہ: ۲۰
ii همّوا بما لم ینالوا....	توبہ: ۷۴
iii الا ان حزب الله هم المفلحون	مجادلہ: ۲۲
iv اذا تمنی القی الشیطان فی امنیته	الحج ۵۲
فینسخ الله ما یلقی الشیطان ثم یحکم الله ایته حضرت علیؓ نے اپنی خلافت میں اس کا اعلان نہ کیا۔	
v لا ینال عهدی الظلمین اگر خلفاء ثلاثہ ظالم اور غاصب ہوتے تو ہرگز کامیاب نہ ہوتے۔	بقرہ ۱۲۵:
حضرت علیؓ کا ذاتی کردار	
1۔ حضرت علیؓ نے خلفاء ثلاثہ کی خود بیعت کی۔ اور کسی سے ان خلفاء کی زندگی میں بیعت نہ لی۔ حتیٰ کہ اپنے گھر والوں سے بھی۔	
2۔ شہادت حضرت عثمانؓ کے بعد بیعت لی۔ اور اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہوئے جنگ تک سے دریغ نہ کیا۔	
3۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے آنحضرت ﷺ کے پہلو میں دفن ہونے پر اعتراض نہ کیا۔	
4۔ بلکہ اپنے بچوں کے نام خلفاء ثلاثہ کے نام پر رکھے جو کہ واقعہ کربلا میں شہید ہوئے۔	1۔ تواریخ التاریخ جلد ۲ کتاب سوم صفحہ ۷۰ 2۔ بحار الانوار جلد ۱۰ صفحہ ۳۲، ۳۳

مضمون	حوالہ
	3. جلاء العیون اردو جلد دوم صفحہ ۱۹۵ اور ۲۰۸ زیر عنوان تذکرہ شہداء کربلا 4. نہج البلاغہ صفحہ ۱۰ حاشیہ 5. بارہویں امام کے مختصر حالات صفحہ ۵۵، ۵۸ از سید ظفر حسن لودھی مطبوعہ نظامی پریس لکھنؤ.
5. امیر معاویہؓ کو لکھا۔ انہ بایعنی القوم الذین بایعوا ابا بکر و عمر و عثمان علی ما بایعوہم علیہ..... وانما الشوری للمهاجرین والانصار وانهم اناس ان اجتمعوا علی رجل و سموہ اماما کان ذلک	نہج البلاغہ صفحہ ۲۸۳ مکتوب ۶ بنام معاویہ بن ابو سفیان
6. حضرت علی ؓ نے حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کی تھی۔	1. منار الہدیٰ صفحہ ۳۷۳، ۳۷۴ خطبہ امیر المومنین 2. فروع کافی جلد ۳ کتاب الروضہ صفحہ ۱۳۹. 3. احتجاج طبرسی صفحہ ۴۹
7. آنحضرت ﷺ نے حضرت حفصہؓ سے فرمایا میرے بعد ابو بکرؓ اور پھر تیرے والد خلیفہ بنیں گے عرض کی کہ آپ کو کس نے بتایا ہے فرمایا علیم و خبیر ذات نے خبر دی ہے۔ فلما صلی ابو بکر الظهر اقبل علی الناس ...... ثم قام علی فعظم من حق ابی بکر و ذکر فضله وسابقته ثم مضی الی ابی بکر فبایعه فاقبل الناس الی علی وقالوا اصبت واحسنت	تفسیر القمی سورۃ تحریم صفحہ ۶۸۷ شرح نہج البلاغہ ج ۶ صفحہ ۲۹۳
8. وکان افضلهم فی الاسلام کما زعمت وانسهم الله ورسوله الخلیفة الصدیق و خلیفة الخلیفة الفاروق	4. شرح نہج البلاغہ ابن میثم مطبوعہ تہران جلد ۳، ۴۲۳ شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۹

مضمون	حوالہ
اس امت کے نبی کے بعد اس کے افضل ترین بزرگ لوگ ابوبکرؓ اور عمرؓ اور اگر تم چاہو کہ تمہارے لئے تیسرے کا نام بھی بیان کروں تو میں اس کا نام بھی بتاتا ہوں اور کہا کہ کوئی مجھے ابوبکرؓ اور عمرؓ پر ترجیح نہ دے ورنہ میں اسے سخت کوڑے ماروں گا۔	کنزل العمال جلد ۱۳ صفحہ ۱۰۹ الطبعۃ العربیہ حلب
9- جب ابوبکرؓ کی وفات کا وقت آیا تو آپ نے حضرت عمرؓ کو بلا کر خلیفہ مقرر کیا' پس ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اور خیر خواہی کی اور حضرت عمرؓ امر خلافت کے والی ہوئے پس آپ کی سیرت نہایت پسندیدہ اور آپ کی خلافت صد درجہ بابرکت تھی۔	منار الھدیٰ صفحہ ۳۰۷
آخری زمانے میں ایک قوم ایسی بھی ہوگی جو ہماری محبت کا دعویٰ کریں گے اور وہ ہمارا گروہ ہوں گے لیکن وہ اللہ کے شریر بندے ہوں گے جو ابوبکرؓ' عمرؓ کو برا بھلا کہتے ہیں۔	کنز العمال جلد ۱۳ صفحہ ۱۰
عدم نفاق خلفاء ثلاثہ	
ہر روایت جو مخالف قرآن ہے وہ باطل ہے۔ فبای حدیث بعد الله وایته یومنون.....	(جاثیہ:7)
1- خلفاء ثلاثہ نے کی دور میں اسلام قبول کیا جبکہ نفاق کا سوال ہی نہ تھا۔	
1- منافق خوف سے ایمان لائے گا یا لالچ کی خاطر۔ ہجرت سے قبل مکہ میں مہاجرین یعنی اہل مکہ اور اہل مدینہ اور دوسرے صحابہ کس کے خوف سے مسلمان ہوئے تھے یا کس لالچ کی خاطر مسلمان ہوئے تھے۔	
2- منافق صرف مدنی اور بدوی ہیں۔ وممن حو لكم من الاعراب منافقون ومن اهل المدينة مردوا على النفاق لا تعلمهم نحن تعلمهم سنعذبهم مرتين ثم يردون الى عذاب عظيم۔	توبہ:102

مضمون	حوالہ
۳ فان یتوبوا یک خیرا لهم وان یتولوا یعذبهم الله عذابا الیما فی الدنیا والاخرة- وما لهم فی الارض من ولی ولا نصیر- انھیں دنیا میں کونسا دردناک عذاب ملا؟ ہاں منافق مرتد ابوبکرؓ کے ہاتھوں مارے گئے- یا توبہ کر گئے-	توبہ: 75
قاتلوهم یعذبهم الله بایدیکم- عذابا فی الدنیا کی صورت مالهم فی الارض من ولی ولا نصیر خلفاء ثلاثہ کو ولی بھی ملے اور نصیر بھی-	توبہ:15
4- یایها النبی جاهد الکفار و المنافقین واغلظ علیهم اس حکم کی موجودگی میں رسول خدا ﷺ نے ان سے مشورے لئے اور ان سے محبت کی- رشتے کئے- صاف ظاہر ہے خلفاء ثلاثہ منافق نہ تھے-	توبہ ۷۳
5- یایها النبی اتق الله ولا تطع الکافرین والمنافقین- خلفاء ثلاثہ سے آنحضور ﷺ نے مشورے لئے؟ ثابت ہوا وہ منافق نہ تھے-	احزاب ۱
6- هم الذین یقولون لا تنفقوا علی من عند رسول الله حتی ینفضوا- گویا منافقین صحبت نبوی ﷺ میں کبھی کبھی آتے تھے اور مخلصین ہمیشہ صحبت رسول میں رہتے تھے مہاجرین اور انصار خصوصاً خلفاء ثلاثہ تو ہمیشہ صحبت نبوی میں ہی رہتے تھے-	منافقون ۸
7- لئن لم ینته المنافقون والذین فی قلوبهم مرض والمرجفون فی المدینة لنغرینک بهم ثم لایجاورونک فیها الا قلیلا- ملعونین اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا- شیخین یعنی حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ زندگی کے بعد بھی قبر رسول کے مجاور ہیں- خدا کو غیرت نہ آئی؟ شیر خدا کو غیرت نہ آئی- زندگی بھر ساتھ رہے- موت کے بعد بھی دائمی طور پر ساتھ ہیں- قلیلا	

مضمون	حوالہ
ا۔ اگر قلیل تعداد مراد ہے تب بھی شیعوں کا عقیدہ غلط ہے کیونکہ اس کا مطلب بنتا ہے کہ مدینہ میں منافق قلیل ہوں گے مومن اکثریت میں ہوں گے۔ تو اس اکثریت نے علیؓ کی بیعت کیوں نہ کی؟ جبکہ یہ کہتے ہی ہیں ارتد الناس الا ثلثۃ۔ سوائے تین کے باقی سب مرتد ہو گئے تھے۔	احزاب ۶۰
ii اگر قلیل تعداد مراد ہوئی تو الا قلیل کے الفاظ ہوتے۔ فاعل ہونے کے سبب کیونکہ جب الا سے قبل جملہ منفی ہو تو پھر الا کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ حضور ﷺ کی وفات تک سارا مدینہ منافقین سے خالی ہو جائے گا اور مدینہ میں کوئی منافق نہ ہو گا سارے کے سارے مخلصین ہوں گے۔	
8۔ ہم العدو فاحذرہم خدا منافقوں کو دشمن قرار دیکر ان سے بچنے کا حکم دیتا ہے۔ جبکہ خلفاء ثلاثہ میں سے دو خسر تھے۔ ایک داماد۔ جو مشوروں میں شریک۔ غزوات میں شامل ہوتے رہے۔	المنافقون :۵
9۔ صحابہ نے انہیں یکے بعد دیگرے اپنا امام تسلیم کیا۔ بجز تین چار کے بقول شیعہ۔ کیا سب ضلال مبین پر جمع ہو گئے تو پھر کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔ یدخلون فی دین الله أفواجا۔ هو الذی یصلی علیکم و ملا ئکته لیخر حکم من الظلمت الی النور	الجمعہ : ۲ نصر : ۲ احزاب : ۴۳
10۔ لو یطیعکم فی کثیر من الامر لعنتم و لکن الله حبب الیکم الایمان و زینة فی قلو بکم و کره الیکم ا لکفر و الفسوق والعصیان اولئک هم الراشدون بقول شیعہ حضرت علی تو معصوم ہیں وہ مراد نہیں ورنہ معصوم کی بات ماننا تو تکلیف کا موجب نہیں ہو سکتی۔	حجرات 8

عدم ارتداد اصحاب ثلاثہؓ ―

مضمون	حوالہ
1- شیعہ کہتے ہیں صحابہ کی وجہ ارتداد عدم تسلیم خلافت علی بلا فصل ہے؟ عن ابی جعفر علیہ السلام قال : کان الناس اہل ردۃ بعد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا ثلثۃ فقلت ومن الثلاثۃ فقال المقداد بن الاسود وابوذر الغفاری وسلمان الفارسی رحمۃ اللہ وبرکاتہ علیہم ثم عرف اناس بعد یسیر و قال ھوہ لاء الذین دارت علیہم الرحی وابوا ان یبایعوا حتی جاء امیرالمومنین علیہ السلام مکرھا فبایع و ذ لک قول اللہ تعالی وما محمد الا رسول۔ الخ	(کتاب الروضۃ من الکافی زیر عنوان الناس بعد النبی اہل ردۃ الا ثلثۃ)
i- خلافت علی کا قرآن میں ذکر نہیں۔	
ii- خلافت مادی چیز ہے یا روحانی؟ اگر خلافت مادی ہے تو شیر خدا، خیبر شکن۔ لا فتی الا علی ولا سیف الا ذوالفقار کے مصداق سے ابوبکر نے کیسے چھین لی؟ اگر خلافت ہے روحانی تو نظر نہیں آسکتی وہ کیسے چھین لی ابوبکر نے؟ رسالت، صدیقیت، شہادت، صالحیت، محبت خدا، عشق رسول، قرب الٰہی، علم دین اور ایمان و عرفان سب روحانی اشیاء ہیں کون چھین سکتا ہے؟ کیا کسی رسول سے اس کی رسالت کبھی دشمن نے چھین لی؟ .... رسالت اور خلافت و امامت روحانی چیز ہے۔ ہاں اگر کسی رسول یا خلیفہ کو ظاہری اقتدار بھی مل جائے تو وہ ایک زائد چیز ہے۔ نبوت و خلافت کا لازمہ نہیں ہے۔ (پس اگر حضرت علیؓ سے خلفاء ثلاثہ نے خلافت یعنی روحانی چیز نہیں چھینی تو پھر ان پر غصب و ارتداد کا الزام ختم ہوگیا۔	
iii- وما کان اللہ لیعجزہ من شی فی السموات ولا فی الارض انہ کان علیما قدیرا اگر خدا تعالیٰ نے حضرت علیؓ کو خلیفہ بلافصل بنانے کا فیصلہ	فاطر ۴۵

مضمون	حوالہ
کیا تھا کوئی کیسے خدا کو اپنا فیصلہ نافذ کرنے سے عاجز کر سکتا ہے۔ معلوم ہوا حضرت ابوبکرؓ کا پہلا خلیفہ بنانا ہی منشاء الٰہی تھا۔	
2- مظالم بر اہل بیت؟	
ان الذین توفتهم الملا ئكة ظالمی انفسهم قالوا فيما كنتم قالوا كنا مستضعفين فی الار ض قالوا الم تكن ار ض الله واسعة فتهاجروا فيها فاولئك ماوهم جهنم و ساء ت مصيرا الا المستضعفين من الرجال والنساء والولدان	نساء :۹۷
اگر خلفاء ثلاثہ کے زمانہ میں اہل بیت پر مظالم ہوئے تو اس آیت کے مطابق ہجرت کیوں نہ کی۔	
خلفاء ثلاثہ کے زمانہ میں حضرت علیؓ نے باوجود جوانی کے ہجرت نہ کی۔ اگر مظالم ہوئے اور ہجرت نہ کی تو معاذ اللہ جہنمی قرار پاتے ہیں۔	
ا. مثلاً ایک شخص سونا بنانے کا دعویٰ رکھتا ہے اور سونے پر ہی ایک بوٹی ڈال کر کہتا ہے کہ لو سونا ہو گیا۔ اس سے کیا یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ وہ کیمیاگر ہے سو آنحضرت ﷺ کے فیوض کا کمال تو اس میں تھا کہ امتی میں وہ درجہ اتباع سے پیدا ہو جائے۔	ریویو مباحثہ بٹالوی چکڑالوی
3- آنحضورؐ کی صفت یزکیھم پر زد پڑتی ہے	جمعہ :3
کس کو پاک کیا؟ اہل بیت تو پیدائشی پاک تھے۔ اور وہ دس ہزار قدوسی، اصحاب بیعت رضوان۔ اصحاب بدر و خیبر وغیرہ۔ پھر اس آیت میں ہے یعلمھم کہ نبی ﷺ ان کی تعلیم کرتا ہے۔ یہی اثر تھا تعلیم کا کہ فوراً بعد مرتد ہو گئے۔	
ادھر موسیٰ کے بارہ میں فرمایا فما امن لموسی الا ذریة من قومہ کیا وہ کچھ لوگ صرف تین چار تھے۔	یونس :۸۴
ب۔ یہاں منافقین کی بابت فرمایا اولئک الذین لم یرد اللہ ان	

مضمون	حوالہ
یطہر قلوبھم گویا مومنوں کے دل پاک کرنا ہے منافقوں کے نہیں لہٰذا صرف پنجتن کے مطہر ہونے کا عقیدہ درست نہیں۔	مائدہ: ۴۲
4- رایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ وہ کونسی افواج تھیں جو حیات محمد ﷺ میں ہی اسلام میں داخل ہوئیں؟ وہ نیک افواج جنکی آمد پر شکریہ کے طور پر فسبح بحمد ربک کا حکم ہے؟ کیا منافقوں' مرتدوں کی آمد پر شکرانہ کا حکم ہے؟ منافق کیلئے دعا نہیں استغفار ہے۔	نصر: ۲
استغفرت لھم ام لم تستغفر لھم لن یغفر اللہ لھم کیا افواج کے داخل ہونے کی پیشگوئی جھوٹی ہوگئی؟ اگر ان افواج اور ان کے فیصلہ (خلافت ابوبکر) کو نہ مانیں تو رسول کی رسالت کا انکار کرنا پڑے گا۔ شیعہ خلافت کی بات کر رہے ہیں۔ یہاں رسالت ہاتھ سے جا رہی ہے۔	سورۃ المنافقون ۶
5- وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین صحابہ پر دو دور آئے۔ پہلا ضلال مبین دوسرا ہدایت۔ تیسرا دور کوئی نہیں۔ ضلال مبین صرف ہدایت سے پہلے ہے بعد میں نہیں۔ عہد ابوبکر میں مرتدین منافق تھے جو آخری دور میں مسلمان ہوئے۔ انہیں آنحضور ﷺ کی صحبت میں رہنے کا موقعہ نہ ملا تھا۔	(جمعہ ۲.
بقول شیعہ تین چار کے سوا سب ضلال مبین میں پڑ گئے تو پھر من قبل کے الفاظ بیکار چلے جاتے ہیں۔ ان مرتدین کا ذکر اس آیت میں موجود ہے۔ قالت الاعراب امنا قل لم تومنوا و لکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم	(حجرات 15
الاعراب اشد کفرا و نفاقا مہاجرین وانصار بعد وفات رسول مرتد نہیں ہوئے۔	(توبہ ۹۸.

مضمون	حوالہ
6- یاایها الذین امنوا من یرتد منکم عن دینه فسوف یاتی الله بقوم یحبهم و یحبونه	(مائدہ ۵۵)
حضرت علیؓ نے شیخین اور ان کے ہمنواؤں سے جنگ اور جہاد نہ کیا۔ شیعہ حضرات کا یہ کہنا کہ حضرت علیؓ کو صبر کی وصیت تھی یہ اس آیت میں مذکور مضمون کے منافی ہے۔ جب ارتداد ہوا اسی وقت جہاد فرض ہے۔	
انصار علیؓ بھی کم نہ تھے۔ علی خیبر شکن۔ ذوالفقار کے حامل تھے۔ اینا اضعف ناصرا و اقل عددا۔ یاتی الله بقوم افواجا بیعت رضوان والے۔ تبوک والے۔ خیبر و فتح مکہ والے (دس ہزار قدوسی) ضرور ساتھ دیتے۔	تفسیر قمی سورۃ الروم زیر آیت اٰت ذاالقربیٰ حقہ صفحہ ۵۰۰ لما بویع لابی بکر استکام له الامر علی جمیع المهاجرین والانصار
امرة علی الکافرین وعده الہی تھا۔ اگر منافق لاکھوں بھی ہوں تو اسلام کو کیا فائدہ۔ فی الدرک الاسفل من النار شیر خدا کو صحابہ سے نہ جان کا نہ مال کا نہ عزت کا خطرہ ہو سکتا ہے تو پھر تقیہ کی بھی تینوں وجوہات ختم ہو گئیں۔ اس لئے یہ کہنا کہ حضرت علیؓ نے تقیہ کرتے ہوئے خلفاء ثلاثہ کا ساتھ دیا غلط ثابت ہوا۔	
7- موجودہ قرآن انہی منافقین، مرتدین صحابہ کے ہاتھوں پہنچا۔ اگر وہ منافق مرتد تھے تو قرآن کی صحت و حفاظت کا کیا ثبوت ہے؟ آیت حفاظت بھی انہوں نے ممکن ہے خود بنا کر داخل کر دی ہو جیسے چور شکستہ تالا لٹکا دیتا ہے۔	
8- جملہ صحابہ نے خلفاء ثلاثہ کو اپنا امام و پیشوا مانا اور حضرت علی نے تینوں کی بیعت کی۔	1- منار الہدیٰ صفحہ ۳۷۳ 2- فروع کافی جلد ۳ کتاب الروضہ صفحہ ۱۳۹ 3- احتجاج طبری صفحہ ۴۹ 4- نہج البلاغہ حیدری پریس لاہور صفحہ ۷۷ مکتوب نمبر ۱

حوالہ	مضمون
	## فضائل خلفائے ثلاثہ
	1. کی دور میں قبول اسلام کی توفیق پائی۔ کس بہر کے سر نہ دہد جاں نہ فشاند عشق است کہ ایں کار بعد صدق کناند
ج:۴۱	2. خلفاء ثلاثہ نے ہجرت کی سعادت پائی۔ ورنہ (ا) مدینہ میں کونسا خزانہ نکل آیا تھا۔ مدینہ تو بخار کا مرکز تھا۔ فاقہ کشی تھی۔ (ا) خدا نے گواہی دی ہے کہ اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ
(الحشر:۹)	ب۔ اخرجوا من دیارھم و اموالھم یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا و ینصرون اللہ و رسولہ
(نساء:۱۰۰)	ج۔ من یھاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا و سعة ان کو وسعت کا ملنا اس وعدہ کے ایفاء کی دلیل ہے اور ان کے مہاجر عنداللہ ہونے کی نشانی ہے۔ مہاجرین کے لئے خرجوا نہیں فرمایا بلکہ فرمایا اخرجوا کفار کے مظالم نے مجبور کرکے انہیں نکالا ہے۔
(نحل:۴۲)	د۔ والذین ھاجروا فی اللہ من بعد ما ظلموا لنبوئنھم فی الدنیا حسنة ولاجر الاخرة اکبر لو کانوا یعلمون دنیا میں انہیں بادشاہت اور تمام مومنوں کی سرداری ملی اور ولاجر الاخرة اکبر۔
(نور:۳۸)	3. رجال لا تلھیھم تجارة ولا بیع عن ذکر اللہ و اقام الصلوة و ایتاء الزکوة۔ یخافون یوما تتقلب فیہ القلوب والابصار
(احزاب:۲۳)	ب۔ من المومنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضی نحبة و منھم من ینتظر

مضمون	حوالہ
4۔ ان الله على نصرهم لقدير الذين اخرجوا من ديارهم . . . ولينصرن الله من ينصره	(حج: ۴۰)
5۔ قل يعباد الذين امنوا اتقوا ربكم للذين احسنوا فی هذه الدنيا حسنة وارض الله واسعة انما يوفى الصبرون اجرهم بغير حساب۔ ان کی ابتدائی مسلمانوں میں سے متقی لوگوں کو فی الدنیا حسنۃ وارض اللہ واسعۃ کا وعدہ ہے خلفاء اور ثلاثہ کے لئے دیوی انعامات میں سے بادشاہت سے بڑھ کر اور کون سا انعام ہو سکتا ہے؟	(زمر: ۱۰)
6۔ وقيل للذين اتقوا ماذا انزل ربكم قالوا خيرا للذين احسنوا فی هذه الدنيا حسنة ولدار الاخرة خير ولنعم دار المتقين کی آیت ہے اور اس کسمپری کے زمانہ میں ابتدائی کی مسلمانوں سے بصورت وعدہ پیشگوئی ہے۔ خلفاء ثلاثہ کو دیکھو خدا نے کیسے دنیاوی حسنات سے نوازا ہے۔	(نحل: ۳۰)
7۔ لقد تاب الله على النبی و المهاجرين والانصار الذين اتبعوه فی ساعة العسرة من بعد ما كاد يزيغ قلوب فريق منهم ثم تاب عليهم انه بهم رءوف رحيم خلفاء ثلاثہ اس غزوہ میں شریک ہوئے ۳۰ ہزار سپاہی۔ حضرت عثمان نے دو سو اوقیہ چاندی دو سو اونٹ دیئے۔ غزوہ تبوک میں صحابہ کی تعداد تیس اور چالیس ہزار کے درمیان تھی۔ ۲۵ ہزار کے غزوہ تبوک میں امیر لشکر حضرت ابوبکر کو مقرر کیا تھا۔	(توبہ: ۱۱۸) فتح الباری کتاب المغازی باب غزوہ تبوک۔ تفسیر صافی زیر آیت هذا۔
8۔ لا تجد قوما يومنون بالله واليوم الاخر يوادون من حاد الله و رسوله و لو كانوا اباء هم	

مضمون	حوالہ
او ابنائهم او احوانهم او عشيرتهم. اولئك كتب في قلوبهم الايمان و ايدهم بروح منه ويدخلهم جنت تجري من تحتها الانهر خالدين فيها رضي الله عنه ورضوا عنه. اولئك حزب الله. الا ان حزب الله هم المفلحون. منکرین زکوۃ٬ مدعیان نبوت اور قیصرو کسریٰ کے مقابل پر خدا تعالیٰ نے خلفاء ثلاثہ کی مدد کرکے اور انہیں کامیاب کرکے ثابت کردیا کہ یہ کون لوگ ہیں۔	(مجادلہ ۲۳
9. لقد رضی الله عن المومنين اذ يبايعو نک تحت الشجرة فعلم ما في قلوبهم فانزل السكينة عليهم واثابهم فتحا قريبا و مغانم كثيرة ياخذونها ...	(الفتح ۱۹،
نیز فرمایا الزمهم كلمة التقوى وكانوا احق بها و اهلها **بیعت رضوان کے دنیوی انعام** (۱) فتح قريب (۲) مغانم كثيرة (۳) واخرى لم تقدروا عليها قد احاط الله بها یعنی فارس وروم کے اموال جو عربوں کے احاطہ قدرت کے باہر تھے۔ ذی الحجہ ۶ھ میں حدیبیہ سے واپس آئے محرم ۷ھ میں خیبر فتح ہوگیا۔ اموال خیبر کو آنحضرت نے تمام اہل حدیبیہ کیلئے مخصوص کردیا تھا گویا تمام اہل حدیبیہ مومنین تھے اور ان میں منافق کوئی نہ تھا اگر کوئی منافق ہوتا تو اسے اموال خیبر نہ دیتے اس میں سے حدیبیہ میں شرکت نہ کرنیوالوں کو اموال خیبر میں سے حصہ نہیں دیا۔ خواہ کوئی اہل حدیبیہ میں سے خیبر میں شریک ہوا یا نہیں تمام اہل حدیبیہ کو اموال خیبر تقسیم ہوئے اہل حدیبیہ میں سے صرف جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام خیبر میں شریک نہیں ہوئے اس کے باوجود حضور ﷺ	(الفتح ۲۷،

مضمون	حوالہ
نے اسے حصہ دیا اور برابر برابر دیا۔	(سیرۃ ابن ہشام) اردو صفحہ ۳۲۶ ترجمہ عبدالجلیل صدیقی
10۔ محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم تراهم رکعا سجدا یبتغون فضلا من الله و رضوانا والذین معه میں خلفاء ثلاثہ شامل تھے۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل اور رضوان کے وارث ہوئے۔	(الفتح: ۳۰)
11۔ شاورهم فی الامر مشورہ خیرخواہ سے ہوتا ہے نہ کہ دشمن سے۔ زیر آیت لولا کتاب من الله سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم اسیران بدر کے بارہ میں ابوبکرؓ عمرؓ نے مشورہ دیا۔ حضور ﷺ نے ابوبکرؓ کے مشورہ پر عمل کیا اور خدا کو بھی حضرت ابوبکرؓ کا مشورہ پسند آیا اور اسے قرآن کا حصہ بنایا۔	(آل عمران: ۱۶۰) (انفال: ۷۱)
12۔ ان ربک یعلم انک تقوم ادنی من ثلثی اللیل و نصفه و ثلثه و طائفة من الذین معک۔ خلفاء ثلاثہ آنحضور ﷺ کے ساتھ عبادت میں شامل رہا کرتے تھے۔	(مزمل: ۲۰)
13۔ واذکروا نعمة الله علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخوانا و کنتم علی شفا حفرة من النار فانقذکم منها	(آل عمران ۱۰۳)
14۔ هو الذی ایدک بنصره وبالمومنین والف بین قلوبهم لو انفقت مافی الارض جمیعا ماالفت بین قلوبهم و لکن الله الف بینهم انه عزیز حکیم یاایها النبی حسبک الله و من اتبعک من المومنین ا یہ کہنا کہ قبل اسلام بنوامیہ اور بنوہاشم کی دیرینہ عداوت بعد میں بھی قائم رہی اس آیت کے خلاف ہے۔ ب صحابہ محض چار پانچ نہیں بلکہ بہت بڑی تعداد تھی کیونکہ	(انفال: ۶۳ تا ۶۴)

مضمون	حوالہ
شیعوں کے مذکورہ چار پانچ میں تو قبل اسلام باہم کوئی عداوت نہ تھی نہ ہی چار پانچ افراد میں الفت پیدا کرنا اتنا بڑا انعام قرار پا سکتا ہے جس کا ذکر کیا جائے۔ شیعہ بتائیں کہ مہاجرین وانصار صحابہ کے علاوہ وہ کون لوگ تھے جن میں عداوت تھی اور اسلام نے دور کردی۔ اور وہ بھائی بن گئے۔	
ج۔ وہ انعام کیا ہوا جو حضور ﷺ کے فوت ہوتے ہی زائل ہوگیا اور دوبارہ عداوت آگئی۔	
د خدا ان کو دوزخ سے نجات یافتہ قرار دیتا ہے لہٰذا وہ منافق مرتد نہیں ہوسکتے۔	
چار پانچ اشخاص تو جملہ مخالفین کے مقابل کافی نہیں ہوسکتے اگر حضرت علیؓ اکیلے کافی ہوتے تو وہ تقیہ کیوں کرتے اور بقول شیعہ صحابہ ان پر مظالم کیوں کرتے؟	
15۔ اولئک الذین اتیناھم الکتاب والحکم والنبوۃ فان یکفر بھا ھؤلاء فقد وکلنا بھا قوما لیسوا بھا بکافرین یہ مکی سورۃ ہے گویا مہاجرین کی جماعت خدا کی مقرر کردہ قوم ہے جو کافر نہیں بلکہ مومن ہے۔ بعض انصار قبل ہجرت مسلمان ہوچکے تھے۔	(انعام ۲ع ۱۰)
16۔ کلا انھا تذکرۃ فمن شاء ذکرہ فی صحف مکرمۃ مرفوعۃ مطھرۃ بایدی سفرۃ کرام بررۃ سفر کرنے والے صحابہ یا قرآن کی کتابت کرنے والے صحابہ مراد ہیں اس میں فرشتے مراد نہیں ہوسکتے کیونکہ اگر یہ صحیفے فرشتوں کے ہاتھ میں ہوں تو ان کے ہاتھوں میں موجود صحیفوں کو نہ لوگ پڑھ سکتے ہیں نہ ان سے نصیحت حاصل کرسکتے ہیں۔ **فضائل ابوبکرؓ**	(عبس)

مضمون	حوالہ
۱ ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعۃ السعۃ۔ مالی وسعت آیت ومن یطع اللہ والرسول ..... ذلک الفضل من اللہ جملہ تفاسیر شیعہ میں اولو الفضل سے حضرت ابوبکرؓ مراد ہیں یہ آیت حضرت ابوبکرؓ کے بارے ہے۔	(نور: ۲۲) (نساء ۷۰) (مجمع البیان، عمدۃ البیان) صفحہ ۱۳۱ ترجمہ قرآن مولوی فرمان علی صاحب۔ فتح البیان زیر آیت ھذا
2۔ الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ وایدہ بجنود لم تروھا جملہ تفاسیر شیعہ میں حضرت ابوبکرؓ مراد ہیں۔	(توبہ ۴۰)
ا۔ ثانی اثنین فرما کر حضرت ابوبکرؓ کی تعریف فرمائی ہے اور مراد یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ ان تمام امور میں حضور ﷺ کے شریک تھے۔ ایمان، تقویٰ، ہجرت، مظلومی، دشمنی سے خطرہ اور نصرت الٰہی وغیرہ۔	
ب۔ حضور ﷺ نے باذن الٰہی خطرناک سفر میں حضرت ابوبکرؓ کو رفیق سفر بنایا۔	خلاصہ المنہج۔ تفسیر حسن عسکری
ت۔ اگر حضرت ابوبکرؓ کے دل میں ایمان اور عشق رسول نہ ہوتا تو وہ ایسے خطرناک سفر میں رفیق سفر نہ بنتے۔ منافق ایسی قربانی نہیں کر سکتا۔ اتخذوا ایمانھم جنۃ	(منافقون)
ج خدا اور رسول کے نزدیک حضرت ابوبکرؓ کے سوا دوسرا کوئی صحابی اخلاص اور شجاعت میں اس قابل نہ تھا کہ وہ حضور ﷺ کا رفیق سفر بنتا۔ ابوبکرؓ سب سے افضل صحابی تھے اور اشجع الصحابۃ	
د خدا کو حضرت ابوبکرؓ کی یہ قربانی اتنی پسند آئی کہ اپنے ابدی کلام میں اس کا ذکر کر دیا اور کسی صحابی کی کسی قربانی کا ذکر نہ کیا۔ شب ہجرت حضرت علیؓ کے بستر رسول پر سونے کا قرآن مجید میں ذکر نہیں کیا۔ جبکہ حضرت ابوبکرؓ کی رفاقت و	

مضمون	حوالہ
معیت فی الغار کا ذکر کیا۔ پس خدا کے نزدیک حضرت علیؓ کی نسبت حضرت ابوبکرؓ کی قربانی زیادہ پسندیدہ تھی اس لئے حضرت ابوبکرؓ کی قربانی کا ذکر کیا۔ حضرت علیؓ کی قربانی کا نہیں کیا۔ اگر بستر پر سونا فضیلت ہے تو بستر والے کے ساتھ سونا اس سے بڑھ کر فضیلت ہے۔ شب ہجرت حضرت علیؓ تو بستر رسول پر سویا۔ اور ابوبکرؓ دوران ہجرت غار ثور میں رسول خدا یعنی صاحب بستر کے ساتھ تین راتیں سویا۔ صرف بستر پر سونا افضل ہے یا خطرناک ترین وقت میں رسول ﷺ کے ساتھ غار ثور میں سونا افضل ہے اور وفات کے بعد تاقیامت حضرت ابوبکرؓ روضہ رسول میں رسول کے ساتھ سونا۔ حضرت علیؓ کمسن تھے انہیں پتہ تھا کہ مجھے کفار کچھ نہیں کہیں گے بلکہ بقول شیعہ یموتون باختیارھم جب ان کی مرضی نہیں تھی کفار ان کو مار ہی نہیں سکتے تھے ادھر حضور ﷺ نے فرمایا تھا انھم لن یضروک شیئا نیز کفار سے قرابت داری تھی طالب اور عقیل سگے بھائی تھے۔ چچا عباس اور چچوں کی اولاد موجود تھی کفار کو پتہ تھا اگر علیؓ کو کچھ کہا تو وہ بدلہ لیں گے چنانچہ صبح پتہ چلنے پر کفار نے حضرت علیؓ کو پتھر تک نہیں مارا۔ حضرت ابوبکرؓ کو تو ان باتوں میں سے کچھ حاصل نہ تھا اس کے باوجود اتنے خطرہ میں بھی سفر میں ساتھ چل دیئے۔	
ان الله معنا۔ حضور ﷺ نے اس فقرہ میں حضرت ابوبکرؓ کو حفاظت و نصرت الٰہی میں اپنا شریک کیا۔ ان الله مع الذین اتقوا و الذین هم محسنون	(نحل آخری آیت)
س خوف و حزن رسولوں کو ہو سکتا ہے۔	
۱- موسیٰ کو فرمایا لا تخف۔ موسیٰ نے عرض کی رب انی قتلت منهم نفسا و اخاف ان یقتلون	(قصص: ۳۳)
۲- یعقوب نے کہا انما اشکوا بثی و حزنی الی الله	(یوسف: ۸۶)

حوالہ	مضمون
	۱۶- لوط سے فرمایا لا تحزن
	۱۷- حضور کو فرمایا۔ لا تحزن علیھم۔
(حم سجدہ۔ ۳۰)	۱۸- مومنوں کو بھی الا تخافوا و لا تحزنوا ہاں خدا اس حزن اور خوف کو دور کر دیتا ہے۔
(قیامت ۱۶)	ش۔ نہی سے مراد عصیان یا نافرمانی نہیں ہوا کرتا۔ فرمایا لا تحرک بہ لسانک
(فاطر ۹)	فلا تذھب نفسک علیھم حسرات
	کیا رسول ﷺ نے ہجرت خوف قتل سے کی تھی۔ آئمہ نے تقیہ خوف جان و مال و آبرو سے کیا تھا۔
	اگر ابوبکرؓ منافق تھا تو پھر وہ غمگین نہیں ہو سکتا۔ اگر غم تھا تو رسول ﷺ کی جان کا اور یہ غم ہزار اطمینان سے بہتر ہے رسول ﷺ کو خطرے میں دیکھ کر غمگین صرف عاشق رسول ﷺ ہوگا نہ کہ منافق اور غدار۔
(مائدہ ۵۵)	3۔ حضرت ابوبکرؓ محبوب الٰہی تھے۔ یاایھا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ
(نساء 4)	4۔ خسر مصطفیٰ۔ فانکحوا ما طاب لکم من النساء
	کیا حضور ﷺ کو منافق عورتیں ہی پسند آئی؟
(بقرہ: ۲۲۲)	۱۔ لا تنکحوا المشرکات
(نور ۲۷)	2۔ الخبیثت للخبیثین والخبیثون للخبیثات و الطیبات للطیبین والطیبون للطیبات
(الحجر ۱۰)	3۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون
(قیامت ۱۸)	4۔ ان علینا جمعہ و قرآنہ
	حضرت ابوبکرؓ نے جمع و تدوین قرآن کیا۔ خدا نے اپنے ابدی کلام کی ابدی حفاظت کس سے کرائی؟ اب کا مقام سوچ لو۔
	5۔ فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ قرآن حضرت ابوبکر نے جمع کیا کوئی بھی قرآن کو بگاڑ نہیں سکتا۔ اگر خلفاء ثلاثہ نے بگاڑ دیا تو حضرت علیؓ نے حفاظت کیوں نہ کی۔ اس

مضمون	حوالہ
کی اصلاح کیوں نہ کی۔ حضرت علیؓ کا نسخہ مرضی الٰہی کے مطابق نہ تھا اس لئے اس کو ضائع کرا دیا۔ حضرت ابوبکرؓ کا نسخہ مرضی الٰہی کے مطابق تھا اس کو محفوظ رکھا اور شہرت دی۔ جو قرآن ساری دنیا کے لئے ہادی بن کر نازل ہوا وہ وفات رسول کے بعد فوراً ہی ضائع ہوگیا؟ تمام آئمہ اثنا عشر اسی کو پڑھتے اور عمل کرتے اور سکھاتے رہے۔	(ابراھیم: ۴۲)
۶۔ انی تارک فیکم الثقلین کتاب الله و عترتی۔ لن یفترقا حتی یردا علی الحوض	حدیث رسولؐ
7۔ فی صحف مکرمة مرفوعة مطھرة بایدی سفرة کرام بررة	(عبس)
فضائل حضرت عمر بن خطابؓ	
۱۔ حضرت عمرؓ فاتح قیصر و کسریٰ ہیں۔	حیات القلوب جلد دوم صفحہ ۶۲۰ دربیان غزوہ خندق۔ خلاصہ المنہج تفسیر احزاب از اجاء کم جنود آیت ۹
۲۔ ثنین کو ابدی صحبت رسول حاصل ہوئی۔ خسر مصطفیٰ داماد مرتضیٰ	۱۔ فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۴۱، ۳۱۱ ۲۔ الصافی شرح اصول کافی کتاب الحجة جزو سوم صفحہ ۲۸ باب شصت و یکم اصل باب ان الائمة لم یفعلوا شیاء
آنحضورؐ کی اولاد کا ذکر۔	
و تزوج خدیجة و ھو ابن بضع عشرین سنة فولد له منھا قبل مبعثه القاسم ورقیة و زینب و ام کلثوم وولد له بعد المبعث الطیب والطاھر والفاطمة علیھا السلام۔	اصول کافی کتاب الحجة ابواب التاریخ باب مولد النبیؐ

مضمون	حوالہ
## امام مہدی کے بارے اعتراضات	
شیعہ عقیدہ۔ امام مہدی اہل بیت اور آل رسول سے ہوگا۔ جواب۔ آل اور اہل بیت میں سے ہونا خونی تعلق کو نہیں چاہتا کیونکہ	
i- واذ نجینا کم من آل فرعون	بقرۃ ۵۰
ii- واغرقنا آل فرعون	بقرۃ ۵۱
iii- فاخذنه وجنوده فنبذنهم فی الیم گویا آل سے مراد فرعون کے متبعین اور لشکر ہے۔	القصص ۴۰
iv- فمن تبعنی فانه منی میں آل ابراہیم ہی کی طرف اشارہ ہے۔	ابراہیم ۳۶
v- فمن شرب منه فلیس منی ومن لم یطعمه فانه منی نہر سے پانی پینے والوں کو آل طالوت سے خارج کر دیا گیا۔	بقرۃ : ۲۵۰
vi- انه لیس من اهلک انه عمل غیر صالح حالانکہ حضرت نوحؑ کا وہ حقیقی بیٹا تھا۔ جو عمل صالح نہ ہونے کی وجہ سے آل سے نکال دیا گیا۔	ہود ۴۶
2۔ آل اور اہل بیت میں سے ہونے کے لئے کامل اتباع ضروری ہے۔	
i- النبی اولی بالمومنین من انفسهم وازواجه امهاتهم	احزاب ۶
ii- امام باقر اور جعفر نے وازواجه امهاتهم وهو اب لهم پڑھا ہے۔	تفسیر صافی زیر آیت النبی اولی بالمومنین۔
اس لئے فرمایا۔ انما المومنون اخوة مومن آپس میں بھائی ہیں۔	الحجرات ۱۰
iii- فرمایا۔ سلمان منا اهل البیت وانما اراد علی دیننا۔ ایمان اور اتباع کی وجہ سے سلمان فارسی آل رسول میں شامل ہیں۔ ورنہ جسمانی کوئی تعلق نہیں۔	تفسیر مجمع البیان سورۃ ھود آیت انه لیس من اهلک

مضمون	حوالہ
حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں۔	
من اتقى الله منكم واصلح فهو منا اهل البيت۔ تم میں سے جس نے اللہ کا تقویٰ اختیار کیا اور اصلاح کی ہم میں سے اہل بیت میں شامل ہے۔	تفسیر صافی سورۃ ابراہیم زیر آیت فمن تبعنی فانہ منی۔
حضرت باقرؒ کا قول ہے۔ من احبنا فهو منا اهل البيت ہم سے محبت کا تعلق رکھنے والا ہم میں سے ہے۔	تفسیر صافی سورۃ ابراہیم زیر آیت فمن تبعنی فانہ منی
3. امام مہدی پر یہ اعتراض کیا جائے گا کہ "لست من ولد فاطمة"	بحار الانوار جلد ۱۳۔ صفحہ ۱۳
4. امام مہدی فارسی النسل ہوگا۔ لو كان الايمان بالثريا لناله رجال من هولاء۔	تفسیر مجمع البیان سورۃ الجمعہ
5. اخرين منهم لما يلحقوبهم نے یہ وضاحت بھی کردی امام مہدی عربی نہ ہوگا بلکہ عجمی ہوگا۔ چنانچہ یہی خبر دی گئی ہے کہ لونہ عربی و جسمہ اسرائیلی۔ کہ اس کا رنگ تو عربی ہوگا مگر جسم اسرائیلی ہوگا۔ اس لئے محمد بن عسکری عربی النسل ہونے کی وجہ سے امام مہدی نہیں ہوسکتے۔	
شیعہ عقیدہ: امام حسن عسکری کے بیٹے امام محمد غار میں دشمن کے خوف سے پوشیدہ ہیں۔ اب تک زندہ ہیں وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہونگے وہی امام مہدی ہیں نہ کوئی اور۔	
جواب: 1۔ امام مہدی صدیوں سے غار میں چھپے ہوئے ہیں یہ عقیدہ قابل قبول نہیں۔	
2. "غار کے اندر محبوس ہونے کا نظریہ جاہلانہ ہے"	تجلیات صداقت بجواب ہدایت صفحہ ۵۰۰۔
3. امام کی حیثیت سے استاد اور طبیب کی ہوا کرتی ہے۔ اگر امام صدیوں شاگردوں سے دور ہے یا طبیب مریضوں سے یہ ان کی شان کے خلاف ہے۔	
4. لقد كان فى قصصهم عبرة لاولى الالباب کے مطابق	

مضمون	حوالہ
انبیاء سابق میں ایسی کوئی مثال نہیں۔	سورۃ یوسف:۱۲
5- حضرت موسیٰ کی قوم گمراہ ہوئی تو فوراً واپس قوم میں آ گئے مگر امام مہدی میں آنے کا نام نہیں لیتے۔	طہٰ:۸۷
6- عقیدہ کے مطابق ہدایت مہدی کے پاس ہے۔ اور	
ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والهدی من بعد بینة فی ا لکتاب و اولئک یلعنهم الله ...... آیت قرآنی کے مطابق مہدی صدیوں ہدایت کو چھپا نہیں سکتا۔	بقرۃ:۱۶۰
7- شیعہ عقیدہ کے مطابق "ان الائمة لا یموتون الا باختیارهم" (کہ امام اپنی مرضی کے بغیر فوت نہیں ہوتا) جان کے خوف سے غار میں غائب ہونے کا عقیدہ ناقابل فہم ہے۔	
8- شیعہ کتب میں مختلف روایات ہیں مثلاً جب شیعہ مسلک 72 افراد شامل ہو جائیں گے امام ظاہر ہو جائیں گے۔ بعض میں 313 اور 17 کا عدد بھی ملتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ ایران، عراق، افغانستان، یمن، شام وغیرہ ممالک میں کروڑوں کی تعداد ہے۔ اب امام کو کس کا خوف ہے۔ یا ابھی مذکورہ بالا تعداد بھی ان شیعوں کی نہیں۔	
9- حقیقت یہ ہے کہ محمد بن حسن عسکری فوت ہو چکے ہیں۔ جیسا کہ علامہ ابن ندیم مشہور عالم ابو سہل نوبختی کے ذکر میں لکھتے ہیں:	
"انه کان یقول ان اقول ان الامام محمد بن الحسن و لکنه مات فی الغیبة- کہ امام محمد بن حسن غیبت کے زمانہ میں فوت ہو گئے۔	الفہرست ابن ندیم صفحہ ۲۷۱ مطبوعہ مصر۔ ۵- ترجمہ محمد اسحاق بھٹی صفحہ ۳۲۸
علامہ باقر مجلسی نے لکھا ہے:	
"سمی القائم قائما لانه یقوم بعد موت ذکره" موت کے بعد کھڑا ہونے سے مراد ان کا مثیل اٹھا ہے۔ کیونکہ	بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۷۔

مضمون	حوالہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے-	
من ورائھم برزخ الی یوم یبعثون-	مومنون ۔ ۱۰۱
اعتراض- مہدی کے آنے سے کفر مٹ جائے گا- مگر مرزا صاحب کے آنے سے ایسا نہیں ہوا- معلوم ہوا مہدی نہیں آئے-	
جواب- جو کام آنحضور ﷺ کی قوت قدسیہ سے نہ ہو سکا وہ مہدی سے بھی نہ ہو سکے گا- ورنہ مہدی کی قوت قدسیہ زیادہ ماننی ہوگی جو کہ نہ ممکن ہے-	
الف- قرآن سے ثابت ہے غیر مسلم قیامت تک رہیں گے.	
1- وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ	آل عمران ۔ ۵۶
2- ولو شاء ربک لجعل الناس امۃ واحدۃ ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک-	ہود:۱۱۹
3- لا یزال الذین کفروا فی مریۃ منہ حتی تاتیھم الساعۃ بغتۃ او یاتیھم عذاب یوم عقیم-	حج ۔ ۵۶
تینوں آیات سے ثابت ہوا کہ کافر قیامت تک رہیں گے- البتہ	
ب- امام مہدی کی آمد سے اسلام کو تمام ادیان پر علمی دلائل اور آسمانی نشانات میں غلبہ نصیب ہوگا-	
ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ	الصف : ۹
جیسا کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ رسولوں کو غلبہ عطا فرماتا رہا ہے.	
کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی	مجادلہ : ۲۲
لقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انھم لھم المنصورون وان جندنا لھم الغالبون.	الصفات:۱۷۲،۱۷۳-
رسولوں کو غلبہ ملا- مگر کافر پھر بھی موجود رہے- غلبہ سے مراد دلیل اور نشان سے کفر پر غلبہ مراد ہے- فرمایا	
لیھلک من ھلک عن بینۃ و یحی من حی عن بینۃ	انفال : 43

مضمون	حوالہ
حاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا۔	بنی اسرائیل: ۸۲ بنی اسرائیل: ۸۲

تعزیہ داری

مضمون	حوالہ
1۔ ولا تقولوا لمن يقتل فى سبيل الله اموات بل احياء و لكن لا تشعرون	البقرۃ: ۱۵۵
2۔ روى عن النبى صلى الله عليه واله ومن الائمة عليهم السلام انهم قالوا اذا جاء كم منا حديث فاعرضوه على كتاب الله فما وافق كتاب الله فخذوه وما خالفه فاطرحوه اور دو حدیث قرآن کے مطابق ہو تو لے لو ورنہ رد کردو	تہذیب الاحکام کتاب النکاح فیمن احل الله نکاحه من النساء۔
3۔ تعزیہ کرنا قرآن، سنت اور ائمہ کے طریق سے ثابت نہیں اس لئے بدعت ہے۔ يا معشر المسلمين ان افضل الهدى هدى محمد و خير الحديث كتاب الله و شر الامور محدثاتها الا و كل بدعة ضلالة وكل ضلالة ففى النار بہترین ہدایت محمد ﷺ کی ہے جو کہ کتاب اللہ ہے۔ ہر بری بات بدعت ہے جس کا انجام جہنم ہے۔	بحار الانوار جلد اول صفحہ ۲۱
ب السنة ماسن رسول الله صلى الله عليه وسلم والبدعة ما احدث من بعد والجماعة اهل الحق وان كانوا قليلا سنت رسول کے خلاف ہر نئی بات بدعت ہے۔ جماعت، اہل حق ہیں خواہ تھوڑے ہوں۔	بحار الانوار جلد ۱ صفحہ ۲۲
4۔ اشد الناس بلاء الانبياء۔ لوگوں میں انبیاء پر تکالیف زیادہ آئیں۔	۱۔ اصول کافی صفحہ ۳۲۸ ۲۔ فتح المجید بشرح کتاب التوحید صفحہ ۲۰۰
5۔ ... اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله وانا اليه	

مضمون	حوالہ
راجعون	بقرہ ۱۵۷
العزاء محدودا الصبر۔ تعزیت کے معنی صبر کرنا دوسروں کو صبر کی تلقین کرنا ہے۔	مجمع البحرین زیر لفظ تعزیت
ب اراد بالتعزی العزاء ای التصبر والتسلی عند المصیبة وشعاره ان یقول انا لله وانا الیه راجعون کما امر الله صبر کی علامت یہ ہے کہ جیسا خدا کا حکم ہے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا جائے۔ حضرت فاطمہؑ کو حضرت جعفر بن ابی طالب کے شہید ہونے پر فرمایا۔	مجمع البحرین زیر لفظ تعزیت
لا تدعی بویل ولا تکل ولا حزن واویلا نہ پکارنا اور نہ ہی ناجائز کلمات منہ سے نکالنا۔	من لا یحضرہ الفقیہ باب التعزیة والجزع عند المصیبة جلد اول صفحہ ۵۶
ب قال لفاطمة اذا انا مت فلا تخمشی علی وجها ولا تنشری علی شعرا ولا تنادی بالویل ولا تقیمی نائحة	فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۲۲۸
ۃ اے فاطمہ! چوں بمیرم روئے خود را برائے من مخراش و گیسوائے خود را پریشاں مکن وواویلا مگو و برمن نوحة مکن و نوحة گراں را مطلب۔ اے فاطمہ جب میں مرجاؤں تو میرے غم میں اپنے چہرے کو مت زخمی کرنا اور نہ اپنے بالوں کو پریشان کرنا اور مجھ پر فریاد و نالہ اور نوحہ مت کرنا اور نہ نوحہ کرنے والوں کو طلب کرنا۔	حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۶۵۳ ۔ جلاء العیون جلد اول صفحہ ۱۱ ترجمہ سید عبدالحسین حیات القلوب اردو صفحہ ۱۰۰۸ باب نمبر ۳۳ آنحضرت کی وصیتیں۔
7۔ حضرت امام صادقؑ فرماتے ہیں۔	
انا اهل البیت نجزع قبل المصیبة فاذ انزل امر الله عزوجل رضینا بقضائه وسلمناه لامره ولیس لنا ان نکره ما احب الله لنا۔ ہمارا طریق ہے مصیبت آنے سے قبل جزع کرتے ہیں جب خدا کا حکم آجائے تو اس کی قضا پر راضی رہتے ہیں۔	من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ ۳۰

مضمون	حوالہ
8. حضرت امام جعفرؑ فرماتے ہیں۔ یصنع للمیت ماتم ثلاثة ایام من یوم مات بیوی کا استثناء کرکے فرمایا لیس لاحدان یحد اکثر من ثلاثة ایام یعنی تین سے زیادہ سوگ منانے کی کسی کو اجازت نہیں۔	من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ ۵۸
9. امیرالمومنینؑ نے فرمایا۔ من حدد قبرا او مثل مثالا فقد خرج من الاسلام یعنی قبر کی تجدید کرنا یا تابوت بنانا اسلام سے خارج کردیتا ہے۔	من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ ۳۰
حضرت ام کلثومؑ نے زنان کوفہ سے فرمایا۔ "اے اہل کوفہ! تمہارے مردوں نے ہمارے مردوں کو قتل کیا اور ہم اہلبیت کو اسیر کیا پھر تم کیوں روتی ہو خداوند عالم بروز قیامت ہمارا تمہارا حاکم ہے۔	جلاء العیون اردو جلد ۲ صفحہ ۵۰۷
آنحضرت ﷺ نے فرمایا النیاحة من عمل الجاهلية نوحہ کرنا جاہلیت کا کام ہے۔	تفسیر القمی صفحہ ۳۶۷ سورۃ توبہ زیر آیت انفروا خفافا وثقالا
ب فرمایا "چہار خصلت بدہیشہ درامت من خواہد بود" ان چہار میں ایک نوحہ ہے۔ اگر نوحہ کنندہ توبہ نہ کند پیش از مردن چوں روز قیامت مبعوث شود جامہ از مس گداختہ و جامہ از جرب براو پوشانند	حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۳۲
12. صفین کے مقتولین پر کوفی عورتوں کو روتے سن کر حضرت علیؑ نے حرب بن شرجیل الشامی سردار کو فرمایا۔ "الا تنهو نهن عن هذا الرنين" کہ ان عورتوں کو نوحہ سے منع نہیں کرتے؟ یعنی یہ ناجائز ہے آنحضرت ﷺ عورتوں سے بیعت لیتے وقت عہد لیتے' لا تلطمن خدا ولا تخمشن وجها ولا تنتفن شعرا ولا تشققن جيبا ولا تسودن ثوبا ولا تدعين بويل کہ تم چہروں پر تھپڑ نہ مارنا' نہ منہ نوچنا' نہ بال نوچنا' نہ کپڑے	نہج البلاغہ صفحہ ۳۶۱ ،

مضمون	حوالہ
پھاڑنا نہ کپڑے سیاہ کرنا نہ ہلاکت کی بددعائیں کرنا۔	تفسیر الصافی سورۃ الممتحنہ صفحہ ۳۱۱
14. حضرت حمزہؓ کی شہادت پر آنحضرت ﷺ کا اپنا نمونہ یہ تھا۔	
"نزد امراد اظہار جزی نکرد و آہی نکشید و آبی از دیدہ جاری نہ گردانید۔ نہ جزع فزع کی نہ آہ کھینچی اور نہ ہی آنسو بہائے۔	حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۷۰۱
بلکہ انصاری عورتوں کو فرمایا۔ "مروھن فلیرجعن و لا یبکین علی ھالک بعد الیوم" انہیں کہہ دو واپس چلی جائیں اور آج کے بعد کسی مرنے والے پر ہرگز نہ روئیں۔	مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۸۴
15. حضرت علیؓ نے آنحضرت ﷺ کی وفات پر فرمایا۔	
"وان الجزع لقبیح الا علیک وان المصائب بک لجلیل وانہ قبلک وبعدک لجلل" گویا آنحضرت ﷺ کا سانحہ ارتحال سب سے اہم اسلامی مصیبت ہے مگر اس پر بھی واویلا کرنا نہ جائز تھا اور نہ جائز ہوا۔	نہج البلاغہ صفحہ ۳۰۵
16. ینزل الصبر علی قدر المصیبۃ ومن ضرب یدہ علی فخذہ عند مصیبۃ حبط عملہ۔ مصیبت کے وقت ران پر ہاتھ مارنا اجر کو باطل کر دیتا ہے۔	نہج البلاغہ صفحہ ۴۲۸ حشری
17. حضرت امام صادق نے ایک شخص کو اس کے بیٹے کی تعزیت کرتے ہوئے فرمایا۔	
"قدمات رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم افما لک بہ اسوۃ کیا آنحضرت ﷺ کی وفات میں تیرے لئے کوئی نمونہ نہیں؟	من لا یحضرہ الفقیہ جلد اول صفحہ ۵۵
18. حضرت ابو عبداللہؓ نے فرمایا کہ جو مبتلائے مصیبت ہو فلیذکر مصابۃ بالنبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فانہ من اعظم المصائب	فروع کافی۔ کتاب الجنائز
19. حضرت علیؓ نے فرمایا۔ واذا فارق الصبر الامور	

مضمون	حوالہ
فسدت الامور ۔ صبر کے بغیر سب امور فاسد ہو جاتے ہیں۔	الصافی شرح اصول کافی جلد ۴ صفحہ ۱۷۶
20۔ فی الحدیث من استرجع عند المصیبة جبر الله مصیبته مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے سے خدا مصیبت دور کر دیتا ہے۔	مجمع البیان جلد اول صفحہ ۲۱۔
21۔ اصبروا و صابروا	العمران : ۲۰۰
ب معناه اصبروا علی المصائب	مجمع البیان زیر آیت اصبروا الصابرو
ج امام ابو عبد اللہ فرماتے ہیں۔ "ان صبر شیعتنا اصبر منا" یعنی ہمارے شیعہ تو ہم سے بھی زیادہ صبر کرتے ہیں۔	الصافی شرح اصول کافی جلد ۴ صفحہ ۱۷۸
د صبر سے تعزیت کرنے والوں کے لئے جیسا کہ اہل سنت والے کرتے ہیں ۳۰۰ درجوں کا وعدہ ہے۔	الصافی شرح اصول کافی جلد ۴ صفحہ ۱۷۸
22۔ التعزیة الواجبة بعد الدفن امام صادقؑ کا قول ہے تعزیہ دفن کرنے کے فوراً بعد ہوتا ہے نہ کہ سالہا سال بعد واویلا کرنا۔	من لا یحضرہ الفقیہ جلد ۱ صفحہ ۵۵
23۔ من لم یتعز بعزاء الله تقطعت نفسه علی الدنیا حسرات۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا جو اللہ کی تعزیت پر صبر نہیں کرتا وہ محروم ثواب ہوتا ہے صرف حسرت رہ جاتی ہے۔	تفسیر القمی صفحہ ۳۵۶
24 آنحضرت ﷺ کی وفات پر فرشتہ نے صبر کی تلقین کی۔ حضرت علیؑ نے فرمایا "اگر نہ آں بود کہ امر کردی صبر کردن ونہی نمودی از جزع نمون ہر آئینہ آبہائی سر خود را در مصیبت تو فرد میر یختیم وہر در آئینہ در مصیبت ترا ہرگز رونمی گردیم و جراحت مفارقت ترا از سینہ بیرون نمی کردیم وایں ہا در مصیبت تواند کے است از بسیار حضرت ابو جعفر نے فرمایا۔ الصراخ بالویل والعویل ولطم الوجة والصدور جز الشعر من النواصی ومن اقام النواحة فقد ترک الصبر وھوذ میم	۱۔ فروع کافی کتاب الجنائز حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۱۳۳

مضمون	حوالہ
واحبط اللہ تعالیٰ اجرہ" یعنی واویلا مچانا اور منہ پیٹنا اور سینہ کوبی کرنا اور بال نوچنا اور نوحہ کرنا جزع ہے فرمایا جس نے ایسا کیا اس نے صبر کو چھوڑ دیا وہ صابر نہیں۔ ہاں جو صبر کرے اور اناللہ کہے اور اللہ کی حمد کرے وہ راضی بالقضا ہے اس کو اجر اللہ دے گا۔ جو یہ نہ کرے وہ قابل مذمت ہے اللہ تعالیٰ اس کا اجر ضائع کردے گا۔	فروع کافی کتاب الجنائز صفحہ ۶۱
حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔	
1. جان ودلم فدائے جمال محمد است۔ خاکم نثار کوچہ آل محمد است	درثمین فارسی
2. مگر حسینؓ طاہر مطہر تھا اور بلاشبہ ان برگزیدوں میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ سے صاف کرتا ہے.....	تذکرہ احمدیہ صفحہ ۲۳
3. میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی انسان حسینؓ جیسے یا حضرت عیسیٰؑ جیسے راستباز پر بدزبانی کرکے ایک رات بھی زندہ نہیں رہ سکتا......	اعجاز احمدی صفحہ ۴۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتابیات

نمبر	کتاب	مصنف	
۱	ابن ماجہ	محمد بن یزید بن ماجہ	اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور جنوری ۱۹۹۰ء
۲	ابوداؤد	سلیمان بن الاشعث البجستانی	المطبعہ التازیہ لصاحبہا عبدالواحد محمد التازی مصر
۳	اثبات الالہام والبیعہ اردو	عبدالجبار مترجم مولوی محمد حسن صاحب	مطبع ریاض ہند امرتسر باہتمام نور احمد مہتمم ۱۳۰۰ھ
۴	اثر ابن عباس فی دافع الوسواس	مولانا ابوالحسنات عبدالحی لکھنوی	مطبع یوسفی واقع فرنگی محل باہتمام مولوی محمد ادریس انصاری بار دوم
۵	مسند احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل	دار الفکر مصری
۶	اربعین فی احوال المہدیین	محمد اسماعیل شہید	کلکتہ
۷	اشارات فریدی	مولانا رکن الدین	اسلامک بک فاؤنڈیشن لاہور
۸	ارشاد رحمانی و فضل رحمانی	سید محمد علی	درویش پریس دہلی ۱۹۴۳ء
۹	اسباب بغاوت ہند	سر سید احمد خاں	اردو اکیڈمی سندھ مشن روڈ کراچی
۱۰	اسباب النزول	ابوالحسن علی بن احمد الواحدی	الطبعہ الاولی مطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ مصر ۱۹۵۹ء
۱۱	اصول کافی	ابو جعفر محمد بن یعقوب بن اسحاق	المطبع العالی العصری المنشی نو لکشور لازال بالفرح السرور

نمبر	کتاب	مصنف	
۱۲	آفتاب نبوت	قاری محمد طیب مہتمم دیوبند	ناشر ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور مطبوعہ اشرف پریس لاہور
۱۳	اقتراب الساعۃ		مطبع مفید عام الکائنہ آگرہ ۱۳۰۱ھ
۱۴	الاقتصاد فی مسائل الجہاد	ابو سعید محمد حسین بٹالوی	وکٹوریہ پریس
۱۵	اکمال الدین	محمد بن علی بن حسین بن بابویہ القمی	المطبعۃ الحیدریہ النجف
۱۶	اکمال الاکمال شرح مسلم	ابو عبداللہ محمد بن خلفہ الوشتانی	مطبعۃ السعادۃ بجوار محافظۃ مصر ۱۳۲۸ھ
۱۷	امام مہدی کے انصار اور ان کے فرائض	حسن نظامی	روز بازار سٹیم پریس امرتسر ۱۹۱۲ء
۱۸	آئینہ مودودیت	سید ضیاء التین کاظمی	دفتر مرکزی جمعیۃ العلماء پاکستان اکبری دروازہ لاہور
۱۹	بانگ درا	علامہ اقبال	شیخ غلام علی اینڈ سنز لمیٹڈ پبلشر دسمبر ۱۹۸۶ء
۲۰	باقیات اقبال	سید عبدالواحد معینی ایم-اے آکسن	آئینہ ادب چوک مینار انارکلی لاہور
۲۱	صحیح بخاری	ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری	مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور دسمبر ۱۹۸۵ء
۲۲	پنجاب چیفس	H.D.Craik W.L.Conran	سنگ میل پبلیکیشنز ۲۵ شاہراہ پاکستان لاہور ۱۹۹۳ء
۲۳	تاریخ ابن الخلدون	عبدالرحمن بن خلدون	مطبع سرکاری حسب حکم جناب کپتان ہالرائڈ صاحب

نمبر	کتاب	مصنف	
۲۴	تاریخ الخلفاء	جلال الدین سیوطی	ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن ممالک پنجاب ۱۸۷۰ء
۲۵	تاریخ مرزا	ابو الوفاء ثناء اللہ	مطبع لال سنیم پریس لاہور طبع اول جولائی ۱۹۱۹ء ندوہ المحدثین گوجرانوالہ۔ پاکستان
۲۶	تجدید واحیاء دین	ابوالاعلی مودودی صاحب	مکتبہ جماعت اسلامی دارالسلام جمال پور پٹھان کوٹ
۲۷	تحذیر الناس	مولانا محمد قاسم نانوتوی	قاسمی پریس دیوبند باہتمام مولوی محمد طیب و مولوی محمد طاہر صاحبان
۲۸	تحریک قادیان	سید حبیب صاحب مدیر سیاست	مقبول عام پریس لاہور ستمبر ۱۹۳۳ء
۲۹	تذکرہ ابوالکلام آزاد	فضل الدین احمد مرزا	کتابی دنیا میکلوڈ روڈ لاہور
۳۰	تذکرہ	محمد عنایت اللہ المشرقی	مطبع روز بازار امرت سر باہتمام شیخ عبدالعزیز
۳۱	تذکرہ اولیاء فارسی	فرید الدین عطار	مطبع محمدی لاہور باہتمام تاجر بی رہب دریا۔
۳۲	ترجمہ القرآن	محمود الحسن	۱۔ ادارہ اسلامیات انارکلی ۱۹۰ لاہور۔ ۲۔ مطبوعہ مدینہ پریس بجنور یوپی انڈیا
۳۳	ترجمان وہابیہ	نواب صدیق الحسن خان صاحب	مطبع محمدی لاہور ۱۳۱۲ھ
۳۴	جامع ترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ	

نمبر	کتاب	مصنف	
		ترمذی	نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور اپریل ۱۹۸۸ء
۳۵	تصانیف احمدیہ	سرسید احمد خاں	مطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علی خاں سونی ۱۹۰۳ء
۳۶	تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام	مولانا قاری محمد طیب صاحب دیوبند	نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی مئی ۱۹۸۶ء
۳۷	تفسیر ابن کثیر	ابوالفداء اسماعیل عماد الدین بن کثیر	نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
۳۸	اتقان	جلال الدین سیوطی	سہیل اکیڈمی شاہ عالم مارکیٹ لاہور ۱۹۷۳ء
۳۹	تفسیر اتقان اردو	مترجم محمد حلیم انصاری	میر محمد کتب خانہ مرکز علم وادب آرام باغ کراچی
۴۰	تفسیر احمدی	سرسید احمد خاں	مطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علی خاں ۱۹۰۳ء
۴۱	الہام الرحمان فی تفسیر القرآن	مولانا عبیداللہ سندھی	ناشر مولانا محمد معاویہ ادارہ بیت الحکمیہ کبیر والا ضلع ملتان جھنگ روڈ مسعود پرنٹرز لاہور
۴۲	تفسیر بحر محیط	اثر الدین ابو عبداللہ محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان الاندلسی	الناشر مکتبہ ومطابع النصر الحدیثیہ الریاض
۴۳	تفسیر البیضاوی	ناصر الدین عبداللہ بن عمر بیضاوی	شرکہ مکتبہ ومطبعہ مصطفی البابی الحلبی واولادہ مصر ۱۹۶۸ء
۴۴	ترجمان القرآن بلطائف البیان	نواب صدیق الحسن خان	مطبع احمدی واقع لاہور

نمبر	کتاب	مصنف	
۴۵	تفہیم القرآن	ابوالاعلیٰ مودودی	مکتبہ تعمیر انسانیت اندرون موچی دروازہ لاہور
۴۶	تکملہ مجمع بحار الانوار	شیخ محمد طاہر	المطبع العالی المنشی نول کشور ذی المعالی۔
۴۷	تفسیر ثنائی	ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری	ادارہ ترجمان السنہ ۷۔ ایبک روڈ انار کلی لاہور
۴۸	جامع البیان	ابو جعفر محمد بن جریر طبری	شرکہ مکتبہ ومطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ مصر ۱۹۵۴ء
۴۹	تفسیر حسینی	حسین بن علی	مطبع مجیدی کانپور باہتمام حاجی محمد شفیع
۵۰	تفسیر خازن	علاؤالدین علی بن محمد البغدادی	مطبعہ مصطفیٰ محمد صاحب المکتبہ التجاریہ الکبریٰ مصر
۵۱	درمنثور	جلال الدین سیوطی	دارالمعرفۃ للطباعۃ والنشر بیروت لبنان
۵۲	روح البیان	شیخ اسماعیل حقی	المطبعہ العثمانی ۱۳۰۶ھ
۵۳	روح المعانی	شہاب الدین محمود الوسی	مکتبہ رحمانیہ ۱۸ اردو بازار لاہور
۵۴	عرائس البیان فی حقائق القرآن	محی الدین بن العربی	مطبع نول کشور لکھنؤ
۵۵	تفسیر عمدہ البیان	سید عمار علی	مطبع یوسفی دہلی باہتمام سید علی حسین ۱۳۰۲ھ
۵۶	فتح البیان فی مقاصد القرآن	ابوطیب صدیق بن حسن القنوجی	الطبعۃ الاولیٰ مصر ۱۳۰۱ھ
۵۷	فتح القدیر	علامہ شوکانی	مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ مصر رمضان ۱۳۵۰ھ

نمبر	کتاب	مصنف	
۵۸	تفسیر القرآن	محی الدین ابن العربی	دار الاندلس- بیروت
۵۹	تفسیر القرآن	علامہ محمد رشید رضا	الطبعہ الثانیہ دار المنار ۴۳- شارع الانشا ۱۳۶۶ھ
۶۰	تفسیر القرآن	محمد عبدہ	مجلہ المنار الطبعہ الاولیٰ ۱۳۲۵ھ
۶۱	تفسیر القمی	شیخ ابوالحسن علی بن ابراہیم	مطبوعہ ایران
۶۲	تفسیر الکبیر	امام فخرالدین رازی	الطبعہ الثانیہ دار الکتب العلمیہ طہران- ایران
۶۳	مجمع البیان فی تفسیر القرآن	ابوعلی الفضل بن الحسن الطبرسی	مکتبہ العلمیہ الاسلامیہ طہران سوق الشیرازی
۶۴	تفسیر محمدی	مولانا حافظ محمد بارک اللہ	مطبع محمدی لاہور ۱۸۸۳ء
۶۵	تفسیر مدارک	عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی	قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی
۶۶	تفسیر مراغی	احمد مصطفیٰ المراغی	مکتبہ ومطبعہ مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ مصر
۶۷	تفسیر مظہری	قاضی محمد ثناء اللہ مظہری	ندوۃ المصنفین الکاملہ دہلی
۶۸	تفہیمات الٰہیہ	شاہ ولی اللہ دہلوی	اکادمیہ شاہ ولی اللہ دہلوی مطبع الحیدری لجبت روڈ حیدر آباد سندھ ۱۹۶۷ء
۶۹	تقریب المرام	شیخ عبدالقادر کردستان	قاہرہ- مصر
۷۰	تنقیحات اسلام	ابوالاعلیٰ مودودی	مکتبہ جماعت اسلامی لاہور
۷۱	تہذیب اخلاق	نواب یار جنگ مولوی محمد چراغ علی	تاجران کتب قومی کوچے کے زئی نقشبند بازار کشمیری لاہور

نمبر	کتاب	مصنف	
۷۲	تیسیر الوصول الی جامع الاصول	عبدالرحمن الزبیدی شافعی	دار المعرفہ للطباعہ والنشر بیروت ۱۹۷۷ء
۷۳	تفسیر جامع الصغیر	جلال الدین سیوطی	المکتبہ اسلامیہ سمندری لائلپور۔ پاکستان ارشاد پرنٹنگ پریس لاہور
۷۴	جلاء العیون	ملا محمد باقر مجلسی	۱۔ شیعہ جنرل بک ایجنسی محلہ شیعہ اندرون موچی دروازہ لاہور ۲۔ مطبع شاہی لکھنؤ بفرمائش سید ضمیر حسین تاجر کتب چوک لکھنؤ
۷۵	جلالین مع کمالین	جلال الدین سیوطی	مطبع المجتبائی الدھلوی لمنشی علی ممتاز
۷۶	جنم ساکھی بھائی بالا		مفید عام پریس گلاب سنگھ پنجاب یونیورسٹی چندی گڑھ ۱۹۴۷ء
۷۷	حجۃ الاسلام	مولانا محمد قاسم نانوتوی	مطبع احمدی علی گڑھ مدرسہ اسلامیہ دیوبند سے شائع کیا
۷۸	حج الکرامہ	نواب محمد صدیق الحسن صاحب	مطبع شاہجہان بھوپال
۷۹	حیات القلوب	محمد باقر مجلسی	امامیہ کتب خانہ مغل حویلی اندرون موچی دروازہ لاہور
۸۰	خاتم الاولیاء	محمد بن علی بن الحسن الحکیم ترمذی	المطبعہ الکاثولیکیہ بیروت
۸۱	ختم نبوت	ابو الاعلیٰ مودودی	اسلامک پبلیکیشنز لیمٹڈ ۱۳۱۱

نمبر	کتاب	مصنف	
۸۲	خریدہ العجائب	سراج الدین الوردی	شاہ عالم مارکیٹ لاہور الطبعہ الثانیہ مطبع مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ بمصر
۸۳	الخائص الکبری اردو	عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی مترجم غلام معین الدین نعیمی	مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ کراچی
۸۴	الخیر الکثیر	شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی	مطبوعات المجلس العلمی نمبر ۱۳ مدینہ پریس بجنور ۵۲ ۱۳ھ
۸۵	الخیر الکثیر اردو	مترجم عابد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی	قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی
۸۶	دار القطنی	علی بن عمر الدار القطنی	دار المحاسن للطباعہ ۲۴۶ شارع الجیش القاہرہ
۸۷	دیوان تبریز	شمس الدین تبریز	مطبع نامی منشی نول کشور لکھنؤ
۸۸	زاد المعاد	ابن القیم	المطبعہ المیمنیہ مصر
۸۹	زبدہ المرام	عبدالغنی حنبلی	مطبع گیلانی لاہور باہتمام بابو نظام الدین پرنٹر
۹۰	زرقانی	علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی	الطبعہ الاولیٰ ازہر مصر ۱۳۲۵ھ
۹۱	درس القرآن	عبدالحی فاروقی۔ مرغوب احمد توفیق اور عبدالواحد	ادارہ اصلاح و تبلیغ اسٹریلین بلڈنگ حمایت اسلام پریس لاہور
۹۲	سائنٹیفک قرآن	محمد شفیق الحورانی	قرآن سوسائٹی دفتر ۹۸۔ ایم پی اے بلڈنگ نکل روڈ کراچی
۹۳	سوانح احمدی	محمد جعفر صاحب تھانیسری	اسلامیہ سٹیم پریس لاہور باہتمام منشی محمد لطیف خاں

نمبر	کتاب	مصنف	
۹۴	سیرت ابن ہشام اردو	مترجم عبدالجلیل صدیقی	شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلیشرز لاہور، حیدر آباد۔ کراچی علمی پرنٹنگ پریس لاہور ۱۹۷۵ء
۹۵	سیرت الرسول اردو	مترجم محمد وارث کامل	کارڈن پریس لاہور بار دوم ۱۹۶۱ء
۹۶	شرح زرقانی	محمد بن عبدالباقی	الطبعہ الاولیٰ بالمطبعہ الازھریہ المصریہ ۱۳۲۷ھ
۹۳	شرح عقائد نسفی	محمد غلام حسین	المطبع العلوی اہتمام بہ علی محمد بخش خاں لکھنوی
۹۴	شرح فصوص الحکم	عبدالرزاق القاشانی	الطبعہ الثانیہ ۱۹۶۶ء
۹۵	شعلہ مستور	غلام احمد پرویز	ادارہ طلوع اسلام لاہور
۹۶	صافی شرح اصول کافی	مولوی تصدق حسین	مطبع فیض منبع منشی نو لکشور لکھنؤ
۹۷	کتاب الصافی فی تفسیر القرآن	محمد بن المرتضیٰ کاشانی	کتاب فروشی اسلامیہ تہران
۹۸	الصراط السوی فی احوال المہدی	سید محمد سبطین السرسوی	امامیہ کتب خانہ مغل حویلی اندرون موچی دروازہ لاہور
۹۹	الطبری	ابو جعفر محمد بن جریر الطبری	مکتبہ خیاط۔ شارع بلیس بیروت۔ لبنان
۱۰۰	الطبقات الکبیر	محمد بن سعد کاتب الواقدی	طبع فی مدینہ لیدن المحروسہ مطبعہ ۱۳۲۱ھ
۱۰۱	الفتاوی	محمود شلتوت	جامعہ ازہر دسمبر ۱۹۵۹ء مصر
۱۰۲	الفتاوی الحدیثیہ	شیخ احمد شہاب الدین ابن حجر الہیثمی	مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ مصر الطبعہ الثانیہ ۱۹۷۰ء

نمبر	کتاب	مصنف	
۱۰۳	الفتاوی دارالعلوم دیوبند	مولانا محمد شفیع مفتی دیوبند	مکتبہ دارالاشاعت کراچی
۱۰۴	الفتاوی نذیریہ	سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی	اہلحدیث اکاڈمی کشمیر بازار لاہور
۱۰۵	فتح الباری	حافظ ابن الحجر عسقلانی	دارنشر الکتب الاسلامیہ ۲۔شارع شیش محل لاہور
۱۰۶	فتح الربانی والفیض الرحمانی	عبدالقادر جیلانی	المطبع المیمنہ مصطفیٰ البابی الحلبی واخویہ مصر
۱۰۷	فتح المجید شرح کتاب التوحید	عبدالرحمٰن بن حسن بن عبدالوھاب نجدی	مطبع الانصاری دہلوی باوارہ مولوی عبدالمجید ۱۳۱۱ھ
۱۰۸	فتوحات مکیہ	ابو عبداللہ محمد بن علی المعروف ابن العربی	دارالکتب العربیہ الکبریٰ مصر
۱۰۹	فتوح الغیب اردو	مترجم سکندر شاہ قادری	محمد تقی، محمد زکی تاجران کتب اردو بازار جامع مسجد دہلی
۱۱۰	الفروع من الجامع الکافی	محمد بن یعقوب	المنشی نول کشور لکھنؤ
۱۱۱	الفصل الملل والاھوا النحل	علی بن احمد بن حزم اندلسی	میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی
۱۱۲	نصوص الحکم اردو	مترجم محمد عبدالقدیر صدیقی	نذیر سنز پبلشرز ۴۰۔ اے اردو بازار مطبع آر۔ آر پرنٹرز لاہور
۱۱۳	الفوز الکبیر	شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی	مطبع محمدی لاہور حسب فرمائش تاجران فقیر اللہ، عبدالقادر
۱۱۴	الفہرست ندیم اردو	مترجم محمد اسحاق بھٹی	ادارہ ثقافت اسلامیہ ۲۔کلب روڈ لاہور

نمبر	کتب	مصنف	
۱۱۵	قصص الانبیاء	عبدالوہاب نجار	دار احیاء التراث العربی شارع سوریا بنایہ درویش بیروت
۱۱۶	سید عطاء اللہ شاہ بخاری	شورش کاشمیری	اسلامی کتب خانہ زیر جامع مسجد راولپنڈی
۱۱۷	قلائد الجواہر فی مناقب عبدالقادر	محمد یحیٰ	مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم-اے جناح روڈ کراچی
۱۱۸	کشف المحجوب	علی ہجویری داتا گنج بخش	ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز تاجران کشمیری بازار لاہور
۱۱۹	کنز العمال	علاؤ الدین علی المتقی	موسسہ الرسالہ
۱۲۰	کنز الحقائق	عبدالروف المناوی	المکتبہ الاسلامی سمندری لائلپور۔ الارشاد پرنٹنگ پریس لاہور
۱۲۱	غایہ المقصود	سید علی حائری	مطبع شمس الہند لاہور باہتمام محمد شمس الدین شائق ۱۳۱۸ھ
۱۲۲	ماثبت بالسنہ فی ایام السنہ	شیخ عبدالحق دہلوی	مطبع محمدی لاہور
۱۲۳	مباحثہ شاہجہان پور	مولوی محمد قاسم صاحب پادری اسکاٹ	مطبع مجتبائی دہلی۔ جنوری ۱۸۹۱ء
۱۲۴	مبداء المعاد	مجدد الف ثانی احمد سرہندی	ادارہ مجددیہ ناظم آباد نمبر ۳ کراچی نمبر ۱۸
۱۲۵	مثنوی روم	جلال الدین رومی	مطبع منشی نول کشور لکھنؤ
۱۲۶	مجمع البحرین	ملازین العابدین	درکار خانہ استاد الماہر مشہدی محمد تقی حفظہ اللہ تعالیٰ
۱۲۷	المحلی	ابو محمد علی بن احمد سعید بن حزم	مطبعہ الامام ۳ اشارع قرقول المنشیہ القلعہ مصر
۱۲۸	مختصر سیرۃ الرسول	محمد بن عبدالوہاب	دار العربیہ للطباعہ والنشر

نمبر	کتاب	مصنف	
			بیروت۔ لبنان
۱۲۹	مرقاۃ المفاتیح	علی بن سلطان محمد	مکتبہ امدادیہ ملتان
۱۳۰	مسدس حالی	الطاف حسین حالی	ایم جہانگیر اینڈ کمپنی اردو بازار نذیر پرنٹنگ پریس لاہور
۱۳۱	الصحیح المسلم	مسلم بن حجاج بن مسلم	الطبعۃ الاولی بالمطبعۃ العامرۃ فی دار الخلافۃ العلیہ ۱۳۳۴ھ
۱۳۲	المسوی شرح موطا مالک	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	باہتمام مالکان کتب خانہ رحیمیہ سنہری مسجد دہلی برقی پریس
۱۳۳	المشکوۃ	محمد بن عبداللہ	مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور مطبع فاکن پریس لاہور
۱۳۴	المعجم الصغیر	محمد شکور محمود	المکتب الاسلامی بیروت دار عمار عمان
۱۳۵	مفردات فی غریب القرآن	علامہ حسین بن محمد بن المفضل	نور محمد اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
۱۳۶	مقالات سرسید احمد خاں	سرسید احمد خاں	
۱۳۷	مقدمہ ابن الخلدون	عبدالرحمٰن بن خلدون	مطبعہ مصطفیٰ محمد صاحب المکتبۃ التجاریہ شارع محمد علی مصر
۱۳۸	مکتوبات احمد	یعقوب علی خاں	ریش سٹیم پریس لاہور
۱۳۹	مکتوبات امام ربانی اردو	مترجم محمد سعید نقشبندی	مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی
۱۴۰	منار الہدی	الشیخ علی البحرانی محمد بن عبدالعزیز	مطبع گلزار حسنی الکائن فی بمبئی ۱۹ محرم ۱۳۲۰ھ
۱۴۱	مناقب آل ابی طالب	رشید الدین محمد بن علی	المطبعۃ العلمیہ قم ایران
۱۴۲	مواھب اللدنیہ		

نمبر	کتاب	مصنف	
۱۴۳	موضوعات کبیر	علی بن محمد سلطان القاری	مطبع محمدی لاہور
۱۴۴	موعد تحریف قرآن	علی الحائری	محمد رضی الرضوی محلہ شیعان موچی دروازہ لاہور
۱۴۵	المہدی الموعود	علی دوانی	دار الکتب الاسلامیہ بازار سلطانی طہران
۱۴۶	النجم ثاقب یازندگانی مہدی موعود	میرزا حسین نوری	کتاب فروشی جعفری مشہدی بازار سرائے محمدیہ
۱۴۷	النجم الثاقب		مطبع احمدی پٹنہ مغلپورہ
۱۴۸	نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب		تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۲۵۲ لاہور
۱۴۹	نظرات فی القرآن	محمد الغزالی	دار الکتب الحدیثیہ تصاحبہا توفیق عفیفی ۱۴ شارع الجمہوریہ
۱۵۰	نقش آزاد	ابو الکلام آزاد	کتاب منزل لاہور
۱۵۱	نہج البلاغہ	علامہ سید شریف	حیدری پریس لاہور
۱۵۲	ینابیع المودہ	شیخ سلیمان بن شیخ ابراہیم	الطبعہ الثانیہ علی نفقہ مکتبہ العرفان صیدا بیروت
۱۵۳	الیواقیت والجواہر	عبد الوہاب الشعرانی	ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور